(تذکرۂ امتحان اور پیغام برائے اعلیٰ مقام) حصہ دوئم

(تذکرۂ امتحان اور پیغام برائے اعلیٰ مقام) حصہ دوئم

تذکرۂ امتحان اور پیغام برائے اعلیٰ مقام (حصہ اوّل) میں قرآن واحادیث کی روشنی میں، دُنیا میں انسانی زندگی کا اصل مقصد، موت کے وقت انسان کی کیفیت، عالمِ برزخ، قیامت کا منظر، دوبارہ زندگی، اللہ تعالیٰ کے لوگوں سے براہِ راست خطاب، ان کی دُنیوی زندگی سے متعلق سوال و جواب یعنی حساب و کتاب، اہل اعراف، جنت و دوزخ کے لوگ اور ان کے حالات۔ اس کے علاوہ، حصہ اوّل میں، حضور ﷺ کی مکی و مدنی زندگی کے مختلف اَدوار، قرآن، مقصدِ قرآن، مکی و مدنی سورتوں کی چند خصوصیات، اس دُنیا میں انسان کی حیثیت اور حقیقت، کے بارے میں اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

تذکرۂ امتحان اور پیغام برائے اعلیٰ مقام (حصہ دوئم) میں قرآن پاک کی تمام (114) سورتوں کا نہایت ہی مختصر سا تعارف، خلاصہ اور کچھ لمبی سورتوں کے چند مضوعات کا انڈکس بھی بیان کیا گیا ہے۔ تذکرۂ امتحان اور پیغام برائے اعلیٰ مقام، میں فراہم کردہ معلومات کا مقصد، عام انسانوں اور خصوصی طور پر مسلمانوں کو، پیغاماتِ ربانی اور ارشاداتِ رسول ﷺ کی یاددہانی کرانا ہے۔ اس لیے آپ سے گذارش ہے کہ، آپ اپنے فارغ اوقات میں ضرور اس کا مطالعہ کریں اور اگر ممکن ہو تو برائے مہربانی، اور لوگوں تک بھی بھیج کر شکریہ کا موقع دیں۔

برائے مہربانی یہ معلومات اور لوگوں تک ضرور بھیج دیں، شکریہ۔	اغراضِ کتاب	فہرست عنوانات	استدعا

Kindly share it with others, Thanks.

001	الفَاتِحَة	002	البَقَرَة	003	اٰلِ عِمرَان	004	النِّسَاء	005	المَائِدَة	006	الاَنعَام
007	الاَعرَاف	008	الاَنفَال	009	التَّوبَة	010	يُونس	011	هُود	012	يُوسُف
013	الرَّعد	014	ابراهيم	015	الحِجر	016	النّحل	017	بني إسرآئيل	018	الكهف
019	مَريَم	020	طٰهٰ	021	الاَنبِيَآء	022	الحَجّ	023	المؤمنون	024	النُّور
025	الفُرقان	026	الشُّعَرَآء	027	النَّمل	028	القَصَص	029	العَنكبوت	030	الرُّوم
031	لُقمَان	032	السَّجدَة	033	الاَحزَاب	034	سَبَا	035	فَاطِر	036	يٰسٓ
037	الصّآفات	038	صٓ	039	الزُّمر	040	المُؤمن	041	حٰمٓ السَّجدَة	042	الشُّورٰى
043	الزُّخرُف	044	الدُّخان	045	الجَاثِيَة	046	الاحقاف	047	مُحَمَّد	048	الفَتح
049	الحُجُرات	050	قٓ	051	الذَّارِيَات	052	الطُّور	053	النَّجم	054	القَمَر
055	الرَّحمٰن	056	الواقِعَة	057	الحَدِيد	058	المجادلة	059	الحَشر	060	المُمتَحنَة
061	الصَّف	062	الجُمعَة	063	المُنافِقون	064	التَّغَابُن	065	الطَّلَاق	066	التَّحرِيم
067	المُلك	068	القَلَم	069	الحَآقَّة	070	المعَارِج	071	نُوح	072	الجن
073	المُزَّمِّل	074	المُدَّثِّر	075	القِيَامَة	076	الدَّهر	077	المُرسَلات	078	النَّبَا
079	النَّازِعات	080	عَبَس	081	التَّكوِير	082	الإنفِطار	083	المُطَفِّفِين	084	الإنشِقاق
085	البُرُوج	086	الطَّارِق	087	الاَعلٰى	088	الغَاشِيَة	089	الفَجر	090	البَلَد
091	الشَّمس	092	اللَّيل	093	الضُّحٰى	094	المَنشَرح	095	التِّين	096	العَلَق
097	القَدر	098	البَيِّنَة	099	الزِّلزَال	100	العٰدِيٰت	101	القَارِعَة	102	التَّكاثُر
103	العَصر	104	الهُمَزَة	105	الفِيل	106	قُرَيش	107	المَاعون	108	الكوثَر
109	الكافِرون	110	النَّصر	111	لَهَب	112	الإخلاص	113	الفَلَق	114	النَّاس

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
001	005	مکی	﴿ الفَاتِحَة ﴾	آغاز، افتتاح، ابتدا	007	001

Home Page

﴿ اللہ کے نام سے جو رحمان ورحیم ہے ﴾

﴿ تعریف اللہ ہی کے لیے ہے' جو کائنات کا رب ہے' رحمان اور رحیم ہے' روزِ جزا کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں' اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دِکھا' اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا' جو معتوب نہیں ہوئے' جو بھٹکے ہوئے نہیں ہیں۔ ﴾

تعارف > فاتحہ اس چیز کو کہتے ہیں جس سے کسی مضمون' کتاب یا کسی شے کا افتتاح ہو' ابتدا ہو' یا یوں سمجھیں کہ یہ نام دیباچہ اور آغازِ کلام کا ہم معنی ہے۔ لہٰذا اِس سورت کا نام الفاتحہ اس سورت کے مضمون کی مناسبت سے ہے۔ یہ سورت قرآن پاک کی سب سے پہلی مکمل سورت ہے' جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی' اور نبوتِ محمدی ﷺ کے بالکل ابتدائی زمانے کی سورت ہے۔ اس سورت

کے نزول سے پہلے صرف کچھ متفرق آیات نازل ہوئی تھیں جو سورت علق' سورت مزمل' اور سورت مدثر وغیرہ میں شامل ہیں.

حقیقت میں یہ سورت ایک دُعا ہے' جو اللہ تعالیٰ نے ہر اس انسان کو سکھائی ہے' جو اس کتاب کا مطالعہ شروع کر رہا ہو. قرآن پاک کے شروع میں اس سورت کو رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر پڑھنے والا واقعی قرآن پاک سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو پہلے خداوندِ کریم سے خلوصِ نیّت کے ساتھ یہ دُعا کرے. گویا انسان کو یہ تلقین کی گئی ہے کہ وہ اس کتاب کو راہِ راست کی جستجو کے لیے پڑھے. طالبِ حق کی سی ذہنیت لے کر اور اس یقین کے ساتھ پڑھے کہ علم کا سرچشمہ خداوندِ عالم ہی ہے.

ایک اور اہم بات یہ ہے کہ قرآن پاک اور سورت الفاتحہ کے درمیان تعلق کتاب اور اس کے مقدمہ کا سا نہیں ہے بلکہ یہ تعلق دُعا اور جوابِ دُعا کا سا ہے. یعنی سورت فاتحہ دُعا ہے بندے کی جانب سے مگر قرآن پاک اس کے جواب میں ہے اللہ تعالیٰ کی جانب سے' کہ یہ ہے وہ ہدایت و رہنمائی (صراطِ مستقیم) جس کی دُعا تو نے مجھ سے کی ہے.

<<<-------------------------- >>>.....<<<--------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
002	87	مدنی	﴿ اَلْبَقَرَة ﴾	گائے بیل، (بچھڑا)	286	40

Home Page خلاصہ انڈکس

تعارف > اس سورت کا نام بقرہ اس لیے ہے کہ اس میں ایک جگہ گائے کا ذکر آیا ہے' اس سورہ کو بقرہ کہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس میں گائے کے مسئلے پر بحث کی گئی ہے' بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ وہ سورت ہے جس میں گائے کا ذکر آیا ہے. اس سورت کا بیشتر حصہ ہجرتِ مدینہ کے بعد' مدنی زندگی کے بالکل ابتدائی دور میں نازل ہوا ہے. اس سورت کا خاتمہ جن آیات پر ہوا ہے' وہ ہجرت سے پہلے ہی مکہ معظّمہ میں نازل ہو چکی تھیں' مگر مضمون کی مناسبت سے ان آیات کو بھی اس سورت میں شامل کر دیا گیا ہے. اس سورت کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کے تاریخی پسِ منظر کو سمجھ لیا جائے. ہجرت سے قبل جب تک مکہ میں دعوتِ اسلام دی جاتی رہی' تو اسوقت تک نازل ہونے والی سورہ و آیات میں خطاب کا رُخ بیشتر مشرکین و کفارین عرب سے تھا. جن کے لیے اسلام کی آواز ایک نئی اور غیر مانوس تھی.

اب ہجرت کے بعد سابقہ یہودیوں سے پیش آیا' جن کی بستیاں مدینہ کے ساتھ ہی واقع تھیں. یہ لوگ پہلے سے ہی توحید' رسالت' وحی' آخرت اور فرشتوں کے قائل تھے. اس ضابطہ شرعی کو تسلیم کرتے تھے' جو خدا کی طرف سے ان کے نبی حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوا تھا. اصولاً ان کا دین وہی اسلام تھا' جس کی تعلیم آپ ﷺ دے رہے تھے. مگر صدیوں کے مسلسل انحطاط نے ان کو اصل دین سے بہت دور ہٹا دیا تھا. حقیقت میں یہ لوگ بگڑے ہوئے مسلمان تھے' لیکن وہ اپنا اصل نام مسلم تک بھول گئے تھے' اور محض یہودی ہی بن کر رہ گئے تھے. اللہ تعالیٰ کے دین کو محض نسلِ اسرائیل کی آبائی وراثت ہی بنا کر رکھ دیا تھا. جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لے آئے' تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہدایت فرمائی کہ ان کو ان کے اصل دین کی طرف دعوت دیں' چنانچہ اس سورت کے ابتدائی پندرہ سولہ رکوع' اسی ابتدائی دعوت پر ہیں' ان میں ان یہودیوں کی تاریخ اور ان کی اخلاقی و مذہبی حالت پر بھرپور تنقید کی گئی ہے.

مدینہ پہنچ کر اسلامی دعوت ایک نئے مرحلے میں داخل ہو چکی تھی' اس لیے اللہ تعالیٰ نے تمدن' معاشرت' معیشت' قانون اور سیاست کے متعلق بھی اصول و ہدایت دینی شروع کیں' اور یہ بتایا کہ اسلام کی اساس پر نیا نظامِ زندگی کس طرح تعمیر کیا جا سکتا ہے. اس سورت کے آخری تیئس (۲۳) رکوع زیادہ تر انہی ہدایات و احکامات پر مشتمل ہیں. ہجرتِ مدینہ کے بعد اسلام اور کفر کی کشمکش بھی ایک نئے مرحلے میں داخل ہو چکی تھی. ہجرتِ مدینہ سے پہلے دعوتِ اسلام خود کفر کے گھر میں ہی دی جا رہی تھی' اس وقت جو لوگ اسلام کی تبلیغ کرتے تھے وہ جواب میں مصائب اور مشکلات کا سامنا کرتے تھے اور کفار و مشرکین کے ظلم و ستم کا تختۂ مشق بنتے تھے. مگر ہجرتِ مدینہ کے بعد یہ منتشر مسلمان مدینہ میں جمع ہو کر ایک جتھا بن گئے' اور اپنی چھوٹی سی ایک آزاد ریاست قائم کر لی تھی. دوسری طرف تمام عرب اس کی مخالفت پر تلا ہوا تھا.

لہٰذا اب اس چھوٹی سی مسلم جماعت کی کامیابی اس بات پر تھی کہ یہ اسلامی جماعت پورے جوش و خروش کے ساتھ اپنے مسلک کی تبلیغ کر کے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اپنا ہم خیال و ہم عقیدہ بنانے کی کوشش کریں. اپنی تبلیغ سے وہ مخالفین کا برسرِ باطل ہونا ثابت کر دے کہ کسی عقل مند انسان کو اس میں کوئی شک و شبہ نہ رہے. تمام ملک کی عداوت و مزاحمت سے دو چار ہونے کی بنا پر اہلِ ایمان پر جو خطرات پیدا ہو گئے تھے' ان سے ہرگز خوف زدہ نہ ہوں' بلکہ صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے ان حالات کا مقابلہ کریں. وہ پوری بہادری کے ساتھ ہر اس مزاحمت کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو جائیں' جو ان کی دعوتِ دین کو ناکام کرنے کے لیے پیش آئے.

اہلِ ایمان میں اتنی ہمت پیدا کی جائے' کہ اگر اہلِ عرب اس نئے نظام کو' جو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے' قبول نہ کریں تو ان کی جاہلیت کے فاسد نظامِ زندگی کو بزورِ بازو مٹا دینے میں تامّل نہ ہو. اللہ تعالیٰ نے ان مندرجہ بالا امور کے متعلق اس سورت میں ابتدائی ہدایات دی ہیں. دعوتِ اسلامی کے اس مرحلہ میں ایک نیا عنصر ظاہر ہونا بھی شروع ہو گیا تھا' اور وہ مختلف قسم کے منافقین کا عنصر تھا. اس سورت کے نزول کے وقت ان مختلف قسم کے منافقین کی محض ابتداء تھی' اس لیے اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف صرف اجمالی اشارات فرمائے ہیں.

↑ TOP ↑

خلاصہ

Home Page

خلاصہ آیات نمبر ۱-۲۹ میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو تین کلاسوں (مومنین' کافرین' اور منافقین) میں تقسیم کیا ہے اور یہ واضح کیا ہے کہ ہر کلاس کے لوگ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو کس طرح مانتے ہیں اور کس طرح عمل کرتے ہیں.

آیات نمبر ۳۰-۳۹ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق' اس کا درجہ اور اس کے عمل کے بارے میں بیان کیا ہے. کہ اس کو کس طرح پیدا کیا گیا اور اس کو کیا مقام دیا گیا اور اس نے کیسے عمل کیے.

آیات نمبر ۴۰-۸۶ میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی کہانی بیان فرمائی ہے. ان آیات میں ان کی تاریخ' روایات' ان کی طرف اللہ تعالیٰ کی طرح طرح کی نعمتیں اور انعام، اور اس کے جواب میں بنی اسرائیل کی ناشکری و ہٹ دھرمی اور مسلسل انکار و انتشار کی وضاحت کی گئی ہے. اس کے ساتھ ساتھ انسان کی عام فطرت کے بارے میں مختلف مثالیں دے کر سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ انسان کی فطرت کیا ہے.

آیات نمبر ۸۷-۱۲۱ میں خاص طور پر حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور ان کی جدوجہد' اور ان کی قوم کے بارے میں، تاکہ وہ اللہ پر ایمان لے آئیں اور آپ ﷺ کو اللہ کا رسول مان کر آسمانی کتب پر ایمان لائیں. پھر ان کی قوم کا اپنی کتابوں میں اپنی طرف سے ردو بدل کرنے کے ساتھ ساتھ حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا رسول ماننے سے انکار کرنے کے بارے میں بیان کیا گیا ہے.

آیات نمبر۱۲۲-۱۴۱ میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے بارے میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ اسلام کے امام تھے اور یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل دونوں ہی کے امام تھے۔اور حضرت ابراہیم نے خانہ کعبہ تعمیر کیا اور اللہ کے حکم سے اسے پاک وصاف رکھا۔اور اسلام کی بنیاد کو مضبوطی کے ساتھ لوگوں کو متعارف کروایا۔

آیات نمبر۱۴۲-۱۶۷ میں اللہ تعالٰی نے خانہ کعبہ کو دُنیا کے تمام مسلمانوں کی عبادت کا سنٹر اور اسلامی اتحاد کی نشانی قرار دیا۔

آیات نمبر۱۶۸-۲۴۲ میں اللہ تعالٰی نے اسلامی بھائیوں کے لئے باضابطہ طور پر اسلامی مرکز یعنی خانہ کعبہ اور دیگر قوانین زندگی بیان فرمائے۔اور واضح کیا کہ نیکی صرف یہی نہیں کہ اپنے منہ مشرق ومغرب کی طرف کرلو' بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ ایمان' رحمدلی' نماز،صدقہ وخیرات' بُرے کاموں سے رُکنا اور مشکلات کے وقت صبر اور نماز سے اللہ تعالٰی کی مدد مانگنا۔ان کے علاوہ دیگر احکامات زندگی مثلاً کھانے اور پینے کے بارے میں' قصاص' روزہ' جہاد' شراب نوشی اور جوا' کی ممانعت اور یتیموں اور عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں ہدایات صادر فرمائی گئیں۔

آیات نمبر۲۴۳-۲۵۳ میں جہاد کے بارے میں دوبارہ روشنی ڈالی گئی اور حضرت داؤدؑ اور طالوت و جالوت کی مثال دے کر جہاد کے مفہوم کو واضح کیا گیا۔

آیات نمبر۲۵۴-۲۸۳ میں سبق دیا گیا کہ اصل نیکی جو ہے وہ تو انسان کے اپنے عمل میں ہے' کہ انسانیت کو مدِنظر رکھتے ہوئے انسان کو چاہیئے کہ اچھا کام کرے مسلمان کو مہربان اور پختہ ایمان ہونا چاہیے۔آیت الکرسی میں اللہ تعالٰی کی شان بیان کی گئی ہے اور انسان کو تاکید کی گئی ہے اسے چاہیے کہ اللہ تعالٰی کی ذات پر پختہ ایمان لائے۔

آیات نمبر۲۸۴-۲۸۶ ان آیات میں انسان کو یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ کامل ایمان رکھتا ہو' خوب عبادت گزار ہو' اور اپنے آپ کو اپنے ذاتی افعال کا ذمہ دار سمجھتا ہو۔اور نماز کو قائم رکھے انہی ہدایات واحکامات اور اللہ تعالٰی سے دُعا کے ساتھ یہ سورت اپنے اختتام کو پہنچتی ہے۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

Home Page   انڈکس (البَقَرَة)   ↑ TOP ↑

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
ایمان بالغیب اور اقامتِ صلواۃ۔	۳	کتبِ آسمانی پر ایمان لانے کا حکم۔	۴
ہدایت یافتہ کون ہیں؟	۵	کفار کون ہیں ؟	۶-۷
منافق کون ہیں؟	۸-۹	مچھر کی مثال اور کفار کا ردِعمل۔	۲۶
زمین وآسمان کی تخلیق۔	۲۹	اللہ تعالٰی اور فرشتوں کا ہمکلام ہونا۔	۳۰
اللہ تعالٰی کی حضرت آدمؑ کو تعلیم	۳۱	اللہ تعالٰیؒ حضرت آدمؑ اور فرشتے	۳۴-۳۹
صلواۃ و زکواۃ کا بیان	۴۳	بنی اسرائیل اور اللہ کے انعامات	۴۷-۵۲
بنی اسرئیل اور حضرت موسیٰ	۵۶-۵۷	من وسلویٰ کا نزول	۵۶-۵۷
حضرت موسیٰؑ کی دعا	۶۰	بنی اسرائیل پر وبال	۶۱
بنی اسرائیل پر پہاڑ کا معلق کیا جانا	۶۳	قصہٗ سبت	۶۵
گائے ذبح کرنے کا حکم	۶۷	بنی اسرائیل کی ہٹ دھرمی	۷۴
اعمال وافعال اور جزاوسزا	۸۲	قصہ ھاروت و ماروت	۱۰۲
سحر (جادو) کا بیان	۱۰۲	کفّار سے تشبیہ کی ممانعت	۱۰۴
آیتِ نسخ کی تفسیر	۱۰۶	مساجد میں عبادت سے روکنا	۱۱۴
مشرق ومغرب اللہ ہی کے ہیں	۱۱۵	آپ ﷺ بشیر ونذیر ہیں	۱۱۹
حضرت ابراھیمؑ کی آزمائش	۱۲۴	مقامِ ابرھیمؑ کا ذکر	۱۲۵
تعمیرِ خانہ کعبہ کا ذکر	۱۲۷	اہلِ حرم کے لیے حضرت ابراھیمؑ کی دعا	۱۲۶-۱۲۹
ابراھیمؑ کی بیٹوں کو وصیت	۱۳۲	حضرت یعقوبؑ کی اولاد کو وصیت	۱۳۳
ایمان لانے کا حکم	۱۳۶	اُمتِ محمدی ﷺ کی فضیلت	۱۴۳
نیکیوں میں سبقت	۱۴۸	صبر کرنے والوں کی فضیلت	۱۵۳
صفاومروہ کی سعی	۱۵۸	علم کو چھپانے پر وعید	۱۵۹
اللہ تعالٰی کی واحدانیت	۱۶۳-۱۶۴	بت پرستوں کا انجام	۱۶۵-۱۶۷
اَکلِ حلال کا حکم	۱۶۸-۱۶۹	اللہ تعالٰی کا شکر ادا کرنے کا حکم	۱۷۲
مردار' خون' اور سور کا گوشت	۱۷۳	نیکوکارومتقی مومنین کی صفات	۱۷۷
قصاص کا بیان	۱۷۸-۱۷۹	وصیّت کا حکم	۱۸۰
روزوں کی فرضیّت	۱۸۳-۱۸۴	ماہِ رمضان کی فرضیّت	۱۸۵
ناحق مال کھانے کی حرمت	۱۸۸	اللہ تعالٰی کی راہ میں جہاد	۱۹۰-۱۹۳
اللہ تعالٰی کی راہ میں خرچ	۱۹۵	حج اور عمرے کا حکم	۱۹۶
حج کے مہینے	۱۹۷	اِفاضہ (عرفات سے واپس ہونا) کا بیان	۱۹۹
مناسکِ حج اور ذکرِ الٰہی کا حکم	۲۰۰-۲۰۲	اللہ تعالٰی ہی سے ڈرنے کا حکم	۲۰۶-۲۰۷
اسلام میں مکمل داخلہ	۲۰۸-۲۰۹	یہودیوں کی بے دینی	۲۱۱-۲۱۲
مومنین کی فضیلت	۲۱۳	ہمیشہ سے ایک دین اور ایک ہی حکم	۲۱۳
والدین اور اقرباء پر خرچ	۲۱۵	کافروں سے لڑنے کا حکم	۲۲۰
مشرکات ومشرکین سے نکاح	۲۲۱	زمانہ حیض میں عورتوں سے علیحدگی	۲۲۲
اللہ کی بکثرت قسمیں کھانا منع	۲۲۵	نِساءکم حرث لکم کا بیان	۲۲۳
مطلقہ کی عدت کا بیان	۲۲۸	شرعی طلاق کی تعداد	۲۲۹-۲۳۰

حدود اللہ سے تجاوز	۲۲۹-۲۳۰	رضاعت کی مدت	۲۳۳
شوہر کی وفات پر عورت کی عدت	۲۳۶	نمازوں کی حفاظت کا حکم	۲۳۸
خدمتِ دین کی ہدایت	۲۴۵	طالوت و جالوت کا بیان	۲۴۷
مومنین کی کفار پر فتح	۲۴۹	آپ ﷺ کی رسولوںؑ پر فضیلت	۲۵۳
آیۃ الکرسی	۲۵۵	کُرسی کا ذکر	۲۵۵
حضرت ابراھیمؑ اور نمرود کا واقعہ	۲۵۸	قصہ حضرت عزیرؑ کا	۲۵۹
حضرت ابراھیمؑ کے لیے احیاءِ موتیٰ	۲۶۰	اللہ کی راہ میں خرچ کی فضیلت	۲۶۱
احسان جتانے کی بُرائی کا بیان	۲۶۴	اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کی ترغیب	۲۶۷
انسان کو فرشتے کا اور شیطان کا مشورہ	۲۶-۲۶۹	بھیک مانگنے کی بُرائی اور اجازت کا بیان	۲۷۳
سود کھانے کی ممانعت	۲۷۵	قرض کے لیے لکھ لینے کا حکم	۲۸۲
امانت ادا کرنے اور شہادت نہ چھپانے کا حکم	۲۸۳	اللہ پر، فرشتوں پر، کتبِ آسمانی اور رسولوں پر ایمان	۲۸۵

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
003	89	مدنی	﴿ اٰلِ عِمْرَان ﴾	آلِ عمران (عمران کا خاندان)	200	20

Home Page   خلاصہ   انڈکس

تعارف > اس سورت میں ایک مقام پر ال عمران کا ذکر آیا ہے اسی کو علامت کے طور پر ہی اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے. اس سورت میں چار تقریریں شامل ہیں. پہلی تقریر آغازِ سورت سے لے کر چوتھے رکوع کی ابتدائی دو آیات تک ہے. اور غالباً جنگِ بدر کے بعد قریبی زمانے میں ہی نازل ہوئی ہے. دوسری تقریر آیت نمبر ۳۳ سے شروع ہو کر چھٹے رکوع کے اختتام پر ختم ہوتی ہے' یہ ۹ ھ میں وفدِ نجران کی آمد کے موقع پر نازل ہوئی. تیسری تقریر ساتویں رکوع کے شروع سے لے کر بارہویں رکوع کے اختتام پر ختم ہوتی ہے.

اس کے بعد چوتھی تقریر تیرہویں رکوع سے لے کر سورت کے آخر تک چلتی ہے اور غالباً یہ جنگِ اُحد کے بعد نازل ہوئی. اس سورت کا خطاب دو گروہوں کی طرف ہے ایک تو یہود و نصاریٰ یعنی اہلِ کتاب کو اور دوسرے وہ لوگ اس کے مخاطب ہیں' جو آپ ﷺ پر ایمان لے آئے تھے. اس سورت میں یہود و نصاریٰ کو مزید تبلیغ کی گئی ہے' جیسے سورہ بقرہ میں کی گئی تھی. اس سورت میں ان کو ان کی خرابیوں پر تنقید کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ اور یہ قرآن پاک اسی دینِ حق کی طرف تمہیں بلا رہا ہے' جس کی دعوت دُنیا میں آنے والے تمام انبیاءؑ دیتے چلے آئے ہیں.

دوسرے گروہ کو دُنیا کی بہترین اُمت ہونے کی حیثیت سے' حق کا علمبردار اور دُنیا کی اصلاح کا ذمہ دار بنایا جا چکا ہے' اسی سلسلے میں اس سورت میں مزید ہدایات دی گئیں ہیں. انہیں بتایا گیا ہے کہ وہ ایک مسلم جماعت ہونے کی حیثیت سے کس طرح کام کرے اور ان اہلِ کتاب اور منافقین کے ساتھ کیا معاملہ کرے' جو اللہ کے راستے میں طرح طرح سے رکاوٹیں ڈال رہے تھے. ان کو اپنی کمزوریوں پر بھی متوجہ کیا گیا ہے تاکہ ان کی اصلاح کی جائے' خاص کر وہ کمزوریاں جو جنگِ اُحد کے وقت ظاہر ہوئیں تھیں. جنگِ بدر میں اگرچہ مسلمانوں کو فتح حاصل ہو گئی تھی' لیکن اس نے عرب کی ان سب طاقتوں کو جگا دیا تھا' جو اس نئی تحریک سے عداوت رکھتی تھیں.

ان دِنوں میں مسلمانوں پر ایک بے اطمنانی اور دائمی خوف کی کیفیت طاری تھی' اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ مدینہ کی یہ چھوٹی سی آبادی' جس نے تمام دُنیا سے لڑائی مول لی ہے' صفحۂ ہستی سے مٹا دی جائے گی. سورہ بقرہ میں اس دینِ حق پر ایمان لانے والوں کو جن جن آزمائشوں اور مشکلات و مصائب سے قبل از وقت ہی آگاہ کر دیا گیا تھا' اب وہ پوری شدت کے ساتھ پیش آ چکی تھیں.

جنگِ بدر کے موقع پر اہلِ کتاب کی ہمدردیاں مسلمانوں کی بجائے مشرکین کے ساتھ تھیں. جنگِ بدر کے بعد یہ اہلِ کتاب کھلم کھلا قریش اور دیگر قبائلِ عرب کو مسلمانوں کے خلاف خوب جوش دلا دلا کر بدلا لینے پر اُکسانے لگے. اہلِ مدینہ کے ساتھ ان یہودیوں کی ہمسائیگی اور دوستی کے جو تعلقات پرانے چلے آ رہے تھے ان کا پاس و لحاظ بھی انہوں نے اُٹھا دیا.

جنگِ بدر کی شکست کے بعد اہلِ قریش کے دِلوں میں انتقام کی جو آگ بھڑک رہی تھی اس پر مزید تیل یہودیوں نے چھڑکا' جس کی وجہ سے ایک ہی سال کے بعد تین ہزار کا لشکر جرار مدینہ پر حملہ آور ہو گیا اور اُحد کے مقام پر وہ لڑائی پیش آئی جو غزوہ اُحد کے نام سے مشہور ہے. اس جنگ کے لیے آپ ﷺ ایک ہزار آدمی لے کر مدینہ سے نکلے تھے راستے میں تین سو منافقین الگ ہو گئے' باقی سات سو آدمیوں کی جو جماعت تھی' اس میں بھی منافقین کی ایک چھوٹی پارٹی شامل رہی. جس نے دورانِ جنگِ مسلمانوں میں فتنہ برپا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی. یہ پہلا ہی موقع تھا کہ مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ ان کے اندر اتنے کثیر التعداد آستین کے سانپ موجود ہیں' جو دشمنوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو نقصان پہنچانے پر تلے ہوئے ہیں.

جنگِ اُحد میں مسلمانوں کو جو شکست ہوئی اس میں اگرچہ منافقین کی چالوں کا ایک بڑا حصہ تھا' مگر مسلمانوں کی اپنی کمزوریوں کا حصہ بھی کچھ کم نہ تھا. اسی لیے یہ ضرورت بھی پیش آئی کہ جنگ کے فوراً بعد اس جنگ کی پوری سرگذشت پر ایک مفصل تبصرہ کیا جائے' اور اس میں اسلامی نقطہ نظر سے جو جو کمزوریاں مسلمانوں کے اندر پائی گئیں ہیں' ان میں سے ایک ایک کی نشان دہی کر کے اس کی اصلاح کے متعلق ہدایات دی جائیں. اس سلسلے میں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ اس جنگ پر قرآن کا تبصرہ' ان تبصروں سے کتنا مختلف ہے جو دنیوی کمانڈر اور بادشاہ اپنی جنگوں کے بعد کیا کرتے ہیں.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑   خلاصہ   Home Page

خلاصہ آیت نمبر ۱-۲۰ میں اللہ تعالیٰ نے واضح کیا ہے کہ یہ قرآن پاک میری طرف سے نازل کیا گیا ہے. اور اس سے پہلی آسمانی کتابیں بھی میری ہی طرف سے نازل کی گئی تھیں. لہٰذا آپ کو چاہیئے کہ قرآن پاک میں دی گئیں ہدایات پر غور کریں ان کو سمجھنے کی کوشش کریں اور ان پر عمل کریں. کیونکہ تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ ان ہدایات پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزاریں. باقی رہی بات منکرین حق کی آپ ان کی بے بنیاد قسم کی باتوں اور بحثوں پر کان نہ دھریں اور نہ ہی ان پر یقین کریں.

آیات نمبر ۲۱-۳۰ میں اہل کتاب جن پر اس سے پہلے کی آسمانی کتابیں نازل کی گئی تھیں انہوں نے اپنی کتابوں میں اپنی مرضی سے ردو بدل کر کے اصل کتاب بدل دی ہے. لہٰذا وہ اب اپنی اصل صورت میں باقی نہیں ہے. اور نہ ہی وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان میں دی گئیں ہدایات پر عمل کرتے ہیں. اس لیے تم لوگ ان سے دوستی نہ رکھو کیونکہ ان کا دور گزر چکا ہے. اور وہ اب تمہاری خیر خواہی نہیں کریں گے.

آیات نمبر ۳۱-۶۳ ان میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک جتنے بھی پیغمبر آئے ان سب کا مشن ایک ہی تھا یعنی توحید کی دعوت دینا. اس کے علاوہ ان آیات میں آلِ عمران کی کہانی بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کا بھی ذکر کیا ہے.

آیات نمبر ۶۴-۱۲۰ میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ اسلام تمام لوگوں کو دعوت عام دیتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کریں اور یہی ارشاد فرمایا کہ جو لوگ دین اسلام کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں وہ راہ راست پر نہیں ہیں' بلکہ وہ ظالم لوگ ہیں. اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ آپس میں اتحاد و اتفاق سے رہیں اور ظالموں سے خوف زدہ نہ ہوں. کیونکہ اہل ایمان کی حفاظت اللہ کے ذمہ ہے. لہٰذا آپس میں ہی دوستی رکھیں.

آیات نمبر ۱۲۱ - ۱۴۸ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جنگِ بدر کا ذکر کرتے ہوئے اس نقطہ کو واضح کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو صابر' متقی' اطاعت گزار اور نیکوکار ہوں. اللہ تعالیٰ کی مدد سے غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی تعداد و سامانِ حرب میں اپنے دشمنوں سے کم ہونے کے باوجود اپنے دشمنوں پر چھا گئے اور فتح حاصل کی. لیکن اللہ تعالیٰ نے انہی آیات میں غزوۂ اُحد کا تذکرہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو ان کی ایمانی و اخلاقی کمزوریوں کے بارے میں احساس دلایا ہے تاکہ ان کی اصلاح کر لیں اور اللہ پر پوری امید رکھیں' تکالیف و مصائب اور موت سے کبھی بھی خوف زدہ نہ ہوں' بلکہ اپنے فرائض کو بخوبی ادا کرنے کی کوشش کرتے جائیں اور نتائج اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں.

آیات نمبر ۱۴۹-۱۸۰ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان وجوہات سے آگاہ فرمایا ہے جن کی بنا پر غزوۂ اُحد میں ان کو شکست کا سامنا کرنا پڑا. اور بتایا کہ دشمن کی چالوں پر کان دھرنے' آپس میں نظم و ضبط قائم نہ رکھنے اور دیئے گئے احکامات کی پوری طرح ادائیگی نہ کرنے اور منافقین کا مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے کیسے کیسے نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے. اس کے باوجود بھی کوئی دُشمن، اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہیں کر سکتا.

آیات نمبر ۱۸۱-۲۰۰ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر زور دیا کہ دُشمن اِسلام کی ہر طرح کی چالوں کو رَد کیا جائے اور خوب اللہ تعالیٰ سے دُعا کی جائے جو کہ پھر اپنے بندوں کو کامیابی و خوشحالی عطا کرے گا.

<<<------------------------------------ >>>.....<<<------------------------------------>>>

Home Page   انڈکس (آلِ عمران)   ↑ TOP ↑

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
محکم اور متشابہ آیات کا بیان	۷	دُنیا و آخرت کی ترغیبات کا ذکر	۱۴-۱۵
خدا سے ڈرنے والوں کی صفات	۱۶-۱۷	دینِ اسلام کے معنی و تعریف	۱۹
کافروں سے تعلقات کا ذکر	۲۸	اللہ کی محبت اور رسول ﷺ کی اطاعت	۳۱-۳۲
برگزیدہ لوگ کون ہیں	۳۳-۳۴	حضرت ذکریا کی دعا	۳۸-۳۹
حضرت مریمؑ کو عیسیٰؑ کی بشارت	۴۵	حضرت عیسیٰؑ کے معجزات	۴۹
حضرت عیسیٰؑ کے ساتھی	۵۲-۵۳	حضرت عیسیٰؑ کا آسمان پر رفع	۵۵
حضرت عیسیٰؑ اور حضرت آدمؑ کی پیدائش	۵۹	حضرت ابراہیمؑ کی متابعت کے حقدار	۶۸
یہودیوں کی دھوکا بازی	۶۹-۷۲	جھوٹی قسم کھانے کا وبال	۷۷
یہود کی شرارت	۷۸	اللہ کے ہاں دینِ اسلام ہی کی قبولیت	۸۵
توبہ کی قبولیت کی آخری حد	۸۹-۹۱	خیرات کے لیے اعلیٰ شے کا حکم	۹۲
یہود کی کم عقلی کا ذکر	۹۳-۹۵	دُنیا میں اللہ کا پہلا گھر خانہ کعبہ	۹۶
کفار سے محبت کی ممانعت	۱۰۰	کتاب و سنت پر عمل کا حکم	۱۰۱
امر بالمعروف و نہی عن المنکر	۱۰۴	اشاعتِ اسلام کا حکم	۱۰۴
جنگِ اُحد کے موقع پر منافقین کی شرارت	۱۲۱-۱۲۲	منافقوں اور کافروں سے تعلقات	۱۱۸-۱۲۰
غزوۂ بدر اور اللہ کی امداد	۱۲۳	سود کا بیان	۱۳۰
میدانِ اُحد میں آپ ﷺ کی شہادت کی جھوٹی خبر	۱۵۳	بعثتِ رسول اور اللہ کا مومنوں پر احسان	۱۵۹
باہم مشاورت کا حکم	۱۶۴	بُخل سے نفرت اور عذاب کی وعید	۱۸۰
جنت دُنیا سے بہتر ہے	۱۸۷	اہلِ علم، علم کو ظاہر کریں' چھپائیں نہیں	۱۸۷
اللہ کی عظمت پر دلالت کرنے والی آیات (نشانیاں) ۱۹۰ - ۱۹۱			

<<<------------------------------------ >>>.....<<<------------------------------------>>>

اچھی بات > قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کے خطاب کا رُخ کبھی نبی ﷺ کی طرف ہوتا ہے' کبھی اہل ایمان کی طرف' کبھی اہلِ کفار و مشرکین سے' کبھی اہلِ کتاب سے' کبھی قریش کے لوگوں سے' کبھی اہل عرب سے اور کبھی عام انسانوں سے' جبکہ اصل غرض پوری نوعِ انسانی کی ہدایت ہے' مگر مخاطب بار بار بدلتے ہیں.

اچھی بات > قرآن پاک کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ، قرآن پاک میں، متکلم کہیں خدا خود ہوتا ہے' کہیں وحی لانے والا فرشتہ، کہیں فرشتوں کا گروہ، کہیں نبی ﷺ اور کہیں اہلِ ایمان' جبکہ ان سب صورتوں میں کلام پاک وہی ایک اللہ تعالیٰ کا کلام ہوتا ہے' مگر متکلم بار بار بدلتے ہیں.

برائے مہربانی یہ معلومات اور لوگوں تک ضرور بھیج دیں، شکریہ.

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
004	92	مدنی	﴿ النِّسَاء ﴾	خواتین	176	24

Home Page خلاصہ انڈکس

تعارف > یہ سورت بھی مدنی ہے اور متعدد خطبوں پر مشتمل ہے' جو غالباً ۳ھ سے لے کر ۴ھ کے آخر یا ۵ھ کے اوائل تک مختلف اوقات میں نازل ہوئے ہیں. اس سورت میں زیادہ تر احکامات عورتوں کی حفاظت کے متعلق بیان کیے گئے ہیں' اسی وجہ سے ہی اس سورت کا نام سورہ النساء رکھا گیا ہے.

وراثت کی تقسیم اور یتیموں کے حقوق کا مسئلہ جنگِ اُحد کے بعد ہی پیدا ہوا تھا' کیونکہ جنگِ اُحد میں ستر (۷۰) مسلمان شہید ہوئے تھے. جن کی وجہ سے مدینہ کی تھوڑی سی آبادی میں اس بڑے حادثے کی وجہ سے بہت سے گھروں میں یہ سوال پیدا ہو گیا تھا کہ، شہداء کی میراث کس طرح تقسیم کی جائے اور جو یتیم بچے انہوں نے چھوڑے ہیں ان کے مفاد کا تحفظ کیسے ہو.

صلواۃِ خوف (عین حالتِ جنگ میں نماز) پڑھنے کے بارے میں ہدایات دی گئیں ہیں. مدینہ سے بنی نضیر کا اخراج بھی ۴ھ میں ہی ہوا' اس کے بارے میں بھی پہلے یہودیوں کو آخری تنبیہ کی گئی ہے اور اس کے بعد ان کو مدینہ سے نکالا گیا ہے. پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کی اجازت غزوہ بنی مصطلق کے موقع پر دی گئی، جو ۵ھ میں ہوا' اس لیے وہ آیات جن میں تیمم کا ذکر ہے اس سے متصل عہد ہی کی سمجھی جانی چاہیے.

اب نبی ﷺ کے سامنے جو کام تھا اسے تین بڑے بڑے شعبوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے.
پہلے نمبر پر نئی منظم اسلامی سوسائٹی کی نشو و نما' جو ہجرت کے ساتھ ہی مدینہ طیبہ اور اس کے اطراف و جوانب میں پڑ چکی تھی. جس میں جاہلیت کے پرانے طریقوں کو مٹا کر نئے اسلامی اصول رائج کیے جا رہے تھے.
دوسرے نمبر پر اس کشمکش کا مقابلہ' جو مشرکین عرب' یہودی قبائل اور منافقین کی مخالفِ اصلاح طاقتوں کے ساتھ پوری شدت کے ساتھ جاری تھی.
تیسرے نمبر پر اسلام کی دعوت کو سرِ عام پھیلانا اور مزید دلوں اور دماغوں کو اسلام کے لیے تیار کرنا.

اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس موقع پر جتنے بھی خطبے نازل کیے گئے وہ سب ہی ان تین شعبوں سے متعلق تھے. اسلامی سوسائٹی کی تنظیم کے لیے سورہ بقرہ میں جو ہدایات دی گئیں تھیں' اب یہ سوسائٹی ان سے زائد ہدایات کی طالب تھی. اس لیے اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے زیادہ تر خاندان کی تنظیم' نکاح پر پابندیاں' معاشرت میں مرد اور عورت کے تعلقات' یتیموں کے حقوق' وراثت کی تقسیم اور دیگر معاشی حالات کی درستگی پر احکامات صادر فرمائے.

اس سورت میں تعزیری قانون کی بنیاد ڈالی گئی' شراب نوشی پر پابندی عائد کی گئی' طہارت و پاکیزگی کے احکامات دیئے گئے' اور مسلمانوں کو بتایا گیا کہ ایک صالح انسان کا طرزِ عمل، خدا اور بندوں کے ساتھ کیسا ہونا چاہیے. اہلِ کتاب کے طرزِ عمل پر تنقید کرتے ہوئے مسلمانوں کو اس طرح کے طرزِ عمل سے بچنے کے لیے تاکید کی گئی ہے. اور ایمان و نفاق کے امتیازی اوصاف کو بالکل نمایاں کر کے رکھ دیا گیا.

جنگِ اُحد کے بعد مخالف اصلاح طاقتوں نے زیادہ نازک صورت اختیار کر لی تھی. اُحد کی شکست نے مشرکین' منافقین اور یہودیوں کی ہمتیں بڑھا دی تھیں. اور مسلمان ہر طرف سے خطرات میں گھر گئے تھے. ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے ان خطبات میں مسلمانوں کو مقابلے کے لیے ابھارا، اور دوسری طرف جنگی حالات میں کام کرنے کے لیے ضروری ہدایات دیں. اس کے ساتھ ساتھ مخالفین کے مختلف گروہوں کی نشان دہی کرتے ہوئے' ان کے ساتھ مسلمانوں کے برتاؤ کے بارے میں بھی بتایا گیا کہ مسلمانوں کو ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہیے. سب سے اہم اور ضروری بات جو بتائی گئی وہ یہ تھی کہ مسلمانوں کا اپنا کردار بے داغ ہونا چاہیے.

کیونکہ اس حق و باطل کی کشمکش میں یہ مٹھی بھر جماعت اگر جیت سکتی تھی تو اپنے اخلاقِ فاضلہ ہی سے جیت سکتی تھی. اسی لیے مسلمانوں کو اپنے بلند ترین اخلاقیات کی تعلیم دی گئی' اور جو کمزوری ان میں تھی اس پر سخت گرفت کی گئی. دعوت و تبلیغ کا پہلو بھی ساتھ ساتھ چلتا رہا. یہودیوں اور عیسائیوں اور مشرکین کے طرزِ عمل پر تنقید کر کے ان کو دین حق کی طرف دعوت دی گئی.

<<<-------------------------------- >>>·····<<<-------------------------------->>>

↑ TOP ↑ Home Page

خلاصہ

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۱۴ > میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہر انسان کے حقوق کا احترام کیا جائے. دونوں جنسوں (مرد و زن) پر ایک دوسرے کا احترام لازم ہے. یتیموں' بیواؤں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے اور وراثت کی تقسیم میں بھی ان کا حصہ مقرر کیا جائے اسی طرح دیگر احکامات تقسیمِ وراثت بھی واضح کیے گئے.

آیات نمبر ۱۵-۴۲ > میں خاندانی زندگی یعنی ازدواجی تعلقات کے بارے میں بھی بیان فرمایا گیا کہ، عورتوں کا احترام اور ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے. اور اس بات کو زور دے کر فرمایا گیا کہ، مسلمانوں کو چاہیے کہ ہر معاملہ میں احسان کا طریقہ اختیار کیا جائے. خواہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا سب کے ساتھ ہی احسان یعنی حسن سلوک کے ساتھ پیش آیا جائے. عورتوں کے معاملے میں شادی کا سامان ہو یا وراثت کی تقسیم ان کے حقوق نہ صرف عدل کے ساتھ' بلکہ احسان کے ساتھ ادا کیے جائیں.

آیات نمبر ۴۳-۷۰ > میں ان لوگوں سے خطاب کیا گیا ہے جو مدینہ میں مقیم تھے اور کتاب اللہ اور رسول ﷺ کی ہدایات پر عمل نہ کرتے تھے. ان کو واضح کیا کہ، ان کو چاہیے کہ اپنے جھوٹے دیوتاؤں کی پوجا چھوڑ دیں اور رسول ﷺ کی اطاعت کریں. منافقت نہ کریں جھوٹ نہ بولیں. اگر یہ لوگ ایسا کریں یعنی رسول ﷺ کی اطاعت کریں تو، تب مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کو اپنا دوست تصور کریں.

آیات نمبر ۷۱-۹۱ > میں یہ واضح فرمایا گیا کہ اہلِ ایمان کو چاہیے کہ اپنے مخالفین کے مقابلے میں باہم مل کر ان کا مقابلہ کریں' اور منافقوں کی منافقت اور ان کی خفیہ چالوں سے خوب باخبر رہیں اور ان کے ساتھ اپنے معاملات کے بارے میں نہایت ہوشیار رہیں.

آیات نمبر ۹۲-۱۰۴ > ان آیات کے دوران مسلمانوں کو تاکید کی گئی کہ تمہاری جانیں آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں' ہاں اگر جنگ کے دوران غلطی سے کوئی مسلمان تم سے قتل ہو جائے تو اس کا کفارہ ادا کیا جائے. اگر کوئی اجنبی ملے تو اسے بغیر تحقیق کے قتل نہ کرو. مسلمان جو کافروں کے علاقے میں ہوں ان کو چاہیے کہ، اگر ممکن ہو تو ہجرت کر کے مدینہ آ جائیں. صلوٰۃِ خوف کا ذکر کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ دورانِ جنگ یا خطرے کی حالت میں کیسے نماز ادا کی جائے.

آیات نمبر ۱۰۵-۱۲۶ > اللہ تعالیٰ نے منافقت سے خبردار کیا اور واضح بیان فرمایا کہ منافقوں کی چالوں سے خبردار رہتے ہوئے ان کو ناکام بنائیں۔ اس کے بعد ان آیات میں نیکی اور بُرائی کا فرق ظاہر کیا گیا' اور مسلمانوں کو تاکید کی گئی کہ، ہر حالت میں صرف اللہ ہی پر بھروسہ اور یقین رکھیں' کبھی بھی نااُمید نہ ہوں۔

آیات نمبر ۱۲۷-۱۵۲ > میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں اور یتیم بچوں کے حقوق بیان فرمائے اور ان کے ادائیگی عدل و انصاف کے ساتھ کرنے کا حکم دیا۔ انصاف کے لیے ہر ایک سے جنگِ کرنے' بلکہ اپنے ساتھ بھی جنگِ کرنے کا حکم کیا گیا۔ اور اس کے بعد فرمایا گیا کہ جھوٹ نہ بولیں' ہمیشہ سچ ہی بولیں' اور دوسروں کو تکالیف نہ دیں۔ اللہ کے پیغمبروں میں امتیاز نہ کریں' سچائی ایک ہے اور اس کو دل سے مانا جائے۔

آیات نمبر ۱۵۳-۱۷۶ > ان آیات میں بیان فرمایا گیا کہ اہلِ کتاب کا طرزِ عمل غلط ہے۔ یہودیوں نے وعدے کو پورا نہیں کیا' عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو خدا مان کر بڑی غلطی کی ہے۔ اور واضح کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی آیات سچائی کے طور پر قرآن میں ثبوت موجود ہیں صرف ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں۔

Home Page | انڈکس (النِّسَاء) | ↑ TOP ↑

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
مالِ یتیم کی حفاظت کا حکم	۲	قدرت وعدل کے ساتھ چار عورتوں سے نکاح	۳
یتیم کا مال کھانے پر وعید	۱۰	میراث کا بیان	۱۱-۱۲
بدکاری اور توبہ کا بیان	۱۵-۱۶	مہر کا بیان	۱۹-۲۰
جن عورتوں سے نکاح حرام	۲۳	کن عورتوں سے نکاح حرام ہے	۲۴
کسبِ ہلال کی ترغیب	۲۹	مردوں کو عورتوں پر فضیلت	۳۴
ہر امت میں سے ایک گواہ	۴۱	فقط اللہ کی عبادت اور والدین سے احسان	۳۶
تیمم کا بیان	۴۳	اہلِ کتاب کو قرآن پر ایمان لانے کا حکم	۴۷
شرک ناقابلِ معافی گناہ ہے	۴۸	قومِ ابراھیم پر اللہ کی نعمتیں	۵۴
حاکم کو عدل قائم کرنے کا حکم	۵۸	اللہ' رسول اللہ اور حکام کی اطاعت	۵۹
تنازع کے وقت کتاب اللہ اور سُنتِ رسولؐ	۵۹	کتاب وسنت سے ہٹ کر باطل کی مذمت	۶۰-۶۱
رسول اللہ ﷺ کا حکم اور ایمان دار	۶۵	درجہ اطاعتِ خدا اور رسول ﷺ	۶۹
ناحق مسلمان قتل کرنے پر وعید	۹۲-۹۳	دِیت کا حکم	۹۲-۹۳
مسلمان کے قتل پر ابدی جہنم	۹۳	حالتِ سفر اور نمازِ قصر	۱۰۱
نمازِ خوف کا بیان	۱۰۲	نماز کے بعد ذکر اللہ	۱۰۳
جھوٹی قسم اور بہتان کی بُرائی	۱۱۲	توبہ کی ترغیب	۱۱۰
عملِ صالح کے ساتھ ایمان کی فضیلت	۱۲۴	عملِ ریا و بدعت اور اسلام کی قبولیت	۱۲۳
شہادت اور سچائی	۱۳۵	دین سے مذاق کرنے والوں سے علیحدگی	۱۴۰
صفاتِ مومنین کا ذکر	۱۴۲-۱۴۳	منافقوں سے دوستی کی ممانعت	۱۴۴
اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے مابین فرق	۱۵۰-۱۵۱	حضرت عیسیٰ کے بارے میں	۱۵۷
عیسائی کیوں گمراہ ہوئے	۱۷۱	کلالہ کی میراث کا بیان	۱۷۶

<<<------------------------------ >>>.....<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
005	112	مدنی	﴿ المَائدة ﴾	دَسترخوان	120	16

Home Page | خلاصہ | انڈکس

تعارف > اس سورت کا نام اس سورت کے پندرہویں رکوع میں بیان کیے گئے لفظ مـائـدہ سے ماخوذ ہے' اس نام کو بھی اس سورت کے نام سے کوئی خاص تعلق نہیں' صرف اسے علامت کے طور پر ہی استعمال کیا گیا ہے۔ اس سورت کے مضمون اور متعدد روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورہ صلح حديبيۂ کے بعد ۶ھ کے آخر اور ۷ھ کے شروع میں نازل ہوئی ہے۔

ذی القعدہ ۶ھ میں آپ ﷺ چودہ سو (۱۴۰۰) مسلمانوں کے ہمراہ عمرہ ادا کرنے کی نیت سے مکہ تشریف لے گئے' مگر کفارِ قریش نے عمرہ کرنے سے روک دیا۔ دونوں فریقوں میں طے پایا کہ اگلے سال زیارت کے لیے آسکتے ہو۔ اس موقع پر یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ مسلمانوں کو آدابِ زیارتِ کعبہ بتائے جائیں' اور دوسری طرف ان کو تاکید کی گئی کہ دُشمن کافروں نے ان کو زیارت سے روک کر جو زیادتی کی ہے' مسلمان اس کے جواب میں کوئی ناروا زیادتی نہ کریں۔ کیونکہ مسلمانوں کے لیے بھی ممکن تھا کہ کافر قبیلے جو حج کی ادائیگی کے لیے ان کے علاقوں سے گزریں ان کو روکیں۔

سورہ ال عمران اور سورہ نساء سے لے کر اس سورت کے نزول تک ایک طویل عرصہ گزرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی ریاست مدینہ کے چاروں طرف ہی تقریباً ڈیڑھ ڈیڑھ یا دو دو سو میل تک پھیل گئی تھی اور مخالف قبائل کا زُور بھی کافی حد تک کم ہو گیا تھا۔ اسلام کو دبانے کے لیے کفارِ قریش نے اپنی آخری کوشش غزوۂ خندق کے موقع پر کی' جس میں ان کو سخت ناکامی ہوئی۔ لہٰذا اب مسلمان اس طاقت کے مالک ہو چکے تھے کہ وہ بے روک ٹوک اسلام کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی بسر کرسکیں۔

اس کے علاوہ کسی دوسرے عقیدے' مسلک یا قانون کو اپنے دائرۂ حیات میں شامل نہ ہونے دیں۔ اب مسلمان اپنی ایک امتیازی شان رکھتے تھے' اپنے اخلاق' معاشرت' تمدن، بلکہ اپنے ہر عمل وسعی میں غیر مسلموں سے بالکل ممیز تھے۔ تمام اسلامی مقبوضات میں مساجد' امام اور نماز باجماعت کا بھی انتظام کیا جاچکا تھا۔ اسلامی قوانین اور دیوانی فوجداری تفصیل کے ساتھ بن چکے تھے۔ اور اسلامی ریاستوں کے ذریعے سے ہی نافذ بھی کیے جارہے تھے۔

صلح حدیبیہ سے پہلے تک مسلمانوں کے راستے کی بڑی رکاوٹ کفارِ قریش تھے' جن کے ساتھ مسلسل کشمکش صلح حدیبیہ کی ظاہری شکست اور حقیقی فتح کی صورت میں اب دُور ہو چکی تھی۔ اسی لیے اب نہ صرف مسلمانوں کو اپنی ریاست میں امن وامان نصیب ہوا' بلکہ اتنی مہلت بھی مل گئی کہ، مدینہ کے گرد و پیش میں اسلام کی دعوت کو لے کر پھیل جائیں۔ مندرجہ بالا حالات تھے جن میں یہ سورت نازل ہوئی' یہ سورت مندرجہ ذیل تین بڑے مضامین پر مشتمل ہے۔

(1) مسلمانوں کی مذہبی' تمدنی وسیاسی زندگی پر مزید احکامات وہدایات' سفرِ حج کے آداب' شعائرُ اللہ کے احترام' زائرینِ کعبہ سے عدمِ تعرض' کھانے پینے کی چیزوں میں حلال وحرام کے بارے میں احکامات اور دَورِ جاہلیت کی خود ساختہ بندشوں کو توڑ دیا گیا۔ اہلِ کتاب کے ساتھ کھانے پینے' اُن کی عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت' وضوٗ غسل' تیمّم کے قاعدے مقرر کیے گئے۔ بغاوت وفساد اور سرقہ کی سزائیں معین کی گئیں۔ شراب اور جوئے کو قطعی حرام' قسم توڑنے کا کفارہ اور قانونِ شہادت میں مزید چند دَفعات کا اضافہ کردیا گیا۔

(2) مسلمانوں کو نصیحت کی گئی اور واضح کیا گیا کہ، مسلمان اب ایک حکمران گروہ بن چکا ہے۔ اس لیے طاقت کے نشے میں پہلی قوموں کی طرح گمراہ نہ ہو جائیں۔ کیونکہ یہ ایک سخت آزمائش یعنی مشکل امتحان ہے۔ اس میں ناکام نہ ہو جائیں۔ اس لیے اللہ نے اس سورت میں مسلمانوں کو نصیحت کی ہے کہ عدل پر قائم رہیں' اللہ ہی کی اطاعت وفرمانبرداری اور دیگر جملہ معاملات میں اور فیصلوں میں، کتابِ الٰہی ہی کے پابند رہیں۔ منافقت کی روش سے اجتناب کریں۔

(3) اس سورت میں یہودیوں اور عیسائیوں کو بھی متنبہ کیا گیا اور ان کو راہِ راست پر آنے کی اس سورت میں پھر دعوت دی گئی ہے' بے شک ابھی ان کا زُور ٹوٹ ہی چکا تھا' لیکن پھر بھی ان کو دعوتِ حق دی گئی۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑

خلاصہ

Home Page

خلاصہ آیات نمبر۱-۵ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ مسلمانوں پر حقوق اللہ اور حقوق العباد، دونوں ہی مقدس ہیں۔ اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ، شعائرُ اللہ کا احترام کریں' حلال چیزوں کو کھائیں پییں۔ اس سورت کی آیت نمبر۴ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک اہم اعلان بھی کیا گیا کہ، اس دن میں نے تمہارا دِین تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے۔

آیات نمبر۶-۱۱ میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے روحانی اور جسمانی طہارت و پاکیزگی چاہتا ہے۔ کیونکہ یہ وہ چیزیں ہیں' جن سے خدا کی محبت اور قرب حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ، اللہ ہی پر پورا بھروسہ رکھیں۔

آیات نمبر۱۲-۲۶ میں اہلِ کتاب کے بارے میں بیان فرمایا گیا ہے کہ، انہوں نے اگر اللہ پر ہی بھروسہ کیا ہوتا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے گئے وعدوں کا پاس کیا ہوتا تو، اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کو ان سے نہ اٹھاتا۔ لہٰذا بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے گئے وعدوں کا اہلِ کتاب نے نہ صرف پاس ہی نہیں کیا' بلکہ ان کو توڑا۔ اور نہ ہی انہوں نے اللہ پر بھروسہ کیا' اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی نعمتوں سے محروم رکھا۔

آیات نمبر۲۷-۴۳ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں قصہ ہابیل و قابیل بیان فرمایا۔ اور حسد کی بُرائی کو واضح کیا گیا ہے' جو کہ اہلِ کتاب نے اپنے چھوٹے مسلمان بھائیوں' یعنی اُمتِ محمدیؐ سے کی ہے۔ حسد بڑا گناہ ہے' اس سے بچنا چاہیے۔ اور بتایا گیا کہ سچے آدمی کو لوگ کیسے جھوٹا ثابت کرتے ہیں۔ لہٰذا سچے آدمی کو چاہیے کہ اس طرح کی لوگوں کی حرکات سے غم زدہ نہ ہو' اللہ تعالیٰ متقی آدمی کے ساتھ ہوتا ہے۔

آیات نمبر۴۴-۸۶ میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ انصاف کو پسند کرتا ہے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرے' بلکہ اپنے ہر ہر عمل میں اللہ تعالیٰ ہی کی رضا کو مدِنظر رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ، جن کے دِلوں میں ایمان نہیں ہے، وہ لوگ ہی بُرائی کرنے میں زیادہ خوش ہوتے ہیں' وہ مذہب سے مذاق کرتے ہیں۔ اہلِ ایمان کو چاہیے کہ ایسے لوگوں کو نہ اپنا دوست بنائیں اور نہ ہی اپنا محافظ بننے دیں۔ صرف اللہ ہی کی بندگی کرو' حق کی بات کہو اور صرف اللہ ہی سے ڈرو۔ اہلِ کتاب میں جو مخلص اور متقی لوگ ہیں، اُن کی حوصلہ افزائی کرو جبکہ وہ سچائی کی گواہی دیں۔

آیات نمبر۸۷-۱۰۸ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ، حلال کو حرام مت کرو۔ جھوٹی قسمیں نہ کھاؤ، اور نہ ہی ان کو نبھاؤ۔ اچھائی کی ہی بات کرو' شراب نوشی' جوئے بازی' فال گیری اور توہمات کو حرام قرار دیا گیا۔ اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ شعائرُ اللہ اور مقدس مقامات کا ادب و احترام کیا جائے۔ اچھائی اور بُرائی دونوں ایک چیز نہیں ہے' ان میں امتیاز کرنا سیکھو۔ اور غیر ضروری سوالات سے گریز کیا کرو۔ اور یقین دلایا گیا کہ، اگر تم اپنی رُوح کو سچائی اور انصاف سے مطمئن رکھتے ہو تو، تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، اللہ تعالیٰ کی مدد تمہارے ساتھ رہے گی۔

آیات نمبر۱۰۹-۱۲۰ ان آیات میں حضرت عیسیٰؑ کے معجزات بیان فرمائے گئے ہیں' اور بتایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا سچا بندہ کہا تھا، نہ کہ خدا، اور نہ ہی خدا کے برابر' جیسا کہ ان کے پیروؤں نے خود ہی ان کی عقیدت میں غلو کیا اور انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا درجہ عطا کر دیا۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑

انڈکس (المَائدة)

Home Page

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
حرام جانوروں کا ذکر	۳	اہلِ کتاب کا ذبیحہ حلال ہے	۵
یہودی اور عیسائی عورتوں سے نکاح	۵	وضو اور تیمم کا بیان	۶
آپ ﷺ پر قاتلانہ حملہ	۱۱	یہود ونصاریٰ کا اللہ پر بہتان عظیم	۱۸
دُنیا میں پہلا خون (ھابیل و قابیل)	۲۷-۳۱	انسانی خون کی حرمت	۳۲-۳۴
چوری کی سزا	۳۸	ہدایت و احکام کے لیے کتاب سے رجوع	۴۴
قصاص کا بیان	۴۵	حکمِ الٰہی کے مطابق عدل نہ کرنے والے ظالم	۴۷
نیکی کی طرف دوڑنے کی ترغیب	۴۸	اسلام کے دشمنوں سے دوستی کی ممانعت	۵۱
صفاتِ مومنین	۵۴-۵۶	منافقوں کی پہچان	۵۹-۶۳
یہود کی بیہودگی	۶۴	آپ ﷺ کی حفاظت کا وعدہ	۶۷
خدا کے عہد سے پھرنے کا بیان	۷۳	حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں نصاریٰ کی غلط فہمی	۷۵

قسم کے کفارے کا بیان	۸۹	شراب، جوئے اور فال گیری کی حرمت	۹۰-۹۱
حالتِ احرام میں شکار کی ممانعت	۹۴-۹۵	حالتِ احرام اور بحری جانوروں کا شکار	۹۶
کثرتِ سوال کی ممانعت	۱۰۱-۱۰۲	موت کے وقت وصیت کی گواہی	۱۰۶-۱۰۸
ہر چیز کا علم اللہ ہی کو ہے	۱۰۹	حضرت عیسیٰؑ پر اللہ کی نعمتیں	۱۱۰-۱۱۱
مائدہ کا بیان	۱۱۲-۱۱۵	حضرت عیسیٰؑ سے روزِ قیامت بازپُرس	۱۱۶
عدالتِ الٰہی میں حضرت عیسیٰؑ کی گواہی	۱۱۷	صادقین کے لیے اللہ کا وعدہ	۱۱۹

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ Home Page

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
006	55	مکی	الاَنعَام	مویشی، جانور (چوپائے)	165	20

Home Page خلاصہ انڈکس

تعارف > اس سورت کے ۱۶ اور ۱۷ نمبر رکوع میں اہلِ عرب کے ان توہمات کی تردید کی گئی ہے جن کی بنا پر وہ بعض مویشیوں کو اپنے اوپر حلال اور بعض کو حرام کیے ہوئے تھے. جبکہ اللہ تعالٰی کی طرف سے ان کو کوئی ایسی ہدایات نہ تھیں' لہٰذا اسی مناسبت سے ہی اس سورت کا نام الانعام رکھا گیا ہے.

مختلف روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ پوری سورت قیامِ مکہ کے آخری دور میں ایک ہی وقت میں نازل ہوئی ہوگی. روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب یہ سورت نازل ہو رہی تھی تو اس وقت آپ ﷺ ایک اونٹنی پر سوار تھے اور وہ بوجھ کے مارے اس اونٹنی کا یہ حال ہو رہا تھا کہ اس کی ہڈیاں اب ٹوٹ جائیں گی. جب یہ سورت نازل ہوئی اس وقت آپ ﷺ کو دعوتِ حق دیتے ہوئے تقریباً ۱۲ سال گزر چکے تھے. اور قریش کی مزاحمت اور ستم گری و جفا کاری اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی. آپ ﷺ کی تائید و حمایت کے لیے نہ ہی اس وقت آپ ﷺ کی چچا ابو طالب رہے تھے اور نہ ہی آپ ﷺ کی بیوی حضرت خدیجہؓ.

اس تاریک دَور میں جب کہ پوری قوم مجموعی طور پر رَدّو انکار پر تلی ہوئی تھی اور کچھ صالح افراد پے در پے اسلام قبول کرتے چلے جا رہے تھے. اس وقت ایک ہلکی سی شعاع یثرب (مدینہ) کی طرف سے نمودار ہوئی' جہاں سے اوس اور خزرج کے بااثر لوگ آ کر نبی ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر چکے تھے. اور وہاں یعنی مدینہ میں بغیر کسی اندرونی مداخلت کے اسلام پھیلنا شروع ہو گیا تھا.

یہ سورت ایک ہی خطبہ کی سورت میں نازل ہوئی' اور خطبہ بھی ایک دَریا کی سی روانی کے ساتھ چلتا جاتا ہے. اس کے مختلف اوقات اور مختلف مقامات پر مندرجہ ذیل عنوانات ایک نئے انداز سے بار بار چھڑتے ہیں اور ہر ایک میں ایک انوکھے انداز میں گفتگو کی جاتی ہے.

- > عقیدۂ توحید کی دعوت دیتے ہوئے ہر طرح کے شرک سے سختی سے منع کیا گیا ہے.
- > عقیدہ آخرت پر پختہ ایمان لانے اور اور دُنیوی زندگی کی حقیقت سے آگہی.
- > زمانہ جاہلیت میں پھیلے ہوئے مختلف توہمات کی تردید اور اسلام کے بنیادی اخلاق کی تلقین.
- > آپ ﷺ کی شخصیت اور آپ ﷺ کی تبلیغ کے خلاف کیے گئے اعتراضات کا جواب.
- > منکرین اور مخالفینِ حق کو اُن کی غفلت پر نصیحت' تنبیہ اور تہدید.
- > آپ ﷺ اور اہلِ ایمان کو دعوتِ اسلام کی لوگوں میں قبولیت کی سُست روی پر افسردگی پر بھرپور انداز میں تسلّی.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > **آیات نمبر ۱-۳۰** میں اللہ تعالٰی نے اپنی خدائی کے بارے میں یہ واضح کہا ہے کہ تمام زمین و آسمان پر بھی میرا ہی حکم چلتا ہے. یہ دُنیوی زندگی فانی ہے. کیونکہ ایک دن موت ضرور آئے گی. اور پھر قیامت کے بعد ایک نئی زندگی کا آغاز ہوگا. جس کا انحصار اس دُنیوی زندگی پر ہے. اللہ تعالٰی کے قانون میں بنیادی عنصر رحم دلی کا ہے. اللہ تعالٰی نہایت رحیم ہے' وہ اپنے بندوں پر رحم کرنا پسند کرتے ہیں، اگر اس کے بندے بھی نیک اعمال کریں.

آیات نمبر ۳۱-۶۰ میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ دُنیا کی زندگی آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے. قیامت ضرور آئے گی' مگر اس کے آنے کے صحیح وقت کا علم صرف اللہ تعالٰی ہی کو ہے. کیونکہ تمام غیب کا عالم وہی ہے. ان آیات میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ اللہ تعالٰی نظامِ کائنات کو بلا مقصد نہیں چلا رہا ہے' بلکہ اسے بڑی حکمت اور خاص مقصد کے تحت چلا رہا ہے. اگر اس نظامِ کائنات میں ذرا غور و فکر کیا جائے، تو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ جو ہستی اس پورے نظام کو اپنے کنٹرول میں لیے ہوئے ہے، وہ ہستی اللہ تعالٰی کی ذات پاک ہی ہو سکتی ہے. ان آیات میں ایک اور بات بیان کی گئی ہے، کہ اللہ کے جو بندے دعوتِ حق دینے میں مصروف رہتے ہیں' اُن کو دُنیوی معمولی معمولی مشکلات و مصائب سے گھبرا کر پریشان نہیں ہونا چاہیے' کیونکہ آخر کار کامیابی تو اُن ہی کی ہوگی.

آیات نمبر ۶۱-۸۲ ان آیات میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، کہ اللہ تعالٰی کی رحمت تمام انسانوں کو تحفظ فراہم کرتی ہے' لہٰذا انسانوں کو بھی چاہیے کہ صرف اسی کی بندگی کریں' جس کی بندگی حضرت ابراہیمؑ نے' اور دُنیا میں آنے والے تمام ہی پیغمبروںؑ نے کی ہے' اور اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں.

آیات نمبر ۸۳-۱۱۰ میں بیان کیا گیا ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالٰی کی طرف سے نازل کردہ تمام آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے. اگر انسان چاند سورج اور تاروں کی ساخت اور گردش میں غور کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ ان کا خالق صرف اور صرف اللہ تعالٰی ہی ہو سکتا ہے، جو اس بہت بڑے نظام کو کنٹرول کر سکتا ہے. اس کے علاوہ دوسری کوئی ایسی ہستی نہیں ہے' جو یہ کام کر سکے.

آیات نمبر ۱۱۱-۱۲۹ میں بیان کیا گیا ہے کہ ضدی اور ہٹ دھرم لوگ وہ ہیں، جو کہ خواہ مخواہ اللہ تعالٰی اور اللہ تعالٰی کے دینِ اسلام کی بلا مقصد مخالفت و بغاوت کرتے ہیں. وہ اللہ تعالٰی کا کچھ بھی نقصان نہیں کر سکتے' بلکہ وہ اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں. ایسے لوگوں کو اللہ تعالٰی ضرور سزا دیں گے. لہٰذا اہلِ ایمان کو چاہیے کہ ایسے لوگوں کو ان کے اپنے رحم و کرم پر ہی چھوڑ دیں.

آیات نمبر۱۳۰-۱۵۰ میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ، اللہ تعالیٰ کے ہاں نیکیوں اور بُرائیوں کی درجہ بندی کی گئی ہے۔یعنی اگر کوئی ایک نیکی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا اجر کئی گنا زیادہ عطا فرمائیں گے۔انسان کو چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ نیکیاں کریں اور اس کے ساتھ ساتھ بُرائیوں سے بچیں۔ اور توہمات اور تجاوزِ حدود سے سخت پرہیز کریں۔

آیات نمبر۱۵۱-۱۶۵ میں واضح کیا گیا ہے کہ اللہ کا بتایا ہوا راستہ بہترین راستہ ہے۔انسان کو چاہیے کہ اسی راستے پر چلتے ہوئے زندگی گزاری جائے۔اس کے علاوہ دوسرے جتنے بھی انسان کے خود ساختہ راستے ہیں وہ سب کے سب ہی ناقص اور پُر خطر ہیں۔ ان پر چل کر انسان اس دُنیا میں بھی بے چین و بے سکون رہتا ہے' اور آخرت میں تو اس کا انجام نہایت ہی دردناک اور کبھی نہ ختم ہونے والے عذاب سے ہوگا۔اس لیے بندگیٔ خدا تعالیٰ ہی انسان کی زندگی کا اصل مقصد ہے' اور اسی میں ہی نجات ہے۔

<<<---------------------------- >>>·····<<<---------------------------->>>

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
حضرت آدم کی پیدائش کی کیفیت	۲	خدا ہی نفع ونقصان کا مالک ہے	۱۷
عذابِ آخرت کو دیکھ کر کفار کی تمنا	۲۷	آپ ﷺ کی امانت داری پر کفار کا یقین	۳۳
مصیبت کے وقت اللہ ہی کی یاد	۴۱-۴۲	علمِ غیب صرف اللہ ہی کو ہے	۵۰
عقیدۂ توحید کا بیان	۷۱	صور کی کیفیت	۷۳
حضرت ابراھیمؑ کا ذکر	۷۴-۹۱	قریش ویہود کی ناشکری	۹۱-۹۲
انسان کا انجام	۹۳-۹۴	اجرامِ فلکی کے ذریعے رہبری	۹۵-۹۷
کفار کے معبودوں کو گالیاں نہ دو	۱۰۸	کفار کی طرف سے معجزات کی فرمائش	۱۰۹
احکامِ قرآنی پر عمل کرنے کا حکم	۱۱۴ - ۱۱۵	جس ذبیح پر اللہ کا نام لیا گیا ہو؟	۱۱۸-۱۱۹
جس ذبیح پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو؟	۱۲۱	اسلام کے لیے دل کی فراخی ہدایت کی دلیل	۱۲۵
اہلِ اسلام کے لیے امن وامان کا گھر	۱۲۷	اللہ اپنی تمام مخلوق سے بے نیاز ہے	۱۳۳
مشرکوں کے طریقوں کا بیان	۱۳۶-۱۳۷	زکوٰۃ کی ادائیگی اور اسراف کی ممانعت	۱۴۱
اللہ کے حرام کردہ امور کا بیان	۱۵۱-۱۵۲	اللہ نیکیوں کا اجر کئی گنا زیادہ دیتا ہے	۱۶۰
اللہ ہی کی عبادت اور توحید کا اعلان	۱۶۴	رحمت کی امید اور خوفِ خدا	۱۶۵

<<<---------------------------- >>>·····<<<---------------------------->>>

↑ TOP ↑ Home Page

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
007	39	مکی	الاَعرَاف	بلند جگہ، بلندیاں	206	24

انڈکس خلاصہ Home Page

تعارف > اس سورت کی آیات نمبر۴۶-۴۷ میں اعراف (بلندیاں) اور اصحابِ الاعراف کا ذکر آیا ہے جس کی مناسبت سے اس سورت کا نام ہی الاعراف رکھا گیا ہے۔

اس سورت کے اندازِ تقریر سے یہ بات صاف طور پر ظاہر ہوتی ہے کہ اس سورت کا زمانہ نزول بھی وہی ہے جو سورہ الانعام کا ہے' لیکن یہ بات پورے وثوق کے ساتھ نہیں کہی جاسکتی کہ ان میں سے پہلے کون سی سورت نازل ہوئی ہے۔اس سورت پر غور کرنے سے محسوس ہوتا ہے کہ اس سورت کا مرکزی مضمون دعوتِ رسالت ﷺ ہے۔

اس سورت کی ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، کہ مخاطبوں کو خدا کے آخری پیغمبر ﷺ کی پیروی اختیار کرنے کے لیے آمادہ کیا جائے۔ کیونکہ اس سورت میں جو لوگ مخاطب ہیں وہ اہلِ مکہ ہیں' جن کو سمجھاتے سمجھاتے ایک طویل عرصہ گزر چکا ہے' مگر وہ اپنی ہٹ دھرمی' مخالفانہ ضد بازی سے باز نہیں آئے۔لہٰذا عنقریب ان سے مخاطبہ بند کر کے دوسروں کی طرف رجوع کرنے کا حکم ملنے والا ہے۔

چونکہ اہلِ مکہ پر حجت تمام ہونے کے قریب ہے اسی لیے تقریر کے آخری حصے میں دعوت کا رُخ اہلِ کتاب کی طرف پھر گیا ہے' اس سورت کے ایک حصے میں دُنیا کے تمام لوگوں سے خطابِ عام بھی کیا گیا ہے۔جو اس بات کی علامت ہے کہ اب ہجرت قریب ہے۔

دورانِ تقریر خطاب کا رُخ اہلِ یہود کی طرف بھی کیا گیا ہے اور ان کو اس بات سے آگاہ کیا گیا ہے، کہ پیغمبر ﷺ پر ایمان لانے کے بعد اس کے ساتھ منافقانہ روش اختیار کرنے اور سمع وطاعت کا عہد کرنے کے بعد اس کو توڑنے اور حق و باطل میں تمیز ہوجانے کے بعد باطل پرستی میں مستغرق رہنے کا انجام کیا ہے؟

اس سورت کے آخری حصے میں نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابۂ کرامؓ کو حکمتِ تبلیغ کے متعلق چند اہم ہدایات دی گئیں ہیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ نصیحت کی گئی ہے کہ ان مخالفینِ حق کی طرح طرح کی اشتعال انگیزیوں اور چیرہ دستیوں کے مقابلے میں صبر وضبط سے کام لیں' اسی میں ان کے مقاصد میں کامیابی ہے۔

<<<---------------------------- >>>·····<<<---------------------------->>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر۱-۳۱ میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ قرآن پاک کا نزول انسانی دِلوں اور دماغوں کی اُلجھنوں و مشکلات کو حل کرنے کا آسان ترین راستہ ہے۔اس لیے انسان کو چاہیے کہ اپنے ماضی سے سبق سیکھے اور مستقبل کے بارے میں ایک اچھا فیصلہ کرے۔اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں حضرت آدمؑ اور ابلیس کا قصہ بیان کیا ہے۔شیطان کی مخالفت، خدا سے اور خدا کے بندوں سے ظاہر کی گئی ہے۔نیکی و بدی، دونوں کے انجام کو پیش کیا گیا ہے۔لہٰذا ابنِ حضرت آدمؑ کو یہی دَرس دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کریں۔مخلصی و عاجزی اور عدل و انصاف کے ساتھ زندگی بسر کریں۔کیونکہ یہ زندگی ایک آزمائش ہے جس کی بنا پر ہی اُخروی زندگی کا دارومدار ہے۔

آیات نمبر ۳۲-۵۸ میں اللہ تعالیٰ نے بدی کے کاموں سے منع کیا ہے اور اچھے کاموں کو کرنے کی ترغیب دی ہے. امن وامان برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان اللہ کے احکامات کی پابندی کرتے ہوئے اور آپ ﷺ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزارے. کیونکہ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ، اہلِ ایمان سے کیے گئے وعدوں کو آخرت میں پورا فرمائیں گے. اور ان لوگوں پر اپنے انعامات تمام فرمائیں گے. جبکہ ظالموں اور نافرمانوں کے لیے سخت عذاب ہوگا.

آیات نمبر ۵۹-۹۹ میں مختلف پیغمبروںؑ اور ان کی اقوام کے قصے اور انجام بیان کیے گئے ہیں. جن کا مقصد یہ ہے، کہ انسان اپنے ماضی سے سبق حاصل کرتے ہوئے اپنے مستقبل کی فکر کرے. حضرت نوحؑ کی تبلیغ اور ان کی قوم کا انکار اور آخر کار اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوفناک طوفان کی صورت میں عذاب. اسی طرح حضرت ہودؑ اور ان کی قومؑ حضرت صالحؑ اور ان کی قومؑ حضرت لوطؑ اور ان کی بداعمال قومؑ اور حضرت شعیبؑ اور ان کی قوم کی حالت اور ان کے انجام کے بارے میں آگاہ کیا گیا.

آیات نمبر ۱۰۰-۱۵۷ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں حضرت محمد ﷺ اور اہلِ ایمان کو، حضرت موسیٰؑ کے معجزات اور فرعون کی اسلام دشمنی کا حوالہ دیتے ہوئے تسلّی دی ہے اور فرمایا ہے، کہ یہ جو حالات ومشکلات تمہارے ساتھ پیش آ رہی ہیں، آپ سے پہلے پیغمبروں اور اہلِ ایمان کے ساتھ بھی پیش آ چکی ہیں. آخر کار کامیابی اہلِ ایمان کی ہوئی تھی اور اب بھی کامیابی اہلِ ایمان کی ہی ہو گی. لہٰذا آپ لوگ بالکل گھبرائیں نہیں، صبر وتحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے اس عظیم اسلامی مشن کو خلوصِ نیت کے ساتھ جاری رکھیں.

آیات نمبر ۱۵۸-۱۷۱ میں بیان فرمایا گیا ہے کہ یہ قرآن پاک ایک ایسی سچی اور آخری آسمانی کتاب ہے کہ جو اپنے سے پہلے نازل کی گئیں کتابوں کی صداقت کی تصدیق کرتی ہے. اور اپنے اندر واضح احکامات وہدایات بھی رکھتی ہے، جن پر عمل کر کے انسان، اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی رَضا حاصل کر سکتا ہے. اس کے بعد ان ہی آیات میں حضرت موسیٰؑ کی قوم کے بارے میں بھی بیان فرمایا گیا کہ ان میں جو لوگ صالح ہیں وہ اس کتاب پر بھی ایمان لائے ہیں، اور اچھے عمل کرتے ہیں، مگر جو بُرے لوگ ہیں وہ دُنیا کے کونے کونے میں یونہی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں، ان کے نصیب میں اللہ نے ہدایت نام کی کوئی چیز ہی نہیں رکھی ہے.

آیات نمبر ۱۷۲-۲۰۶ میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی روحانیت کو مضبوط کرنے کی طرف اشارہ کیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ انسان کے دل میں پیدائشی طور پر ہی اچھائی کی صفت رکھی گئی ہے. مگر دُنیا میں پھیلی ہوئی نجاست اور بداعمالی وبداخلاقی کی وجہ سے یہ صفت ظاہر ہونے کی بجائے دَب جاتی ہے. لہٰذا اس اچھائی کی صفت کو نمایاں طور پر اُجاگر کرنے اور برقرار رکھنے کے لیے بار بار اس کی یاددہانی کرائی گئی ہے. اور اللہ تعالیٰ نے مختلف طریقوں سے قرآن پاک میں اور آپ ﷺ کی سیرت پاک میں اہلِ ایمان کو خوب غور وفکر کی دعوت دی ہے. تاکہ وہ اپنے اندر یہ انمول صفت پیدا کرنے میں مصروفِ عمل رہیں. کیونکہ یہ اخلاقی صفت ہی بندۂ خدا کو، خدا کی قربت وخوشنودی حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

Home Page   انڈکس (الاَعرَاف)   ↑ TOP ↑

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
ناشکروں کی سزا اور حشر کا بیان	۴-۵	روزِ قیامت عدل وانصاف	۸-۱۰
حضرت آدمؑ کو فرشتوں کا سجدہ	۱۱	ابلیس کا حضرت آدمؑ کو سجدہ نہ کرنا	۱۲
ابلیس کا جنت سے اخراج	۱۳	ابلیس کا انسان کو گمراہ کرنے کا عہد	۱۴-۱۷
آدمؑ کے ساتھ ابلیس کا مکروفریب	۲۰-۲۲	شیطان کے جال سے بچنے کا حکم	۲۷
نماز کے وقت زینتِ لباس کا حکم	۳۱	ہر قسم کی بے حیائی حرام ہے	۳۳
متقیوں کے لیے جنت کی بشارت	۳۵	اعراف پر ٹھہرائے ہوئے لوگوں کا بیان	۴۶
پیدائشِ عالم کا بیان	۵۴	اللہ تعالیٰ کو عاجزی سے پکارنے کا بیان	۵۵
مومن اور کافر کی مثال	۵۷-۵۸	حضرت نوحؑ اور ان کی قوم کا قصہ	۵۹-۶۴
حضرت ہودؑ اور ان کی قوم کا قصہ	۶۵-۷۲	حضرت صالحؑ اور ان کی قوم (ثمود)	۷۳-۷۹
حضرت لوطؑ اور ان کی قوم کا قصہ	۸۰-۸۴	حضرت شعیبؑ اور ان کی قوم کا قصہ	۸۵-۹۳
حضرت موسیٰؑ اور فرعون کا قصہ	۱۰۳	حضرت موسیٰؑ کے معجزات	۱۰۴-۱۴۱
سامری جادوگر اور بنی اسرائیل	۱۴۸-۱۴۹	متقیوں کی بعض صفات	۱۵۶-۱۵۷
آپ ﷺ کی دیگر انبیاءؑ پر فضیلت	۱۵۸	اصحابِ سبت کا واقعہ	۱۶۳
بنی آدمؑ سے توحید پر استقامت کا عہد	۱۷۲-۱۷۴	بلعم بن باعورا کا قصہ	۱۷۵-۱۷۷
علاماتِ کفرونفاق	۱۷۸-۱۷۹	اسماء الحُسنٰی	۱۸۰
زمین وآسمان کی پیدائش پر غور وفکر	۱۸۵	یومِ قیامت کا علم صرف اللہ ہی کو ہے	۱۸۷
اللہ کے سوا کوئی بھی علم غیب نہیں جانتا	۱۸۸	نیک کام کی تلقین اور جہلاء سے کنارہ کشی	۱۹۹-۲۰۰
تلاوت کے وقت خاموش رہنے کا حکم	۲۰۴	ذکرِ الٰہی اور اللہ ہی سے دعا مانگنے کا حکم	۲۰۵-۲۰۶

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
008	088	مدنی	الاَنفَال	مالِ غنیمت، زائد چیز	75	10

Home Page   خلاصہ   انڈکس

تعارف > اس سورت کے شروع ہی میں انفال کا لفظ آیا ہے اور مالِ غنیمت کے بارے میں اللہ نے یہ فیصلہ بھی سنا دیا ہے کہ یہ مال اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کا ہے. لہٰذا اسی مناسبت سے اس سورہ کا نام الانفال رکھا گیا ہے.

یہ سورت جنگِ بدر کے فوراً بعد ۲ھ میں مدینہ میں نازل ہوئی، اس سورہ میں جنگِ بدر جو کہ اسلام وکفر کی پہلی ہی جنگ تھی، پر مفصل تبصرہ کیا گیا ہے. اگر اس سورت کے مضمون کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ ایک ہی تقریر ہے، جو بیک وقت نازل فرمائی گئی، کیونکہ کلام میں کوئی ایسا جوڑ نظر نہیں آتا. جس کی بابت یہ کہا جا سکے کہ یہ سورہ الگ الگ دو یا تین خطبوں کا مجموعہ ہے.

جنگِ بدر وہ عظیم الشان معرکہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کی اس سورت میں مفصل تبصرہ کیا ہے' اگر غور سے مطالعہ کیا جائے تو یقیناً محسوس ہوگا کہ اس تبصرے کا انداز دُنیا کے ان تمام تبصروں سے نہایت مختلف اور بہت ہی اعلیٰ تر ہے جو دُنیوی کمانڈر' جنرل یا بادشاہ اپنی فوج کو فتح حاصل ہونے کے بعد بیان کیا کرتے ہیں.

اس سورت میں سب سے پہلے جنگِ بدر کے دوران ظاہر ہونے والی مسلمانوں کی خامیوں کی نشان دہی کی گئی ہے' جو کہ ان میں ابھی تک اخلاقی طور پر باقی تھیں. اس کے بعد اہلِ ایمان کو احساس و یقین دلایا گیا کہ اس فتح میں اللہ تعالیٰ کی مدد کا کتنا حصہ تھا' تا کہ وہ اپنی قوت پر ہی فخر نہ کرتے پھریں. بلکہ اللہ پر توکل اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا سبق حاصل کریں.

مسلمانوں کو یہ بنیادی مقصد بیان کر کے سمجھایا گیا جس کے لیے معرکہ حق و باطل برپا کرنا ہے. اور ان اخلاقی صفات کو بھی واضح کیا گیا جن سے وہ معرکہ میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں. اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں مشرکین و منافقین اور یہودی قیدیوں' جو اس معرکہ میں مسلمانوں نے قید کیے تھے' کو نہایت ہی سبق آموز انداز میں خطاب فرمایا ہے تا کہ ان کو حقیقت سے اچھی طرح آ گاہی ہو جائے.

اس کے بعد اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اس اموال کے متعلق جو جنگِ کے دوران مسلمانوں کے ہاتھ آیا تھا واضح ہدایات دیں کہ اس مال کو اللہ اور رسول ﷺ کا مال سمجھیں اور جو تقسیم اللہ اور اس کا رسول ﷺ کرے اس پر خوشی کے ساتھ رضامند رہیں.

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے قانونِ جنگ و صلح کے متعلق وہ اخلاقی ہدایات دیں' جن کی توضیح اس مرحلے میں دعوتِ اسلامی کے داخل ہو جانے اور اس کے بعد ضروری تھیں. تا کہ مسلمان اپنی صلح اور جنگِ میں جاہلیت کے طریقوں سے بچیں اور دُنیا پر ان کی برتری قائم ہو.

اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے اسلامی ریاست کے دستوری قانون کی بعض دفعات کو بیان کیا جن سے دارالاسلام کے مسلمان باشندوں کی آئینی حیثیت ان مسلمانوں سے الگ کر دی گئی' جو دارالاسلام کی حدود سے باہر رہتے ہوں.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ | خلاصہ | Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۱۹ میں اللہ تعالیٰ نے واضح کیا کہ اہلِ ایمان کو راہِ خدا میں صرف اللہ کے اسلام کو قائم کرنے کی خاطر ہی لڑنا چاہیے' نہ کہ مال و دولت کے لیے. لہٰذا جو مالِ غنیمت بھی حاصل ہوا ہے وہ اللہ اور رسول ﷺ کے رحم و کرم پر ہی ہے جیسے بھی وہ چاہیں اہلِ ایمان کو خوشی سے قبول کر لینا چاہیے. فتح اور مالِ غنیمت اللہ ہی کی طرف سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ غزوۂ بدر کے موقع پر ہوا ہے.

آیات نمبر ۲۰-۳۷ میں اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمایا کہ فقط اللہ ہی کی بندگی' نظم و ضبط قائم رکھنا' اور ہر لحہ اللہ تعالیٰ کا ہی شکر ادا کرتے رہنا، وہ اعمالِ صالح ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مومنوں کو کامیابی سے ہم کنار کرتا ہے. اور بدی یا بُرائی کے وار سے محفوظ رکھتا ہے. اللہ تعالیٰ ان آیات میں بیان فرماتے ہیں کہ اگر میرے بندے' ہمیشہ میری ہی یاد میں اور میری ہی سوچ کے تابع رہتے ہوئے عمل کرتے رہیں' تو میں ان کی چھوٹی چھوٹی کمزوریوں کو دُور فرماتا رہوں گا. اگرچہ کفار و مشرکین میرے بندوں کو میری عبادت کرنے سے روکیں بھی تو وہ اپنے ناپاک ارادوں میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے.

آیات نمبر ۳۸-۶۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر ایک آزمائش تھا' جس میں اللہ نے یہ ثابت کیا کہ نیکی و بہادری اللہ ہی کی مدد کے تحت کیسے بُرائیوں کے خلاف فتح حاصل کرتی ہے. ایمان کی پختگی' خلوصِ نیت اور بندگیٔ خدا کی وجہ سے' اہلِ ایمان اللہ کی مدد کے ساتھ کفار پر بھاری ہو جاتے ہیں. اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنے مال و جان کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے کبھی بھی گریز نہیں کریں گے' اور اللہ کی مدد ہمیشہ اپنے ساتھ پائیں گے.

آیات نمبر ۶۵-۷۵ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ مومن جذبۂ ایمان رکھتے ہوئے اور اپنے عقیدے کی پختگی کے ساتھ ہو تو اس کے لیے کوئی بھی مشکل کبھی رکاوٹ نہیں بن سکتی. لہٰذا جہاد کرنے کا مقصد صرف اور صرف اسلام کو نافذ کرنا ہونا چاہیے' نہ کہ تباہی و بربادی یا مال و دولت کی خاطر جہاد کیا جائے. بلکہ فقط اللہ اور اس کے قانون کی حکمرانی کی خاطر جہاد کیا جائے. ہر مومن کو اپنے امیر' یا کمانڈر کا تہہِ دل سے اور اللہ اور رسول ﷺ کی رضا کی خاطر جائز حکم کو ماننا چاہیے' اور ان کا احترام کرنا چاہیے. ایسے نظم و ضبط قائم رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں. اور ان مومنین کے لیے اللہ کے ہاں بڑے بڑے انعامات اور خوشخبریاں ہیں.

اس سورت میں بیان فرمائے گئے واقعاتِ غزوۂ بدر سے مندرجہ ذیل نتائج اَخذ کیے جا سکتے ہیں.

> مالِ غنیمت صرف اور صرف اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات ہی کے مطابق تقسیم کیا جائے.

> جہاد کا مقصد دُنیوی فوائد حاصل کرنا ہرگز نہیں ہونا چاہیے' بلکہ اللہ کے قانون کی حکمرانی نافذ کرنا ہونا چاہیے.

> فتح یابی اللہ ہی کی مدد سے حاصل ہو سکتی ہے' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر فتح حاصل ہونا ممکن نہیں ہے.

> جب بھی فتح حاصل ہو تو اسے اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے سمجھنا چاہیے' خوامخواہ اپنے آپ میں فخر نہیں کرنا چاہیے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں ہوتا.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ | انڈکس (الاَنفَال) | Home Page

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
مالِ غنیمت کا حکم	۱	مومن کی صفات	۲-۴
واقعہ غزوۂ بدر	۵-۱۴	میدانِ جنگ سے فرار کی سزا	۱۵-۱۶
اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت	۲۰-۲۱	کافر کا قبولِ اسلام' سابقہ گناہوں کی معافی	۳۸
جہاد میں انتظامی امور	۴۱	غزوۂ بدر	۴۲
جہاد میں ثابت قدمی اور ذکر اللہ	۴۵	فرشتوں کو قتال میں دیکھ کر ابلیس کا فرار	۴۸
دورانِ جنگِ کفار پر عذاب	۵۰-۵۱	گناہوں کے سبب نعمت اٹھائی جاتی ہے	۵۲
اللہ کے نزدیک بدترین لوگ کفار	۵۵	کفار کے مقابلہ میں ہر وقت تیار رہنا چاہیے	۶۰
مومنین کے مابین باہمی الفت	۶۳	مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب	۶۵-۶۶
مالِ غنیمت کی حلت	۶۷-۶۹	مہاجرین اور انصار آپس میں رفیق ہیں	۷۲

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
009	113	مدنی	﴿ التَّوبة ﴾	پلٹنا،لوٹنا،رجوع کرنا،(معافی)	129	16

Home Page　　خلاصہ　　انڈکس

تعارف > اس سورت کے دو نام ہیں ایک ہے التَّوبة اوردوسرا نام ہے البراءۃ اس سورت کوتوبہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں ایک جگہ اہلِ ایمان میں سے چندلوگوں کے قصوروں کی معافی کا اللہ نے اعلان کیا ہے.اور اس سورت کو براءت اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس سورت کے آغاز ہی میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے بری الذمہ ہونے کا اعلان فرمادیا ہے.اس سورت کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں لکھی گئی' کیونکہ آپ ﷺ نے خود اس سورت کے آغاز میں بسم اللہ نہیں لکھوائی تھی اس لیے صحابۂ کرام ؓ نے بھی ایسا ہی کیا.اس سورت کا زمانۂ نزول اپنی تین مختلف تقریروں کے لحاظ سے تین ہی حصوں پر مشتمل ہے.

پہلی تقریر سورہ کے آغاز سے لے کر پانچویں رکوع کے آخری حصہ تک ہے' جوکہ ذی القعدہ ۹ھ یا اس کے لگ بھگ کا ہے.
دوسری تقریر اس سورت کے چھٹے رکوع سے لے کر نویں رکوع کے آخر تک ہے جو رجب ۹ھ یا اس سے کچھ پہلے کا ہے.جبکہ آپ ﷺ غزوہ تبوک کی تیاری میں مشغول تھے اور اسی حصے میں اہلِ ایمان کو جہاد کے لیے اکسایا گیا ہے.تیسری تقریر اس سورت کے دسویں رکوع سے لے کر اختتام سورت تک ہے.اس سورت کا یہ حصہ غزوہ تبوک کی واپسی پر نازل ہوا.اس حصے میں اہلِ ایمان کو منافقین کی حرکات وسکنات پر تنبیہ کی گئی ہے اور پیچھے رہ جانے والے اہلِ ایمان کے لیے معافی کا اعلان بھی کیا گیا ہے.

اب چونکہ جزیرۂ عرب کا نظم ونسق مکمل طور پر اہلِ ایمان کے ہاتھوں میں آچکا تھا' اس لیے وہ پالیسی واضح طور پر سامنے آجانی چاہیے تھی' جو عرب کو مکمل طور پر دارالاسلام بنانے کے لیے اختیار کرنا ضروری تھی اور وہ پالیسی ذیل کے مقاصد کی حامل تھی.
جزیرہ عرب سے شرک اور مشرکانہ رسومات کو بالکل ہی ختم کردیا جائے' اس غرض سے مشرکین سے براءت اور اہلِ ایمان کے علاوہ سب کے ساتھ کیے گئے معاہدوں کا اختتام کیا جائے' اور ان کو چار مہینوں کی مدت کے اندر سوچ وبچار کرنے اور سنبھلنے کی جو رعایت دی گئی ہے اس دوران اگر کوئی اسلام قبول کرنا چاہے تو اسے معاف کردیا جائے گا.اس کے علاوہ خانہ کعبہ کی تولیت بھی اہلِ ایمان ہی کے قبضے میں رہنی چاہیے.لہٰذا آئندہ بیت اللہ کی حدود میں شرک و جاہلیت کی تمام رسومات بھی بزورِ شمشیر بند کردی جائیں.زمانۂ جاہلیت کی رسومات میں نَسی کا قاعدہ سب سے زیادہ بدنما تھا' اسی لیے قرآن پاک میں براہٗ راست اس پر ضرب لگائی گئی. اور مسلمانوں کو بتادیا گیا کہ اسی طرح بقیہ آثارِ جاہلیت کے ساتھ کیا کیا کرنا ہے.

دوسرا اہم مرحلہ بیرونِ عرب اسلام کی تبلیغ اور حکمرانی کا تھا.اسی لیے اس سورت میں مسلمانوں کو واضح طور پر ہدایات دی گئیں کہ بیرون عرب غیر مسلم خودمختارانہ فرماں روائی کو بزور شمشیر ختم کردیا جائے' تاکہ وہ اسلامی اقتدار کے تابع ہوکر رہنا قبول کرلیں. اس کے علاوہ جو اہم مسئلہ مسلمانوں کو درپیش تھا وہ تھا منافقین کا' اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں بھی مسلمانوں کو واضح ہدایات دیں کہ اب ان کے ساتھ بھی کوئی رعایت یا نرمی نہ برتی جائے' اور نہ ہی ان سے مدد حاصل کی جائے.اہلِ ایمان میں جو کچھ کمی بیشی باقی رہ گئی تھی ان کی اس کمزوری کا بھی ذکر کردیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے کلمے کو غالب کرنے کی جدو جہد اور کفر واسلام کی کشمکش ہی وہ اصل کسوٹی ہے' جس پر مومن کا دعوۂ ایمان پرکھا جائے گا.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

Home Page　　خلاصہ　　↑ TOP ↑

خلاصہ > آیات نمبر۱-۲۹ میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو حکم دیا ہے کہ اگر کفار ومشرکینِ مکہ آپ کے ساتھ کیے گئے معاہدوں کا پاس نہیں کرتے تو ان کی مذمت کریں' مگر ان کو سوچنے' سمجھنے اور سنبھلنے کے لیے چار مہینوں کی مہلت دے دو' اس دوران اگر کوئی اسلام قبول کر لے تو اسے معاف کردو' ورنہ ان کے ساتھ جنگ کرو اور ان کو قتل کرو.اگر کوئی اس دوران اسلامی تعلیمات کا خواہش مند ہو تو اسے سمجھاؤ اور اس کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آؤ.ان شروع کی آیات میں ہی اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے بری الذمہ ہونے کا اعلان کیا ہے.

آیات نمبر۳۰-۴۲ میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے دشمنوں کی مذمت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ لوگ اللہ کے نور کو اپنے مذموم ارادوں سے دَبا یا مٹا نہیں سکتے' کیونکہ یہ تو پوری دُنیا میں پھیلنے کے لیے آیا ہے اور ضرور پھیلے گا.ان آیات میں اہلِ ایمان کو اللہ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے کی ترغیب دلائی گئی' کہ خوب بہادری کے ساتھ جہاد کرو اور اپنے مال و دولت کو جائز جگہ پر خرچ کرو' صرف اللہ اور رسول ﷺ سے سب سے زیادہ محبت کرو اور اللہ ہی سے ڈرو.

آیات نمبر۴۳-۷۲ میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان سے فرمایا کہ تمہیں چاہیے کہ اپنے فرائض کو احسن طریقے سے ادا کیا جائے' اور منافقین سے کسی قسم کی بھی توقعات مت رکھیں اور نہ ہی ان سے کوئی مدد طلب کریں.اہلِ ایمان کو چاہیے کہ اپنے صدقے وخیرات راہِ خدا میں غرباء ومساکین میں تقسیم کریں نہ کہ منافقین میں' کیونکہ وہ تو اہلِ ایمان کا مذاق اڑاتے ہیں' اور ان کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں.اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کے لیے جنت کی خوشخبری دی ہے جب کہ منافقین کے لیے دردناک عذاب منتظر ہے.

آیات نمبر۷۳-۹۹ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہدایات دیں ہیں کہ اب منافقین کے ساتھ کسی قسم کی نرمی اختیار نہ کی جائے' بلکہ اب ان کے ساتھ سختی سے پیش آیا جائے' تاکہ دینی معاملے میں وہ اپنے اختتام کو پہنچیں' یا پھر وہ دل سے اسلام قبول کرلیں' یا پھر ان کو اسلام سے خارج ہی سمجھا جائے.مگر انسانی ناطے کے طور پر ان کی جائز دنیوی ضروریات کا خیال رکھیں' اور اخلاق کے ساتھ پیش آئیں' یعنی ایک مثالی کردار پیش کریں' جو کہ ان کو متاثر کرے' ہوسکتا ہے کہ وہ بھی سچے دل سے ہی اسلام قبول کرلیں.

آیات نمبر۱۰۰-۱۱۸ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اہلِ ایمان کے ساتھ ان کے نیک اعمال کی وجہ سے ان کو جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور یقین دلایا ہے کہ اللہ اپنے وعدے کے خلاف کبھی نہیں کرتا' اور اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ اہلِ ایمان سے جب کبھی سستی یا کاہلی کی وجہ سے کوئی غلطی ہو ہی جائے' تو فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور اپنے آپ کو سیدھے راستے پر لے آئے' اللہ تعالیٰ بڑے غفور ورحیم ہیں.

آیات نمبر۱۱۹-۱۲۹ میں اہلِ ایمان کو تاکید کی گئی ہے کہ اپنے قول وفعل میں سچے اور پختہ رہیں' اپنی غیر ضروری خواہشات پر قابو رکھیں' اور زندگی کے ہر معاملہ میں اللہ اور رسول ﷺ کی حکم بجا آوری کریں اور ان کی خوشنودی حاصل کرنے کی فکر میں مصروفِ عمل رہیں.کیونکہ اسی میں اہلِ ایمان کامیابی وکامرانی ہے اور اس دُنیوی زندگی کا اصل مقصد بھی یہی ہے.اس کے علاوہ ان آیات میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ دین کا علم حاصل کرو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ' کیونکہ علمِ دین ہی ایمان میں اضافہ کرتا ہے اور انسان کو راہِ راست پر چلنے کے لیے تیار کرتا ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
مشرکین سے بیزاری کا اعلان	۴-۱	مشرکین سے قتال کا حکم	۴-۱
عہد و پیماں کا حکم	۴-۱، ۷	متقیوں کے ساتھ اللہ کی محبت	۷
مساجد کی تعمیرِ نو اہلِ ایمان کا کام	۱۸-۱۷	ہجرت و جہاد کرنے والوں کے بارے میں	۲۲-۲۰
کفار سے رشتوں کی ممانعت	۲۴-۲۳	نصرت برائے مومن اور تعذیبِ کفار	۲۶-۲۵
جنگِ حنین کا بیان	۲۶-۲۵	بیت اللہ میں مشرکین کی ممانعت	۲۸
یہود و نصاریٰ سے جزیہ کی ادائیگی	۲۹	یہود و نصاریٰ کے شرک سے اللہ کی پاکی	۳۱
صرف اسلام ہی کا غلبہ اللہ کو منظور	۳۳-۳۲	بُرے علماء و گمراہ صوفی اور راہِ خدا	۳۵-۳۴
اللہ کے ہاں مہینوں کی تعداد	۳۶	جہاد کا حکم	۳۹-۳۸
رسول ﷺ کے لیے امداد	۴۰	جان و مال سے جہاد کا حکم	۴۱
جنگِ تبوک اور عذرِ منافقین	۴۵-۴۳	زکواۃ کے مصارف	۶۰
منافقین کی علامات	۶۴-۶۱	قدیم قوموں کی ہلاکت سے عبرت	۷۰
مومنوں کی صفات	۷۱	مومنوں سے جنت کا عہد	۷۲
منافقوں کی شرارت	۷۴	اللہ کا عہد توڑنے کا وبال	۹۷-۷۶
کفار کی نمازِ جنازہ پڑھنے کی ممانعت	۸۴	مومنوں اور مجاہدوں سے اللہ کا وعدہ	۸۹-۸۸
منافقین کی بابت احکام	۹۸-۹۴	صحابہ کرامؓ کے درجات	۱۰۰
زکواۃ کی ادائیگی اور استغفار	۱۰۴-۱۰۳	مسجدِ ضرار کا ذکر	۱۰۸-۱۰۷
راہِ خدا میں جان و مال کی قربانی	۱۱۱	مومنین کی صفات	۱۱۲
مشرکین کے لیے استغفار نہیں	۱۱۳	حضرت ابراھیمؑ کا والد کے لیے استغفار	۱۱۴
غزوہ تبوک کا واقعہ	۱۱۸-۱۱۷	سچائی پر قائم رہنے کی تلقین	۱۱۹
طلبِ علم فرضِ کفایہ ہے	۱۲۲	اہلِ علم کی مدد کرنا ایمان کی نشانی ہے	۱۲۲
کفار کے مقابلے میں مضبوط رہنا	۱۲۳	انسانوں میں ہی سے پیغمبرؑ اللہ کا احسان ہے	۱۲۹

<<<-------------------------- >>>·····<<<-------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
010	51	مکی	﴿ یُونس ﴾	پیغمبر، حضرت یونسؑ کا نام	109	11

Home Page — خلاصہ — انڈکس

تعارف > اس سورت کا نام بھی حسبِ دستور علامت کے طور پر ہی استعمال کیا گیا ہے۔ اس سورہ کی آیت نمبر ۹۸ میں حضرت یونسؑ کا نام اور ان کی قوم کا حوالہ اشارۃً دیا گیا ہے جس کی وجہ سے اس سورت کا یہ نام رکھا گیا ہے' جب کہ اس سورت کا موضوعِ بحث ان کا قصہ نہیں ہے۔ یہ سورہ بھی مکی ہے اور متعدد روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پوری سورت قیامِ مکہ کے آخری دور میں نازل ہوئی ہوگی۔ اس سورت کا موضوعِ بحث دعوتِ اسلام' فہمائش اور تنبیہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے شروع میں ہی واضح کر دیا ہے کہ آپ ﷺ نہ تو کوئی جادوگر ہیں اور نہ ہی کوئی عجیب چیز پیش کر رہے ہیں' کہ جس کی وجہ سے کفار و مشرکینِ مکہ پریشان ہوں۔ آپ ﷺ تو صرف اور صرف ان کو حقیقت سے آگاہ فرما رہے ہیں' کہ اس کائنات کا مالک و خالق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اس لیے ہم سب کو چاہیے کہ صرف اسی کی بندگی کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس زندگی کے بعد ہم سب کو ہی اپنے رب کے حضور پیش ہونا ہے اور اپنے اپنے اعمال کا جواب دینا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے ان اعمال کے مطابق ہی جزا یا سزا دیں گے۔ اس لیے ہمارے لیے یہی بہتر ہے کہ ہم اس زندگی کو اللہ تعالیٰ ہی کے احکامات کے مطابق گزاریں تاکہ آخرت میں بُرے نتائج سے محفوظ رہ سکیں۔

اس سورت میں توحیدِ ربوبیت اور حیاتِ اُخروی کے بارے میں دلائل دے کر واضح کیا گیا ہے تاکہ عقلمند لوگ اس دُنیوی زندگی کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ اپنی اُخروی زندگی کا خیال بھی دل میں رکھیں اور اللہ کے سامنے جواب دیتے ہوئے شرمندہ نہ ہوں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مشرکین و کفارین کے اعتراضات و شبہات کا جواب خود دیا ہے' کہ حضرت محمد ﷺ، اللہ کے سچے پیغمبر ہیں اور قرآن پاک بھی اللہ ہی کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہہ رہے' بلکہ جو کچھ بھی بیان فرما رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے بیان فرما رہے ہیں۔

لہٰذا ان کی بات کو غور سے سنو! اور خلوصِ نیت کے ساتھ اس پر عمل کرو! کیونکہ اس میں تمہاری اپنی ہی بھلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں عقیدۂ آخرت کے بارے میں دلائل دے کر واضح کیا ہے' کہ قیامت ضرور آئے گی اور سب کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور اپنے اپنے اعمال کے مطابق سب کو جزا و سزا بھی ضرور ہی دی جائے گی۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اُخروی زندگی میں جو کچھ ہونے والا ہے اس بارے میں اختصار کے ساتھ بیان فرما دیا ہے تاکہ لوگ اس کے لیے ابھی خوب تیاری کر لیں' کیونکہ اس روز کا پچھتاوا کسی کام نہ آسکے گا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا کہ یہ دُنیوی زندگی تو تمہارا ایک امتحان ہے' اور اس امتحان کا مقررہ وقت بھی اس آخری لمحے تک ہے جب تک تمہارا سانس جاری ہے' تمہارے آخری سانس کے ساتھ ہی تمہارے اس امتحان کا مقررہ وقت بھی ختم ہو جائے گا اور تم سے تمہارے اعمال کے پرچے چھین لیے جائیں گے۔ لہٰذا اس نبی ﷺ کا آنا اور قرآن پاک کا نازل ہونا' تم لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایات کا ایک ذریعہ ہے' اب تم لوگوں کی اپنی ہی مرضی ہے کہ ان ہدایات کو جھٹلاؤ یا ان ہدایات پر عمل کرو' کیونکہ تم لوگ جیسا عمل ابھی کرو گے ویسا ہی اجر، آخرت میں ضرور پاؤ گے۔ لیکن خوب جان رکھو! کہ یہ موقع ایک ہی بار ملا ہے' دوبارہ نہیں ملے گا۔

اس سورت کے آخر میں حضرت نوحؑ اور حضرت موسیٰؑ کے قصے بیان کر کے ان لوگوں کو ان کی منافقانہ چال اور ہٹ دھرمی کے انجام سے ڈرایا و دھمکایا گیا ہے تاکہ سیدھی راہ اختیار کریں' ورنہ ان کا پچھتاوا ان کے کچھ کام نہ آئے گا۔ ان دو قصوں میں حضرت موسیٰؑ کا قصہ ذرا تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ آپؑ کے ساتھیوں کو جس کمزوری اور بے بسی کے عالم میں اہلِ مکہ دیکھ رہے تھے' اللہ تعالیٰ نے ان کو بتایا کہ یہ صورت حال ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔

تم لوگوں کو، یعنی اہلِ کفار و مشرکین کو ہم نے سوچنے اور سنبھلنے کی مہلت دی ہے' اس سے فائدہ اٹھاؤ' اور اپنے آپ کو عذاب سے بچا لو ورنہ فرعون اور اس کی قوم کی طرف توجہ کرو کہ ان کا ہم نے کیا حال کیا تھا. فرعون نے بھی آخری وقت پر توبہ کی تھی اور ایمان لانا چاہتا تھا' مگر اس وقت توبہ کی قبولیت اور ایمان لانے کا وقت اس سے گزر چکا تھا' اور اس پر اللہ کے عذاب کا وقت آ گیا تھا' کیونکہ اس کو دی گئی مہلت ہی ختم ہو چکی تھی' اس لیے اسے اللہ تعالیٰ سے معافی نہ مل سکی.

حضرت موسیٰؑ کا ذکر کرتے ہوئے' کفارین و مشرکین کو ان کے بُرے اعمال کے انجام سے ڈرانے کے ساتھ ساتھ اہلِ ایمان کو بھی یہ احساس دلایا جا رہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تم کو اس بے بسی و کمزوری کے عالم سے نکال دے گا' اور تم کو حکمران بنا دے گا' تو تم بھی وہ روش اختیار نہ کرنا' جو بنی اسرائیل نے مصر سے نجات پا کر کی تھی.

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ یہ عقیدہ و مسلک' جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن نازل کیا ہے اور اپنے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو ہدایت دی ہے' اس میں کچھ شک نہیں' یہ حقیقت ہے اور سچ ہے اور یہی دین حق ہے. اس میں کچھ ترمیم نہیں کی جا سکتی. لہٰذا اسی پر چلنا' اسی پر چلنے میں ہی تمہاری بھلائی ہے' اس سے ہٹ کر چلو گے تو تم اپنا ہی نقصان کرو گے اور اپنے بدترین انجام کے خود ہی ذمہ دار ہو گے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۲۰ میں اللہ تعالیٰ نے واضح کیا ہے کہ انسان کو جب اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے تو ایک حیران کن طریقہ سے ہدایت فراہم کرتا ہے بشرطیکہ انسان ہدایت حاصل کرنے کا طالب ہو اور اللہ پر پختہ یقین اور بھروسہ کرتا ہو. انسانیت کی ابتداء ایک ہی انسان سے ہوئی ہے اس لیے دینِ اسلام بھی ایک ہی ہے.

آیات نمبر ۲۱-۷۰ ان آیات میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ انسان اپنی زندگی میں جو اچھائی بھی کرتا ہے' یا جو خوبصورتی رکھتا ہے' یا دیکھتا ہے وہ تمام کی تمام اللہ ہی کی طرف سے ہے. اس کے باوجود انسان کم عقل ہے کہ حقیقت کو پہچان نہیں سکتا. وہ دُنیوی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھا ہے. جبکہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے اُخروی زندگی کی بہتری کے لئے بھی سوچتا ہے اور انسان کو ہدایت فراہم کرتا ہے. لہٰذا اللہ تعالیٰ انسان کو بتاتا ہے کہ میں اپنے پیغمبروں اور آسمانی کتابوں کے ذریعے' اپنی مخلوقات سے ہم کلام ہوتا ہوں. لوگوں کو چاہیے کہ مجھے پہچاننے کی کوشش کریں اور میری سوچ کے مطابق اپنی زندگی گزاریں تا کہ دُنیوی و اُخروی دونوں زندگیوں میں انسان پُر سکون رہے.

آیات نمبر ۷۱-۹۲ ان آیات میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ وہ صرف اللہ ہی ہے جو انصاف اور رحمدلی کے ساتھ کائنات کے اس نظام کو چلا رہا ہے. اگر انسان سے غلطی ہو جائے تو فوراً اللہ ہی کی طرف رجوع کرنی چاہیے' مگر اللہ تعالیٰ کی گرفت سے پہلے پہلے. یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ بات بھی واضح کر دی ہے کہ آسمانی کتابیں یا پیغمبر جو کچھ بھی کہہ رہے ہوتے ہیں' دراصل وہ اللہ تعالیٰ ہی فرما رہا ہوتا ہے. جیسے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوئے حضرت نوحؑ کی قوم سے' یعنی اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو اپنا پیغام پہنچایا حضرت نوحؑ کے ذریعے. اور جیسے فرمایا کہ فرعون سے ہمکلام ہوئے حضرت موسیٰؑ کے ذریعے سے' مگر فرعون نے ایمان لانا چاہا، مگر بہت دیر کے بعد' جبکہ اسے دی گئی مہلت ہی ختم ہو چکی تھی' کیونکہ وہ بہت ہی غرور و تکبر کرنے والا تھا' اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کی قوم کو غرق کر دیا.

آیات نمبر ۹۳-۱۰۹ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اہلِ کفار و مشرکین کو چاہیے کہ دعوتِ حق کو قبول کر لیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے منصوبے کے مطابق (جو قرآن و حدیث سے واضح ہوتا ہے) جو زندگی گزاری جائے تو وہ زندگی مخلوقِ خدا کے لیے بہت ہی بہتر ہے. جو لوگ اللہ کے منصوبے کے مطابق زندگی نہیں گزارتے' اللہ تعالیٰ ان کو معاف نہیں کرتا. جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں واضح طور پر ان گذشتہ قوموں کے اعمال اور انجام بتائے ہیں' جنہوں نے اللہ اور اللہ کے پیغمبروں کو جھٹلایا. ان سب کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا اور بعد میں آنے والی نسلوں کے لیے نشانِ عبرت بنا دیا. اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یونسؑ اور ان کی قوم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت یونسؑ کی قوم نے عذابِ خدا کو آتے دیکھ کر توبہ کر لی اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی' تو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمدلی اور کرم نوازی کے تحت اس قوم کو معاف کر دیا اور انہیں تحفظ دیا اور ان سے اپنے عذاب کو روک لیا.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
کفارِ عرب کا تعصب	۱-۲	مشرکین کا یقین	۴
سورج اور چاند کا بیان	۵	اہلِ جنت کے دعائیہ کلمات	۱۰
قدیم امتوں کی ہلاکت سے عبرت	۱۳-۱۴	شرک کی بُرائی کا بیان	۱۸-۱۹
انسان کی ناشکری کا ذکر	۲۱	دُنیا کی زندگی کی مثال	۲۴
احسان کا بدلہ احسان	۲۶	حشر کا بیان	۲۸-۳۰
قدرت کا نظارہ	۳۱-۳۲	قرآن کریم کا سب سے بڑا اعجاز	۳۷-۳۹
آپ ﷺ کی صداقت کا بیان	۴۱-۴۳	پکے مومن کی صفات	۶۲-۶۴
خدا کی اولاد کے قائلوں کی تردید	۶۸-۶۹	حضرت نوحؑ اور ان کی قوم کا بیان	۷۱-۷۳
حضرت موسیٰؑ اور فرعون کا قصہ	۷۵-۹۲	حضرت موسیٰؑ اور جادوگروں کا مقابلہ	۷۹-۸۲
قوم فرعون کے لیے بددعا	۸۸	فرعون اور اس کے لشکر کی غرقابی	۹۰-۹۲
مسیحت کا بگاڑ اور زوال	۹۳	حضرت یونسؑ اور ان کی قوم کا ذکر	۹۸
قدرت کی نشانیوں میں غور و فکر	۱۰۱		

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
011	52	مکی	﴿ هُود ﴾	پیغمبر، حضرت ھودؑ کا نام	123	10

تعارف > اس سورت کا نام بھی علامت کے طور پر اس کی آیت نمبر ۵۰ میں حضرت ھودؑ کے نام کے آنے کی ہی مناسبت سے ہے. یہ سورہ قیامِ مکہ کے اسی دور میں نازل ہوئی ہے جس میں سورت یونسؑ نازل ہوئی ہے. اس سورت کے موضوعِ تقریر پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سورت میں سورہ یونسؑ کی نسبت تنبیہ کا انداز زیادہ سخت ہے.

ایک حدیث مبارک میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ آپ ﷺ بوڑھے ہوتے جا رہے ہیں' اس کی کیا وجہ ہے؟ تو جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو سورہ ھودؔ اور اس کی ہم مضمون سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے. لہٰذا اس سورت کو پڑھتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالٰی کی طرف سے کفارِ قریش کو یہ آخری تنبیہ کی جا رہی ہے اور اس کے فوراً بعد کوئی عذاب نازل ہونے والا ہے. جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ اس سورت کا موضوعِ تقریر وہی ہے جو سورہ یونسؑ کا تھا' مگر اس میں سورہ یونسؑ کی نسبت دعوت تو مختصر ہے' یعنی اللہ نے اہل مکہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس پیغمبر کی بات مانو' اور شرک نہ کرو' صرف اللہ ہی کی بندگی کرو اور اپنی دُنیوی زندگی کا سارا نظام آخرت کی جواب دہی کے احساس پر قائم کرو.

اللہ تعالٰی نے فہمائش میں استدلال کم اور وعظ و نصیحت زیادہ' یعنی دُنیوی زندگی کے ظاہری پہلو پر بھروسہ کر کے جن جن قوموں نے اللہ کے رسولوں کی دعوت کو ٹھکرایا ہے ان کے بُرے انجام سے خبردار رہو' اور خود کو ان کی طرح کے اعمال اور انجام سے بچاؤ. مگر اس سورت میں سورہ یونسؑ کی نسبت تنبیہ مفصل اور پُرزُور ہے. یعنی اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ عذاب آنے میں جو تاخیر ہو رہی ہے' وہ دراصل اللہ ہی کی طرف سے کفار کے لیے ایک مہلت ہے' جس کے دوران اگر یہ نہ سنبھلے' تو اللہ کی طرف سے عذاب آئے گا' اہلِ ایمان کے علاوہ ان سب کو تباہ و برباد کر دے گا.

اللہ تعالٰی نے اس مضمون کو واضح کرنے کے لیے براہِ راست خطاب کی نسبت، قومِ نوحؑ" قومِ ثمودؑ" قومِ لوطؑ" اصحابِ مدین اور قومِ فرعون کے قصوں کو بیان کیا. ان قصوں میں جو بات نمایاں کی گئی' وہ یہ ہے کہ اللہ تعالٰی جب کوئی بھی فیصلہ چکانے پر آتا ہے تو پھر بالکل بے لاگ طریقے سے چکاتا ہے. اللہ تعالٰی اس میں ذرا برابر بھی کوئی رعایت نہیں کرتا اور اللہ کی رحمت صرف اسی کے حصہ میں آتی ہے' جو راہِ راست پر آ گیا ہو. ورنہ اللہ تعالٰی کے غضب سے کوئی رشتہ یا نسبت بھی نہیں بچا سکتی. اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رشتہ داریوں کا ذرا برابر بھی لحاظ کرجانا اسلام کی رُوح کے خلاف ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ Home Page

خلاصہ

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۲۴ میں اللہ تعالٰی نے انسان کو دعوت دی ہے کہ وہ اپنے اِردگرد پھیلی ہوئی بے شمار قدرت کی نشانیوں میں غور و فکر کرے تو یہ واضح ہو جائے گا کہ اس کائنات کے پورے نظام کو چلانا صرف اور صرف اللہ ہی کا کام ہو سکتا ہے. اس لیے اپنی کم عقلی اور اللہ کی ناشکری کی وجہ سے انسان اپنی تخلیق کے مقصد کو بھول کر دُنیوی چمک دَمک کے پیچھے پڑ گیا ہے. جس کی وجہ سے قیامت کے روز اللہ تعالٰی کی گرفت سے ہرگز نہ بچ سکے گا. اگر انسان عقل سے کام لے تو اسے چاہیے کہ خلوصِ نیت کے ساتھ اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتے ہوئے اللہ کی بندگی اختیار کر کے اور اُسی کی ہدایات و احکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنی یہ زندگی گزارے.

آیات نمبر ۲۵-۴۹ میں حضرت نوحؑ اور ان کی قوم کا قصہ ذرا تفصیل سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے اپنی قوم کو دعوتِ اسلام دی' مگر ان کی قوم نے اس دعوت کو قبول کرنے سے نہ صرف انکار ہی کیا' بلکہ ان کا مذاق بھی اُڑایا' اور ان کو طرح طرح کی تکالیف بھی دیں. آخرکار اللہ نے اس جاہل قوم کو تباہ و برباد کر دیا اور حضرت نوحؑ اور ان کے اہلِ ایمان ساتھیوں کو کشتی میں محفوظ رکھا. یاد رہے کہ یہ بد بخت قوم کو اللہ تعالٰی نے پانی کے بہت بڑے طوفان میں غرق کر دیا. جس طوفان میں حضرت نوحؑ کا اپنا بیٹا بھی ان کی آنکھوں کے سامنے غرق ہوا' مگر اُسے بچانے کی اللہ تعالٰی نے اجازت نہ دی.

آیات نمبر ۵۰-۶۸ میں حضرت ھودؑ اور ان کی قوم عاد کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ھود نے اپنی قوم کو بت پرستی سے منع کیا' مگر وہ بت پرستی سے باز نہ آئے تو اللہ تعالٰی نے ان کو بھی اپنے عذاب میں مبتلا کر کے ختم کر دیا. اسی طرح حضرت صالحؑ نے بھی اپنی قومِ ثمود کو اللہ تعالٰی کی طرف سے کیے گئے انعامات کو جھٹلانے سے منع کیا' مگر انہوں نے بھی ایک نہ مانی تو آخرکار اللہ تعالٰی کی طرف سے دی گئی مہلت پوری ہو گئی اور اللہ کے عذاب نے اس قوم کو بھی صفحۂ ہستی سے مٹا دیا.

آیات نمبر ۶۹-۹۵ میں حضرت لوطؑ کی قوم کی طرف بھیجے گئے دو فرشتوں کا حضرت ابراھیمؑ کے گھر پر رُکنا اور ان کو بیٹے کی خوشخبری دینا اور واضح کرنا کہ وہ بھی پیغمبر ہی ہوں گے. اس کے بعد حضرت ابراھیمؑ نے فرشتوں سے حضرت لوطؑ کی قوم کو عذاب دینے میں کچھ دیر مہلت کی بات کی تو اللہ نے انہیں منع کر دیا' کیونکہ اب وہ قوم اس قابل نہیں رہی تھی کہ انہیں ابھی زندہ رہنے کی اور مہلت دی جائے. اس کے بعد وہ دونوں فرشتے حضرت لوطؑ کے گھر تشریف لے گئے اور ان کو بتایا کہ ہمیں اللہ تعالٰی نے ان لوگوں کو عذاب دینے کے لیے بھیجا ہے' لہٰذا آپ اہلِ ایمان کو ساتھ لے کر شہر سے چلے جائیں. لیکن اپنے بیوی کو ساتھ نہ لے جایئے. کیونکہ اللہ تعالٰی نے ان کو بھی ہلاک ہونے والوں میں ہی شمار کیا ہے. اس طرح اس قوم پر اللہ تعالٰی کا عذاب پتھروں کی بارش کی صورت میں نازل ہوا' اور وہ سب کے سب ہلاک کر دیئے گئے. اس کے علاوہ ان آیات میں حضرت شعیبؑ اور ان کی قوم کی ہلاکت کا ذکر کیا گیا' اور واضح کیا گیا کہ ان کی قوم اپنے کاروبار میں ناپ تول میں بددیانتی کرنے میں حد سے گزر گئی تھی جس کی وجہ سے اللہ تعالٰی نے اس قوم کو بھی صفحۂ ہستی سے مٹا دیا.

آیات نمبر ۹۶-۱۲۳ میں اللہ تعالٰی نے حضرت موسیٰؑ اور فرعون کا قصہ بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ فرعون ایک متکبر شخص تھا' جس نے حضرت موسیٰؑ کی دعوتِ اسلام کو ماننے سے انکار کیا. جس کی وجہ سے اس کو اللہ تعالٰی نے اُسے، اُس کے ساتھیوں سمیت ہی غرق کر دیا. اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالٰی کسی کو اس وقت تک تباہ نہیں کرتا جب تک کہ وہ اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے خود ہی تباہی کا مستحق نہ ہو جائے. اس سورت کے آخر میں اللہ تعالٰی نے انسان کو تلقین کی کہ یہ دُنیوی زندگی تو ایک امتحان ہے. اس لیے یہ دی گئی مہلت کو ضائع نہ کریں. بلکہ اُخروی زندگی کی بہتری کے لیے اچھے اچھے کام کریں' میری طرف سے دی گئیں ہدایات و احکامات پر عمل کرتے رہیں' اور اس کے ساتھ ساتھ میری رحمت پر اعتماد و بھروسہ رکھیں اور میری ہی تعریف کریں. اگر تم لوگ ایسا کرو گے تو میں تم لوگوں کو مایوس نہیں ہونے دوں گا' تم کو بہت سے انعامات سے نوازوں گا. بس تم میری ہی بندگی کرنے میں مصروف رہو.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ Home Page

انڈکس (ھُود)

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
توبہ کرنے کی ترغیب	۳	تمام کائنات کا رازق اللہ ہی ہے	۶
عالم کی پیدائش	۷	حضرت نوحؑ کی اپنی قوم کو نصیحت	۲۶
پیغمبر اور علمِ غیب	۳۱	حضرت نوحؑ اور کشتی کی تیاری	۳۷
طوفانِ نوحؑ	۴۰-۴۴	جاندار مخلوق کا ایک ایک جوڑا کشتی میں	۴۰
اللہ کے نام سے کشتی کی روانگی	۴۱	حضرت نوحؑ کا اپنے بیٹے سے خطاب	۴۲-۴۳
کشتی کا خشکی پر قیام	۴۴	حضرت نوحؑ کی اللہ سے دعا	۴۵-۴۷

اللہ کا حکم کہ نوحؑ سلامتی سے اترو	۴۸	صبر کا حکم اور نجات کا وعدہ	۵۰
قوم کو توبہ و استغفار کا حکم	۵۲	حضرت صالحؑ کی اپنی قوم کو نصیحت	۶۱
اونٹنی کا واقعہ	۶۴	حضرت ابراھیم سے فرشتوں کی مہمانی	۶۹-۷۰
حضرت ابراھیمؑ اور فرشتوں کی بات	۷۴-۷۶	قومِ حضرت لوطؑ کی سیاہ کاریاں	۷۷-۸۰
حضرت شعیبؑ اور ان کی قوم	۸۴-۸۷	ظالموں کا انجام اور نیکو کاروں کی جزا	۱۰۲-۱۰۸
ظالموں سے عدمِ تعاون	۱۱۲-۱۱۳	نیکیاں، بُرائیوں کو دور کر دیتی ہیں	۱۱۴-۱۱۵
رسولوں کے احوال اور دلوں کی تسکین	۱۲۰		

<<<------------------------------ >>>.....<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
012	53	مکی	﴿ یُوسُف ﴾	پیغمبر، حضرت یوسفؑ کا نام	111	12

Home Page خلاصہ انڈکس

تعارف > اس سورت کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس سورت میں حضرت یوسفؑ کا قصہ بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ سورت بھی قیامِ مکہ کے آخری دور میں اس وقت نازل ہوئی جب کفارِ مکہ نے آپ ﷺ کا امتحان لینے کی غرض سے یہ سوال کیا کہ بنی اسرائیل کے مصر جانے کا سبب کیا بنا تھا؟

چونکہ اس سے پہلے اہلِ عرب اس قصے سے ناواقف تھے اور آپ ﷺ کی زبانِ مبارک سے بھی اس سے پہلے کبھی بھی اس قصے کے بارے میں نہ سنا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے صرف یہی نہیں کیا کہ فوراً یہ قصہ آپ ﷺ کی زبانِ مبارک پر جاری کر دیا' بلکہ اس پورے قصے کو قریش کے اس معاملے پر چسپاں بھی کر دیا۔ جو وہ برادرانِ حضرت یوسفؑ کی طرح حضور ﷺ کے ساتھ کر رہے تھے۔ اس قصے کے بیان کرنے کے دو اہم مقاصد ذیل میں تحریر کیے جاتے ہیں۔

اس قصے کو بیان کرنے کا پہلا مقصد تو یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی نبوت کا ثبوت، وہ بھی مخالفین کا اپنے منہ مانگا ثبوت بہم پہنچایا جائے' اور ان پر یہ ثابت ہو جائے کہ آپ ﷺ سنی سنائی باتیں نہیں کرتے۔ حقیقت میں وحی کے ذریعے ہی آپ کو علم حاصل ہوا ہے اور ہوتا ہے۔ اس مقصد کا ذکر اس سورت کی آیت نمبر ۳ اور ۷ میں اور آیت نمبر ۱۰۲ اور ۱۰۳ میں بھی کیا گیا ہے۔

اس قصے کو بیان کرنے کا دوسرا مقصد یہ تھا کہ اس وقت آپ ﷺ اور سردارانِ قریش کے درمیان جو معاملہ چل رہا تھا' اس کو حضرت یوسفؑ اور برادرانِ حضرت یوسفؑ کے قصے پر چسپاں کرتے ہوئے اہلِ قریش کو بتایا جائے کہ آج تم لوگ اپنے بھائی کے ساتھ بھی وہی کچھ کر رہے ہو' جو کچھ حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے حضرت یوسفؑ کے ساتھ کیا تھا۔ لیکن خوب یاد رکھو! کہ اس کا انجام بھی وہی ہو گا' جو اس قصے کا ہوا تھا۔ یعنی جس طرح حضرت یوسفؑ کے بھائی' اللہ تعالیٰ کی مشیت سے لڑنے میں کامیاب نہ ہوئے تھے' بلکہ نہایت شرمندہ ہوئے تھے' اسی طرح تم لوگوں کو بھی کامیابی ہرگز نہیں حاصل ہو گی' بلکہ نہایت شرمندہ اور ذلیل و خوار ہو گے۔

اوپر بیان کیے گئے دو مقاصد تو اس سورت میں مقصدی حیثیت رکھتے ہیں' مگر اس قصے کو بھی قرآن مجید محض قصہ گوئی یا تاریخ نگاری کے طور پر بیان نہیں کرتا' بلکہ اپنے قاعدے کے مطابق وہ اس کو بھی اپنی اصل دعوتِ تبلیغ کے طور پر ہی بیان کرتا ہے اور واضح کرتا ہے کہ آج حضرت محمد ﷺ جو دعوت دے رہے ہیں' یہ وہی دعوتِ حق ہے جو حضرت ابراھیمؑ' حضرت اسحاقؑ' حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ دیتے رہے تھے۔

اس قصے میں دو طرح کے کردار پیش کیے گئے ہیں' اور ان لوگوں کے لیے غور و فکر کا موقع بھی فراہم کیا گیا ہے کہ وہ اس میں غور و فکر کریں۔ اس سورت میں ایک طرف تو حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ کا کردار اور دوسری جانب برادرانِ یوسفؑ' قافلہ تجار' عزیزِ مصر' اس کی بیوی (زلیخاں)' بیگماتِ مصر اور حکام مصر کے کردار۔ واضح کیا جاتا ہے کہ ان دونوں نمونوں کے کرداروں میں' ایک نمونے کے کردار تو وہ لوگ ہیں جو اسلام یعنی خدا کی بندگی اور عقیدۂ آخرت کی پختگی سے پیدا ہوتا ہے اور دوسرے نمونے کے کردار وہ ہیں جو کفر و جاہلیت' دُنیا پرستی اور اللہ و آخرت کی بے نیازی سے پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا اب ہر انسان کو چاہیے کہ خود اپنے ضمیر سے سوال کرے' کہ مندرجہ بالا بیان کیے گئے کرداروں میں کونسا کردار اعلیٰ ہے؟ اور اسے خود کونسا کردار ادا کرنا چاہیے؟ اور وہ کونسا کردار ادا کر رہا ہے؟

اس قصے میں ایک اور حقیقت کو بھی واضح کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں وہ ضرور ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت یوسفؑ کے بھائی آپؑ کو کنواں میں پھینک رہے تھے اور یہ سمجھ رہے تھے کہ ہم نے اپنے راستے کے کانٹے اپنے راستے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہٹا دیئے ہیں۔ مگر حقیقت میں وہ اللہ کی مشیت کے مطابق' حضرت یوسفؑ کو بامِ عروج کی پہلی سیڑھی پر کھڑا کر رہے تھے۔ جس پر اللہ تعالیٰ حضرت یوسفؑ کو پہنچانا چاہتے تھے۔

اس کے بعد عزیزِ مصر کی بیوی (زلیخاں)' حضرت یوسفؑ کو جیل بھجوا کر اپنے خیال میں تو اس سے انتقام لے رہی تھی' مگر حقیقت میں اس نے حضرت یوسفؑ کو تخت پر پہنچانے کا راستہ ہموار کیا۔ اور پھر بعد میں اعلیٰ الاعلان اپنی خیانت کا اعتراف کرتے ہوئے نہایت شرمندگی اٹھانی پڑی۔ جو اس حقیقت کی گواہی دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو اعلیٰ مرتبے پر پہنچانا چاہتا ہے' تو یہ ساری دُنیا مل کر بھی اس کو گرا نہیں سکتی۔

اس قصے سے اور اس میں بیان کی گئی مثالوں سے جو سبق حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کو اپنے مقاصد اور تدابیر دونوں میں ہی اپنی حدود (جو قانونِ الٰہی میں اس کے لیے مقرر کر دی گئی ہیں) سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ کامیابی اور ناکامی تو صرف اور صرف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

دوسرا سبق توکل علی اللہ اور تفویض الی اللہ کا ملتا ہے' یعنی اللہ ہی پر توکل کرتے ہوئے اپنے صحیح مقاصد کے حصول کے لیے مخالف قوتوں کا خوف دل میں نہ لاتے ہوئے' اپنے فرائض کو احسن طریقے سے ادا کرتے جائیں اور نتائج اللہ پر چھوڑتے ہوئے آپ اپنے آپ کو بالکل مطمئن رکھیں۔

سب سے اہم سبق جو اس قصے سے حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ، مردِ مومن اگر حقیقی اسلامی سیرت رکھتا ہو اور حکمت سے بھی بہرہ یاب ہو تو وہ محض اپنے اخلاق کے زور سے اکیلا ہی پورے ملک کو فتح کر سکتا ہے۔

<<<------------------------------ >>>.....<<<------------------------------>>>

Home Page | خلاصہ | ↑ TOP ↑

خلاصہ > اس سورہ میں حضرت یوسفؑ کا قصہ تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے انسانی زندگی کے مختلف کرداروں کو واضح طور پر مختلف نمونہ ہائے زندگی کے طور پر پیش کیا گیا ہے. اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے انجام کو بھی پیش کیا گیا ہے' اور اس بات کو ثابت کیا گیا ہے کہ آخر کار کامیابی اللہ تعالٰی کی مدد سے اچھے لوگوں کو ہی نصیب ہوتی ہے.

صبر و تحمل اور اللہ پر بھروسہ ہی انسان کو کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے. بدی کو آخر کار ندامت و ناکامی کا ہی منہ دیکھنا پڑتا ہے. اس سورت میں اللہ تعالٰی نے محبت' منافقت' نفرت' خواہشاتِ نفس و مکر و فریب، اختیارات کا غلط استعمال اور پھر اپنی اپنی خطاؤں کے احساسات کا ایک انوکھا نمونہ پیش کیا ہے، جو بے مثال ہے.

پھر یہی نہیں' بلکہ حضرت یوسفؑ کے پورے قصے کو اللہ تعالٰی نے حضرت محمدؐ کی کہانی کے ساتھ ملا کر اصل حقیقت کو ظاہر کرتے ہوئے اہل قریش کو تنبیہ کی ہے کہ بُرے اعمال کے بُرے انجام سے خبردار رہو' ورنہ بعد میں شرمندگی و ندامت تمہارا ہی مقدر ہو گی.

آیات نمبر۱-۲۰ کے دوران اللہ تعالٰی نے ظاہر کیا ہے کہ فقط حسد اور نفرت نے حضرت یوسفؑ کو ان کے بھائیوں کے ہاتھوں کنواں میں پھینکوایا' اور پھر چند معمولی سکوں کے عوض قافلے والوں کے ہاتھوں فروخت کروایا. اللہ تعالٰی نے زندگی اور عقل کو مثالوں سے واضح کیا ہے اور ظاہر کیا ہے کہ قرآن پاک میں بیان کی گئیں نشانیوں اور قصوں میں بہترین کہانی یوسفؑ کی کہانی ہے' اور بیان کیا کہ قافلے والے حضرت یوسفؑ کو اس زمانے کے معزز ترین انسان عزیز مصر کے ہاں لے گئے.

آیات نمبر۲۱-۴۲ میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت یوسفؑ کو مصر کے عزیز نے خرید لیا اور ان کو اپنے ہی گھر میں رکھ لیا اور اپنی بیوی کو تاکید کی کہ اس کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنا. ہوسکتا ہے کہ ان کو ہم اپنا بیٹا بنالیں. مگر عزیز مصر کی بیوی (زلیخاں) اسے دُنیوی محبت کے چکر میں اپنی طرف پھنسانے لگی' تو حضرت یوسفؑ، خدا کا خوف کھاتے ہوئے اس کے مکر و فریب سے اپنے آپ کو بچانے لگے. اس کشمکش میں حضرت یوسفؑ کو جیل جانا پڑا. وہاں بھی اللہ تعالٰی نے ان کو عاقل و عادل اور اعلٰی ثابت کیا. آخر کار اللہ کی رَضا سے یوسفؑ کو عزیز مصر کے خواب کی تعبیر بتانے کے سلسلے میں جیل سے رہائی اور مصر کی شہنشائی حاصل ہوئی.

آیات نمبر۴۳-۶۸ ان آیات میں اللہ تعالٰی نے بیان فرمایا ہے کہ عزیز مصر نے خواب دیکھا اور اس کی تعبیر کے لیے حضرت یوسفؑ سے پوچھا تو آپؑ نے تعبیر ٹھیک ٹھیک بتادی. اور ساتھ ہی آپؑ نے عزیز مصر سے اپنے اوپر لگائے گئے الزام سے بھی سرکاری طور پر صفائی لے لی. جس میں زلیخاں نے خود اپنی زبان سے بادشاہ کے سامنے حضرت یوسفؑ کی صفائی و سچائی کا بیان دیا اور اپنی غلطی اور فریب کا اقرار کیا. اس پر عزیز مصر نے مصر کے خزانے حضرت یوسفؑ کے حوالے کردیئے. اس طرح قحط کے بعد جب غلے کی ضرورت محسوس ہوئی تو کنعان سے برادرانِ یوسفؑ، غلہ حاصل کرنے کے لیے آئے. ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا اور تاکید کی کہ دوبارہ اپنے چھوٹے بھائی بن یمین کو بھی ساتھ لیتے آنا. بردران یوسفؑ کو اس وقت تک معلوم نہیں تھا کہ آپ ہی حضرت یوسفؑ ان کے بھائی ہیں. مگر یوسفؑ ان کے بارے میں جان گئے تھے.

آیات نمبر۶۹-۹۳ کے دوران میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت یوسفؑ نے اپنے چھوٹے بھائی بن یمین کو ایک چال کر کے اپنے پاس رکھا اور اپنے بھائیوں سے کہا کہ واپس جاؤ. تب وہ اپنے والد حضرت یعقوبؑ کے پاس آئے اور سارا واقعہ عرض کیا. مگر حضرت یعقوبؑ نے ان کو دوبارہ مصر بھیجا کہ جاؤ ان کو تلاش کرو. پھر وہ گئے تو حضرت یوسفؑ سے اپنے گھر کا سارا حال بیان کیا اور اپنے والد حضرت یعقوبؑ کے بارے میں بتایا. اس پر یوسفؑ نے اپنے بارے میں بتادیا کہ میں ہی آپ کا بھائی' یوسفؑ ہوں. اللہ نے مجھے عزت دی اور اس مقام پر پہنچادیا. حضرت یوسفؑ کے بھائی اپنی پرانی حرکات پر بڑے نادم ہوئے اور حضرت یوسفؑ سے معافی مانگی حضرت یوسفؑ نے ان کو معاف کردیا اور اپنی قمیض ان کو دی کہ لے جاؤ یہ قمیض والد محترم کے منہ پر ڈال دینا' انشاء اللہ ان کی بینائی ٹھیک ہو جائے گی' اور پھر تمام اہل خانہ کو مصر میں میرے پاس لے آؤ.

آیات نمبر۹۴-۱۱۱ ان آیات میں اللہ تعالٰی نے بیان کیا کہ اب بنی اسرائیل مصر میں آجاتے ہیں پھر ان کا پورا خاندان مصر میں اکٹھا ہو گیا اور اچھی زندگی بسر کرنے لگا اور انہوں نے اللہ تعالٰی کا شکر ادا کیا. اللہ تعالٰی نے واضح کردیا کہ اسی طرح کی کہانی حضرت محمدؐ کی بھی ہو رہی ہے. لہٰذا اہل قریش تم آگاہ رہو کہ انجام تمہارا بھی بُرا ہی ہوگا. اپنی حماقتوں پر ایک روز تم کو بھی نادم ہونا ہی پڑے گا.

<<<------------------------------>>>·····<<<------------------------------>>>

Home Page | انڈکس (یُوسُف) | ↑ TOP ↑

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
حضرت یوسفؑ کا خواب	۴	حضرت یوسفؑ کے قتل کی سازش	۹
برادرانِ یوسفؑ کی درخواست	۱۲	حضرت یوسفؑ کی بے بسی	۱۵
کنواں سے حضرت یوسفؑ کی نجات	۲۰	حضرت یوسفؑ کی مصر میں عزت	۲۱-۲۲
عزیزِ مصر کی بیوی کا واقعہ	۲۳-۲۴	حضرت یوسفؑ عورتوں کی مجلس میں مدعو	۳۱
حضرت یوسفؑ اور قید خانہ	۳۵	ساقی اور باورچی کا خواب	۵۷
شاہِ مصر کے خواب کی تعبیر	۴۳-۴۹	حضرت یوسفؑ شاہی دربار میں	۵۰-۵۲
حضرت یوسفؑ اور خزانہ مصر	۵۵	برادرانِ حضرت یوسفؑ اور مصر کا سفر	۵۸-۶۰
حضرت یعقوبؑ اور برادرانِ یوسفؑ	۶۵-۶۶	حضرت یعقوبؑ کی بیٹوں کو ہدایات	۶۷-۶۸
حضرت یوسفؑ کا بھائیوں پر احسان	۸۹-۹۲	حضرت یوسفؑ کی والدین سے ملاقات	۹۹-۱۰۰
حضرت یوسفؑ کی اللہ سے دعا	۱۰۱		

<<<------------------------------>>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
013	96	مدنی	الرَّعد	(بادل کی) گرج، کڑک، بجلی	43	06

Home Page | خلاصہ | انڈکس

تعارف > اس سورت کی آیت نمبر۱۳ میں آنے والے لفظ الرعد کو علامتی طور پر ہی اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے. اس سورت کے نام کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ اس میں فقط بادل کی گرج پر ہی بحث کی گئی ہے. بلکہ اس سورت کے نام سے یہ مراد ہے کہ یہ وہ سورت ہے جس میں لفظ رعد آیا ہے.

اس سورت کی داخلی شہادت کے مطابق اس کا زمانہ نزول بھی قیام مکہ کا آخری دور ہی معلوم ہوتا ہے یعنی یہ سورت بھی اسی دَور کی نازل شدہ ہے جس دور میں سورت ھودؑ یونسؑ اور سورت اعراف نازل ہوئیں ۔ (لیکن اس سورت کے مکی یا مدنی ہونے میں بھی اختلاف ہے) ۔

اس سورت کے اندازِ بیان پر غور کیا جائے تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ جب آپ ﷺ کی مخالفت میں اضافہ کافی شدت اختیار کر چکا تھا' اور اہلِ ایمان ، اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کرتے ہوں گے کہ، کاش ! کوئی معجزہ دِکھا کر ہی ان لوگوں کو راہِ راست پر لایا جائے۔ تو ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ ، مسلمانوں کو سمجھا رہے ہیں کہ ایمان کی راہ دِکھانے کا یہ طریقہ ہمارے ہاں رائج نہیں ہے۔ کیونکہ اگر قبروں سے مردے بھی اُٹھ کر آجائیں تو بھی یہ لوگ نہ ماننے گے' بلکہ اس واقعہ کی بھی کوئی نہ کوئی تاویل کر ڈالیں گے ۔

اس سورت کا مرکزی خیال اس سورت کے شروع ہی میں بیان کر دیا گیا ہے' کہ آپ ﷺ جو کچھ پیش کر رہے ہیں وہی سچ اور حق ہے مگر یہ ان لوگوں کی اپنی ہی غلطی ہے کہ اسے نہیں مانتے۔ اس سورت کی ساری تقریر اسی مرکزی مضمون کے گرد ہی گھومتی ہے۔ اس سلسلے میں بار بار اور مختلف طریقوں سے توحید' معادؔ اور رسالت کی حقانیت ثابت کی گئی ہے۔ ان پر ایمان لانے کے اخلاقی اور روحانی فوائد سمجھائے گئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ نہ ماننے کے نقصانات بھی واضح کر دیئے گئے ہیں۔

اور اس بات کو واضح کر دیا گیا ہے' بلکہ ذہن نشین کروا دیا گیا ہے کہ، کفر سراسر ایک حماقت اور جہالت ہے۔ دورانِ تقریر جگہ جگہ مخالفین کے اعتراضات کا ذکر کیے بغیر ہی ان کے جوابات دے دیئے گئے ہیں اور ان کے ان شبہات کو رفع کر دیا گیا ہے جو لوگوں کے دلوں میں نبی ﷺ کے بارے میں پائے جاتے تھے یا مخالفین کی طرف سے ڈالے جاتے تھے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اہلِ ایمان کو بھی تسلی دی گئی ہے' جو کہ بڑے ہی بے چینی سے غیبی امداد کے منتظر تھے ۔

<<<-------------------------------- >>>·····<<<-------------------------------- >>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۱۸ میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ قرآن کریم میری ہی طرف سے نازل کردہ صحیح کتاب ہے' اور اس کی صداقت کو اس میں بیان کی گئی قدرت کی بے شمار نشانیوں کا بغور مشاہدہ کر کے جانچا جا سکتا ہے۔ مزید واضح کیا گیا کہ جس خدا نے نظامِ کائنات کو قائم کیا ہوا ہے، وہی انسان کو موت کے بعد دوبارہ زندہ بھی کرے گا۔ ان آیات میں بادل کی گرج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ذہن نشین کرانے کے لیے یہ واضح کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا علم اور کنٹرول کل کائنات پر محیط ہے۔

آیات نمبر ۱۹-۳۱ اللہ تعالیٰ نے مختلف دلائل دے کر یہ واضح کیا کہ اہلِ بصیرت اور اندھے لوگ، دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اہل بصیرت سے مراد وہ لوگ ہیں جو خلوصِ نیت کے ساتھ اور تہہ دل سے بندگیٔ خدا کو قبول کر لیتے ہیں اور عملی طور پر اللہ اور رسول اللہ ﷺ ہی کے بتائے گئے قوانین و احکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ لہٰذا ایسے لوگوں کے لیے تو دُنیا اور آخرت دونوں میں ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات ہی انعامات ہیں۔ یعنی دُنیا میں دل کا سکون اور روحانی چین ہر حالت میں میسر رہتا ہے۔ اور آخرت میں بھی وہ اللہ کے نیک بندوں میں شامل ہوں گے اور اللہ ہی کے فضل و کرم سے ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل ہو جائیں گے ۔

اللہ تعالیٰ کے اعلان کے مطابق اندھے وہ لوگ ہیں' جو حق اور سچ کو نہیں پہچان سکتے۔ اور وہ لوگ شیطان کی ہر دعوت کو قبول کرتے ہیں اور بڑے غرور و تکبر کے ساتھ بُرے بُرے کام اور بُری بُری باتیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے سے ذرا بھی گریز نہیں کرتے لہٰذا ایسے لوگوں کو نہ دُنیا میں اور نہ ہی آخرت میں سکون و اطمینان نصیب ہو گا اور ان کے لیے سخت عذاب ہوں گے ۔

آیات نمبر ۳۲-۴۳ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ، آپ ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ، آپ سے پہلے بھی ہم نے ان کے باپ داداؤں کے پاس اپنے رسولؑ بھیجے تھے۔ جو آپ ہی کی طرح ان کو تبلیغِ اسلام کرتے اور دعوتِ حق بھی دیتے تھے' مگر ان منکرینِ اسلام کا تو یہی رویہ رہا یعنی یہ لوگ ہر پیغمبر کا مذاق اُڑاتے اور ان کی راہ میں مزاحمت بنتے اور ان کو طرح طرح کی تکالیف پہنچاتے۔ اس کے باوجود ہم نے ان مشرکین و کفارین کی ہر شیطانی چال کو ناکام بنا دیا، اور حق کا بول ہمیشہ بالا رکھا۔

اس لیے آپ ﷺ ان کفارِ قریش کی طرف سے کیے گئے ظلم و ستم پر دل افسردہ نہ ہوں' اپنے اس عظیم مشن کو صبر و تحمل اور بڑے حوصلے کے ساتھ جاری رکھیں۔ کامیابی آپ ہی کی ہوگی اور ان سب کو جو آپ کی راہ میں رکاوٹ بن رہے ہیں، ہم سخت سزا دینے والے ہیں اور آخرت میں بھی ان کے لیے سخت عذاب ہوگا۔

<<<-------------------------------- >>>·····<<<-------------------------------- >>>

↑ TOP ↑ انڈکس (الرَّعد) Home Page

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
آسمان اور زمین کی تخلیق	۲	اللہ کی قدرت کی نشانیاں	۲
ماں کے پیٹ میں بچے کی کیفیت	۹	شرک کیا ہے؟	۱۴-۱۶
مومنوں کی چند صفات	۲۰-۲۴	وعدہ خلافی اور مفسدوں کا انجام	۲۵
رزق کی تقسیم کا معاملہ	۲۶	ذِکرِ اللہ اطمینانِ قلب کا ذریعہ ہے	۲۸
جنت کی چند صفات	۳۵	رسالتِ رسول ﷺ سے انکارِ کفار	۴۳

<<<-------------------------------- >>>·····<<<-------------------------------- >>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
014	72	مکی	﴿ اِبْرَاهِيم ﴾	پیغمبر، حضرت ابراہیمؑ کا نام	52	07

انڈکس خلاصہ Home Page

تعارف > اس سورت کا نام بھی اکثر سورتوں کے ناموں کی طرح علامتی طور پر اس کی آیت نمبر ۳۵ میں وارد ہونے والے لفظ ابراھیم سے ہے۔ جس کی وجہ سے اس سورت کا نام ہی ابراھیم رکھا گیا ہے' یعنی وہ سورت جس میں حضرت ابراھیمؑ کا ذکر ہوا ہے۔

اس سورت کی داخلی شہادت کے اعتبار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت قیام مکہ کے آخری دور میں ہی نازل ہوئی ہوگی خصوصاً اس سورت کی آیت نمبر ۱۳ اور آخری رکوع کا اشارہ اسی طرف ہے کہ اس وقت مکہ میں مسلمانوں پر ظلم و ستم انتہا کو پہنچ چکا تھا۔ اور اہلِ مکہ بھی پچھلی کافر قوموں کی طرح اپنے ہاں رہنے والے مسلمانوں کو شہر سے نکال دینے پر تل گئے تھے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو دھمکی دی جیسے ان کے سے رویے پر چلنے والی پہلی قوموں کو دی گئی تھی کہ ہم ظالموں کو ہلاک کر کے رہیں گے ۔

اس سورت میں بھی اہل کفار و مشرکین کو تنبیہ کی گئی ہے' مگر اس سورت میں فہمائش کی نسبت تنبیہ اور ملامت کا انداز کافی سخت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تفہیم کا حق اس سورت سے پہلے کی سورتوں میں بخوبی ادا کیا جا چکا تھا' مگر اس کے باوجود کفار قریش کی ہٹ دھرمی' عناد' مزاحمت' شرارت اور طرح طرح کے ظلم و ستم میں روز بروز اضافہ ہو رہا تھا۔

<<<------------------------------ >>>.....<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۲۷ میں اللہ تعالیٰ نے واضح کیا کہ ہماری ہدایات پر اگر انسان عمل کرے تو وہ یقیناً انسان کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتی ہیں۔ یہ ہدایات اللہ تعالیٰ نے ہر دَور میں اس دَور کی صورت حال کے مطابق اپنے پیغمبروں کے ذریعے انسانوں تک پہنچائی ہیں۔ مگر انسانوں سے اکثریت ان ہدایات و احکامات کو ماننے کی بجائے پیغمبروں کا مذاق اڑاتی رہی ہے۔ ان کو طرح طرح کی تکالیف دیتی رہی ہے' ان کو ڈراتی اور دھمکاتی رہی ہے' ان کی توہین کرتی رہی ہے اور طرح طرح کے الزامات لگاتی ہوئی ان مقدس ہستیوں کو مشکوک قرار دیتی رہی ہے۔

یہ ہر دَور میں ہوتا آیا ہے' مگر اللہ تعالیٰ اپنے قاعدے کے مطابق ہمیشہ سچائی اور راست بازی کا ساتھ دیتے ہوئے حق اور سچ کو ہی کامیاب کرتے رہے ہیں۔ اور واضح کرتے رہے ہیں کہ نیکی اور بدی کی ازلی لڑائی میں ہمیشہ نیکی ہی بدی پر غالب رہی ہے اور رہے گی۔ اس کے بعد ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے نیکی اور سچائی کی مثال ایک ایسے درخت سے دی ہے' جس کی جڑیں خوب مضبوط اور پختہ ہیں' اور اس کی شاخیں ارد گرد اور اوپر کی طرف پھیلی ہوئی ہیں اور اس کے پھل خوب میٹھے اور مفید ہوتے ہیں۔

آیات نمبر ۲۸-۵۲ میں اللہ تعالیٰ واضح کرتے ہیں کہ بُرائی یعنی بدی کا تصور انسان کو غلط کاری اور اللہ کی نافرمانی کی طرف دعوت دیتا ہے۔ جبکہ نیکی یعنی بھلائی کا خیال ہمیشہ بدی پر غالب رہتا ہے اور بُرائی سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان آیات میں فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابراہیمؑ کی اس دُعا کے بدلے ان کو اور ان کے ماننے والوں کو شہر مکہ اور اہل مکہ کو کفر سے محفوظ رکھا' تاکہ اسلام کو وہاں مرکزیت حاصل رہے۔ نیکی اور بدی کو آخرت میں اپنی اپنی جزا اور سزا ضرور ملے گی۔

<<<------------------------------ >>>.....<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ انڈکس (ابُراھیم) Home Page

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
حضرت موسیٰؑ کا وعظ	۶-۹	کافرین کے اعمال کی مثال	۱۸
روزِ قیامت اعلان شیطان	۲۲	اہل ایمان کے بارے میں	۲۷
روزِ قیامت اور آپس کے تعلقات	۳۱	حضرت ابراہیمؑ کی دعا	۳۵-۳۷
روزِ قیامت اور حالتِ زمین	۴۸		

<<<------------------------------ >>>.....<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
015	54	مکی	الحِجر	پتھر (قومِ ثمود کے مرکزی شہر کا نام)	99	06

Home Page خلاصہ انڈکس

تعارف > اس سورت کا نام بھی اس سورت کی آیت نمبر ۸۰ میں استعمال ہونے والے لفظ الحجر کی مناسبت سے ہے۔ سورت کے مضامین اور اندازِ بیان سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ یہ سورت بھی قیام مکہ کے آخری دَور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ایک ہے۔ اس کا زمانۂ نزول سورت ابراھیم سے متصل ہے۔

اس سورت کے مضمون پر غور کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کی آپ ﷺ کو دعوتِ حق دیتے دیتے ایک مدت ہوگئی ہے مگر مخالف قوم کی مسلسل ہٹ دھرمی' استہزا' مزاحمت اور ظلم و ستم کی بھی انتہا ہوگئی ہے۔ جس کے بعد اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس قوم کے لیے تفہیم کا موقع کم اور تنبیہ و انذار کا موقع زیادہ ہے۔ دوسری بات آپ ﷺ اپنے مخالفین کے ظلم و ستم کی وجہ سے تھکے جا رہے ہیں اور دل شکستگی کی کیفیت بار بار آپ ﷺ پر طاری ہو رہی ہے۔ جسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ، آپ ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے آپ ﷺ کی ہمت بندھا رہا ہے۔

اس سورت میں اگر غور کیا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ اس میں دو مضامین بیان کیے گئے ہیں۔ ایک تو تنبیہ ہے ان لوگوں کے لیے جو آپ ﷺ کی دعوت کا انکار کر رہے تھے اور مذاق اڑا رہے تھے' اور مزاحمتیں پیدا کر رہے تھے۔ اور دوسرے مضمون میں آپ ﷺ کو اپنے مخالفین کی طرف سے نامناسب حرکات' اور دعوت حق کو نہ ماننے سے انکار پر اللہ تعالیٰ تسلی دے رہے ہیں اور آپ ﷺ کی ہمت افزائی فرما رہے ہیں۔ اور دو مضامین کے ساتھ ساتھ کفارین و مشرکین کو سمجھانے اور نصیحت کرنے میں بھی کمی نہیں کی گئی' بلکہ دلائل توحید دے کر اور قصہ حضرت آدمؑ اور ابلیس بیان فرما کر ان کو نصیحت کی گئی ہے۔

<<<------------------------------ >>>.....<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۲۵ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن پاک، میری ہی طرف سے نازل شدہ کتاب ہے' جو کہ سچائی اور بھلائی پر مبنی ہے۔ اور ان آیات کو اگر منکرین اسلام سب مل کر بھی مٹانا چاہیں تو بھی نہیں مٹا سکتے۔ اللہ نے ان آیات میں یہ واضح فرمایا کہ کائنات کی ہر چیز میری ہی طرف سے ہے' اور اللہ سب انسانوں کو بھی خوب اچھی طرح جانتا ہے' اور ان سب کو قیامت کے روز اپنے ہاں اکٹھا جمع کرے گا۔ اس وقت ان کے اعمال نامے ان کے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے' پھر ان کو ان کے اپنے اعمال ناموں کے مطابق ہی جزا اور سزا بھی دی جائے گی۔

آیات نمبر ۲۶-۵۰ میں واضح کیا گیا ہے کہ اللہ نے انسانوں کی تخلیق مٹی سے کی' اور پھر اس میں اپنی رُوح پھونکی' اور اسے اشرف المخلوقات بنا دیا۔ مزید واضح کیا گیا کہ نیکی اور راست بازی کا صرف ایک ہی راستہ ہے' کہ اللہ تعالیٰ ہی کی خلوصِ نیت سے بندگی' یعنی اُسی کے قوانین کی پابندی کی جائے مگر بدی یعنی بُرائی کے کئی راستے ہیں' جو سب کے سب انسان کو خدا کے غضب کی طرف لے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابلیس نے حسد اور تکبر کی وجہ سے اللہ کے حکم کا انکار کیا۔ اس لیے اللہ کی اس پر لعنت ہوئی' اور وہ انسانوں کو بُرائی ہی کی طرف دعوت دیتا ہے' اور اپنی طرف راغب کرتا ہے۔ مگر اہل ایمان جو کہ اللہ کے سچے بندے ہیں' ان کو شیطان کبھی بھی اپنے بُرائی کے جال میں نہیں پھنسا سکے گا۔

آیات نمبر ۵۱-۸۴ میں واضح کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہیں' مگر جو لوگ منکرِ اسلام ہیں' ان کو تو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں فرمائیں گے' بلکہ ان پر اللہ کی سخت ترین گرفت ہوگی. ان آیات میں مثال دے کر سمجھایا گیا ہے کہ جو فرشتے حضرت ابراہیمؑ کو ان کے ہاں بیٹے کی خوشخبری سنانے آئے تھے' ان ہی فرشتوں نے حضرت لوطؑ کی قوم اور دیگر عذاب کی مستحق اقوام کو اللہ ہی کی طرف سے دردناک عذاب میں مبتلا بھی کیا. اگر غور کرو گے تو اس میں بھی نشانی ہے.

آیات نمبر ۸۵-۹۹ میں بیان فرمایا گیا ہے کہ قرآن پاک، اللہ کی طرف سے اس لیے نازل کیا گیا ہے کہ انسان اللہ کو پہچانے اور اسی کی حمد و ثناء کرے. اور اسی کی بندگی اختیار کرتے ہوئے قرآن پاک میں بتائے گئے احکامات کے مطابق عمل کر کے زندگی گزارے. ہر وقت اور ہر حال میں، اللہ اور اللہ ہی کی رضا کو اپنا مقدر سمجھتا ہوا' نہایت صبر و تحمل کے ساتھ ذِکر اللہ میں ہمیشہ مصروف رہے اور اپنی بہتری کے لیے اللہ سے دُعا کرتا رہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

Home Page | انڈکس (الحِجْر) | ↑ TOP ↑

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
آپ ﷺ سے کفارِ قریش کا مذاق	۱۱-۱۳	تخلیقِ انسان کا ذکر	۲۶-۲۷
ابلیس کا ناپاک عہد	۳۹-۴۴	حضرت ابراہیمؑ کو اولاد کی بشارت	۵۱-۵۶
قومِ لوطؑ اور عذاب کے فرشتے	۶۷-۷۲	قومِ لوطؑ کی ہلاکت	۷۳-۷۷
قومِ شعیبؑ (اصحابِ ایکہ) پر عذاب	۷۸-۷۹	قومِ ثمود (اصحابِ حِجر) پر عذاب	۸۰-۸۴

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
016	70	مکی	النّحل	شہد کی مکھی	128	16

Home Page | خلاصہ | انڈکس

تعارف > اس سورت کی آیت نمبر ۶۸ میں آنے والے لفظ النَّحل کو علامتی طور پر اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے. اس سورت کی اندرونی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت بھی قیامِ مکہ کے آخری دور کی نازل شدہ ہے. اس سورت کا مضمون اور مرکزی خیال' شرک کا ابطال اور توحید کا اثبات' دعوتِ پیغمبر کو نہ ماننے کے بُرے نتائج پر تنبیہ و فہمائش اور حق کی مخالفت و مزاحمت پر زجر و توبیخ ہے.

اس سورت کا آغاز یک لخت ایک تنبیہی جملے سے ہوتا ہے' کفارِ مکہ بار بار یہ کہتے تھے کہ جب ہم تمہیں جھٹلا چکے ہیں اور کھلم کھلا تمہاری مخالفت بھی کر رہے ہیں' تو آخر اللہ کا وہ عذاب جس کی آپ ﷺ ہمیں دھمکیاں دیتے ہیں' ہم پر کیوں نہیں آ جاتا. اس بات کو اہلِ کفار بار بار دہراتے تھے' جس کا مطلب ان کے نزدیک یہ تھا کہ آپ ﷺ، اللہ کے پیغمبر نہیں ہیں.

ان کے اس اعتراض کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں یہ فرمایا کہ، اللہ تعالیٰ کا عذاب تو تم بدبختوں کے سروں پر تلا کھڑا ہے. تم جلدی نہ مچاؤ، بلکہ تمہارے پاس وقت کی جو تھوڑی سی مہلت باقی رہ گئی ہے اس سے فائدہ اٹھاؤ اور خدا کے پیغمبر ﷺ کی بات کو غور سے سنو اور سمجھنے کی کوشش کرو. کیونکہ جب اللہ کا عذاب آ جائے گا، تو پھر تم لوگ سنبھل بھی نہیں سکو گے.

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شرک باطل ہے اور توحید حق ہے. منکرینِ حق کے اعتراضات و شبہات کا جواب دیا جاتا ہے اور ان کو ان کے باطل پر اصرار اور حق کے مقابلہ میں استکبار کے بُرے نتائج سے ڈرایا جاتا ہے' اور انہیں سمجھایا بھی جاتا ہے کہ فقط اللہ ہی کو اپنا حقیقی رب مانو. اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ اور اہلِ ایمان کو تسلی دیتے ہوئے ان کو صبر و تحمل کی تاکید کی ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

Home Page | خلاصہ | ↑ TOP ↑

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۲۵ میں اللہ تعالیٰ نے واضح کیا ہے کہ نظامِ کائنات کی ہر چیز اللہ ہی کی طرف سے ہے اور اللہ ہی کی بندگی کرنے میں مصروف ہے اور اسی ایک خدا کی ہی تعریف کرتی ہے. مگر انسان ہے کہ اشرف المخلوقات ہونے اور عقلِ سلیم رکھنے کے باوجود اپنے آپ پر غرور و تکبر کرتے ہوئے اپنی تخلیق کے مقصد کو بھول جاتا ہے.

اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں انسان کو بار بار اس بات کی دعوت دی ہے' کہ نظامِ کائنات میں غور و فکر کرو اور حقیقت کو تلاش کرنے کی کوشش کرو. اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانی خدمت میں معمور کی گئیں طرح طرح کی اشیائے قدرت کا غور سے مشاہدہ کرنا چاہیے تا کہ وہ اپنی تخلیق کے اصل مقصد کو پہچانے اور بندگی خدا میں سر جھکا دے. شرک چھوڑ دے' اور شیطان کی اندھا دُھند تقلید نہ کرے.

آیات نمبر ۲۶-۵۰ میں فرمایا گیا ہے کہ بدکردار لوگوں کے منصوبے جو غلط کاری پر مبنی ہوتے ہیں وہ ان کے لیے شرمندگی ندامت کا باعث بنیں گے. اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اچانک اپنے عذاب میں گرفتار کر لیتا ہے. اس لیے انسان کو چاہیے کہ تخلیقِ کائنات کی نشانیوں میں غور و فکر کرے اور مقصدِ حیات کو پہچانتے ہوئے راہِ راست پر آ جائے اور عقیدۂ توحید پر عمل کرتے ہوئے دوسرے لوگوں کو بھی اسی کی دعوت دے.

آیات نمبر ۵۱-۸۳ ان آیات میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے' وہی ہے جو انسان کو طرح طرح کی سہولیات فراہم کرتا ہے' معاشرت' روحانیت' اخلاقیات' انسانی جسم کی نشو ونما اور دیگر دُنیوی فوائد، مثلاً بارش' دودھ' فروٹ' شہد' وغیرہ وغیرہ، یہ سب قدرت ہی کی نشانیاں ہیں' ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں اور غور کرتے ہیں.

لہٰذا انسان کو چاہیے کہ اللہ کا شکر اَدا کرے اور اسی کی بندگی کرے. نہ کہ دوسروں کی طرف بھاگے، جن سے اللہ نے سختی سے منع کیا ہے. انسان کے لیے سب سے پہلے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کا حق ہے کہ ان کو سب سے بڑھ کر اپنا محبوب جانے اور ان سے اتنی زیادہ محبت کرے کہ دُنیا کی کسی اور شے سے اتنی محبت نہ ہو. اس کے بعد انہی کی اطاعت کرتے ہوئے اس دُنیا کے باقی رشتے ناطوں کو برقرار رکھے' اور اپنی ہر جائز خواہش کو انہی کی اطاعت کرتے ہوئے پورا کرے.

زندگی کے ہر معاملے میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کو ہی عزیز اور انہی کے احکامات و ہدایات کو لازمی سمجھے. یاد رکھو! اسی کا نام بندگی خدا ہے، اور یہی اطاعتِ رسول ﷺ بھی ہے. یعنی انسان کی سوچ ہر حال میں اور ہر مقام پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی سوچ کے ہی تابع رہے.

آیات نمبر۸۴-۱۰۰ میں فرمایا گیا ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ہر قوم میں ان کی طرف بھیجے گئے پیغمبر کو ان پر گواہ کی حیثیت میں پیش کرے گا. جو لوگ اللہ کی ہدایات کو جھٹلا کر اپنی ہی من موجی سے زندگی گزار گئے ہوں گے' اس روز ان کے لیے نہایت ہی شرمندگی اور ندامت ہوگی، اور وہ ذلیل و خوار ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے.

لہٰذا، ابھی اس دُنیا میں انسان کے پاس موقع ہے کی اپنی اس زندگی کو اللہ کی مرضی کے مطابق گزارے اور روزِ حساب کتاب کو اللہ کی ناراضگی سے بچ جائے. اس دُنیا میں ہمیں اپنے قول و فعل میں ایک اور سچے اور پکے بننا چاہیے. کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیں جزا و سزا ہمارے ان قول و فعل کے مطابق ہی عطا کریں گے. اس دُنیا میں جو لوگ پختہ اہلِ ایمان ہیں ان پر شیطان کی دعوت کا اثر نہیں ہو سکتا ہے.

آیات نمبر۱۰۱-۱۲۸ میں اللہ نے فرمایا کہ دُنیوی چیزوں پر کبھی بھی غرور و تکبر مت کرو. صحیح العقیدہ بنو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمیشہ اہلِ ایمان کے ساتھ ہوتی ہے. حضرت ابراھیمؑ کی مثال سے سبق حاصل کرو اور اچھی اچھی باتوں کو اپناؤ' اللہ کا شکر ادا کرو' اور شریفانہ اور خدا ترسی کی زندگی بسر کرو.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

Home Page | انڈکس (النّحل) | ↑ TOP ↑

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
مویشیوں سے فائدے	۵-۸	سمندروں سے فائدے	۱۴
قبضِ روح کی کیفیت	۲۹	شہد کی مکھیوں کو اللہ کا حکم	۶۸-۶۹
شہد کے فائدے	۶۹	انسان کی عمر کے درجے	۷۰
انسانوں میں رزق کی تقسیم	۷۱	اللہ کا کمالِ علم و کمالِ قدرت	۷۷-۷۹
روزِ قیامت انبیاءؑ کی گواہی	۸۴	نیکی سے روکنے والے کی سزا	۸۸
عدل و انصاف کا حکم	۹۰	عہد و پیماں کی حفاظت کا حکم	۹۱
اہلِ ایمان کی سعادت مندی	۹۷	حلال و حرام جانوروں کا حکم	۶۸-۶۹
حضرت ابراھیمؑ کی تعریف	۱۲۰-۱۲۳	احسن طریق پر تبلیغ کا حکم	۱۲۵
صبر کی فضیلت و اہمیت	۱۲۶-۱۲۸	تقویٰ اور احسان	۱۲۸

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
017	50	مکی	﴿ بني إِسرآئيل ﴾	حضرت یعقوبؑ کی اولاد	111	12

Home Page | خلاصہ | انڈکس

تعارف > اس سورت کی آیت نمبر۴ میں اِسرآئیل کا لفظ آیا ہے جس کی وجہ سے اس سورت کا نام ہی بني إسرائيل رکھا گیا ہے اس سورت کا نام بھی علامت کے طور پر ہی ہے اس کا موضوعِ بحث بني اسرائيل نہیں ہے' بلکہ اکثر قرآنی سورتوں کی طرح اس سورت کا نام بھی علامتی طور پر ہی رکھا گیا ہے.

یہ سورت بھی مکی دَور کے آخری زمانے کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے. اس سورت کی پہلی ہی آیت میں اللہ تعالیٰ نے واقعہ معراج کا ذِکر کیا ہے' جو کہ متعدد روایات کے مطابق ہجرت سے ایک سال پہلے پیش آیا تھا. جس وقت یہ سورت نازل ہوئی اس وقت نبوت کے بارہ سال گزر چکے تھے. اور آپ ﷺ کی دعوتِ اسلام کی وجہ سے اس وقت عرب کا کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا کہ جس میں سے دو چار آدمی مسلمان نہ ہو چکے ہوں. مدینے میں اوس اور خزرج کے طاقت ور قبیلوں کی بڑی تعداد آپ ﷺ کی حامی بن چکی تھی' ان حالات میں واقعہ معراج پیش آیا اور واپسی پر آپ ﷺ نے یہ پیغام دُنیا کو سنایا. مندرجہ ذیل کی تین باتوں پر اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں خاص توجہ دلائی ہے.

پہلے نمبر پر، کفارِ قریش کو سخت تنبیہ کی گئی اور فرمایا گیا کہ بنی اسرائیل اور دوسری تباہ شدہ قوموں کے انجامِ بد سے سبق حاصل کرو' اور دی گئی مہلت ختم ہونے سے پہلے پہلے ہی سنبھل جاؤ' ورنہ مٹا دیئے جاؤ گے. اور تمہاری جگہ دوسرے لوگ زمین پر آباد کیے جائیں گے.

دوسرے نمبر پر، بڑے ہی دل نشین طریقے سے تفہیم کے پہلو کو واضح کیا گیا اور فرمایا گیا کہ انسانی سعادت و شقاوت اور فلاح و خسران کا دارومدار کن چیزوں پر ہے اور مختلف دلیلیں دے کر ان شبہاتِ کفار کو دُور کرنے کی کوشش کی گئی ہے. جو وہ توحید' معاد' نبوت اور قرآن حکیم کے برحق ہونے کے بارے میں ظاہر کرتے تھے.

تیسرے نمبر پر، تعلیم کے پہلو میں بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کیا ہے کہ اسلام کا منشور کیا ہے ؟ اور کس طرح اس منشور کے مطابق زندگی تعمیر کی جا سکتی ہے. اس سورت میں اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو تلقین کی ہے کہ مشکلات کے طوفان میں صبر و تحمل کے ساتھ مضبوطی سے ڈٹے رہو اور کفر کے ساتھ مصالحت کا تصور تک تمہارے دِلوں میں نہیں آنا چاہیے. تبلیغ و اصلاح کے کام میں اپنے جذبات پر قابو رکھو. اپنے تزکیہ نفس اور اصلاحِ نفس کے لیے نماز قائم رکھو. کیونکہ نماز وہ چیز ہے' جس سے تم کو تسکین اور تمہاری رُوح کو سکون نصیب ہوگا. متعدد روایات میں ہے کہ یہ پہلا موقع تھا جب مسلمانوں پر پابندیِ وقت کے ساتھ پنج وقتہ نماز فرض قرار دی گئی.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

Home Page | خلاصہ | ↑ TOP ↑

خلاصہ > آیات نمبر۱-۲۲ میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ اپنے کمالِ قدرت سے میں نے اپنے کچھ خاص بندوں کو روحانی دُنیا کی کچھ پوشیدہ چیزوں کا مشاہدہ کروایا ہے' تا کہ وہ اپنے لوگوں کو تبلیغ کر کے سیدھے راستے کی طرف اعتماد و یقین کے ساتھ دعوت دیں. مگر کچھ لوگ اس بات کو نہیں مانتے اور نہ ہی اس سے کوئی سبق حاصل کرتے ہیں. اللہ تعالیٰ کی رحمت تو ہر ایک کے ساتھ ہے' اگر کوئی اس سے فائدہ ہی نہ اٹھانا چاہے تو اس کا اپنا ہی قصور ہے. ہر انسان اپنے اعمال کے حساب سے اللہ کے ہاں جزا و سزا کا مستحق ٹھہرے گا.

آیات نمبر۲۳-۴۰ میں فرمایا گیا ہے کہ انسان کو صرف اللہ ہی کی بندگی بجا لانی چاہیے کیونکہ اس کو تو پیدا ہی اسی لیے کیا گیا ہے' اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اسے چاہیے کہ اپنے اردگرد کے ماحول میں رہتے ہوئے رشتے داروں اور دیگر متعلقہ لوگوں سے اچھے طریقے سے پیش آئ' بُری بات کرنے اور بُرے عمل کرنے سے ہر صورتِ حال میں اِجتناب کرے.

آیات نمبر ۴۱-۶۰ میں واضح کیا گیا ہے کہ انسان کو تخلیقِ کائنات میں غور و فکر کرتے رہنا چاہیے تاکہ اس حقیقت سے آگاہی حاصل ہو سکے اور معلوم ہو سکے کہ انسان کی زندگی کا اصل مقصد کیا ہے؟ مگر جو لوگ ایمان نہیں لاتے' تو ان کی سمجھ میں کوئی بات بھی اس طرف اشارہ نہیں کرتی کہ انسان کو اپنے اعمال کا حساب بھی دینا ہے یا قیامت بھی آئے گی .لہٰذا، جو لوگ ایمان لے آئے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ اپنے قول و فعل میں پختہ رہیں' وعدہ خلافی نہ کریں اور خیال رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا غضب سخت ہے .بے شک اللہ تعالیٰ غفور و رحیم بھی ہیں.

آیات نمبر ۶۱-۸۴ میں اللہ تعالیٰ نے واضح کیا کہ ابلیس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کی وجہ' اس کا غرور و تکبر اور حسد و نفرتِ انسانیت تھی. انسان کو اللہ نے اشرف المخلوقات بنایا اور اسے اعلیٰ ذمہ داریاں سونپی ہیں' اس لیے انسان کو اپنے رب کا شکر گزار رہتے ہوئے یوم آخرت کی تیاری میں مصروف رہنا چاہیے .شیطان کی طرف سے لالچ و وسوسے اور دیگر بُرائیوں کی طرف دی گئی دعوت کوئی اثر نہیں ڈالے گی .اس لیے انسانوں کو چاہیے کہ اللہ ہی کی بندگی کریں اور فقط اللہ ہی سے ڈریں .بُرائی فنا ہونے والی چیز ہے جبکہ اچھائی اور سچائی ہمیشہ غالب رہنے والی چیز ہے،اور آخرکار کامیابی بھی اسی کو حاصل ہوگی.

آیات نمبر ۸۵-۱۱۱ میں واضح کیا گیا ہے کہ ہدایات ہمیشہ اللہ ہی کی طرف سے آتی ہیں اور قرآن پاک بھی اللہ ہی کی طرف سے ان ہدایات کا سرچشمہ ہے اور کوئی چیز بھی اس کی اعلیٰ ترین اہمیت کو ختم نہیں کرسکتی اور نہ ہی پیغمبر کی حقیقت کو جھٹلا سکتی ہے .اگر کوئی ان کا منکر ہے تو اسے آخرت میں جواب دینا ہوگا.

جاہلیت اور غرور و تکبر نے ہی فرعون کو اللہ تعالیٰ کا نافرمان بنایا .لہٰذا، ہمیں اس چیز سے بچنا چاہیے .قرآن پاک آپ ﷺ پر تھوڑا تھوڑا اور وقفے وقفے سے نازل ہوا' تاکہ اہلِ ایمان کو اسے سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے میں آسانی رہے .سورت کے آخر میں یہ واضح کیا گیا کہ مسلمان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کے مختلف صفاتی ناموں کے ساتھ یاد کرتا رہے.

<<<---------------------------- >>>·····<<<---------------------------->>>

Home Page   انڈکس (بنی اِسرآئیل)   ↑ TOP ↑

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
معراج کا واقعہ	۱	شاہِ بابل کے ہاتھوں بنی اسرائیل	۵
اپنے اپنے اعمال کی ذمہ داری	۱۳	والدین کے ساتھ حسنِ سلوک	۲۳-۲۴
قتلِ اولاد کی ممانعت	۳۱	ناحق قتل کی حرمت	۳۳
یتیموں کے مال کی حفاظت	۳۴	غرور و تکبر سے ممانعت	۳۷-۳۸
غیر اللہ سے مدد مانگنے کی ممانعت	۵۶	ابلیس کو مہلت	۶۲-۶۴
بنی آدم پر اللہ کے احسانات	۷۰	اعمال نامے کا بیان	۷۱
نماز قائم کرنے کا حکم	۷۸-۷۹	قرآن پاک شفا ہے	۸۲
روح کا بیان	۸۵	قرآن کی مثل ناممکن	۸۸
حضرت موسیٰؑ کے معجزات	۱۰۱-۱۰۲	نماز میں قرآن پڑھنے کا بیان	۱۱۰

<<<---------------------------- >>>·····<<<---------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
018	69	مکی	الکھف	غار	110	12

Home Page   خلاصہ   انڈکس

تعارف > اس سورت کا نام اس کی آیت نمبر ۹ میں آنے والے لفظ الکھف سے ماخوذ ہے اور یہ نام بھی علامتی طور پر ہی رکھا گیا ہے .یعنی وہ سورت جس میں کہف کا لفظ آیا ہے.

یہ سورت قیامِ مکہ کے تیسرے دَور کے شروع میں نازل ہوئی ہے .تیسرے دَور کا عرصہ نبوت کے پانچویں سال سے شروع ہو کر تقریباً نبوت کے دسویں سال تک ہے .اس دَور میں کفارِ قریش نے آپ ﷺ اور دیگر اہلِ ایمان پر ظلم و ستم' مار پیٹ اور معاشی دباؤ کے ہتھیار پوری سختی کے ساتھ استعمال کیے .جن کے نتیجہ میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کو ملک چھوڑ کر حبشہ کی طرف ہجرت کرنی پڑی اور باقی مسلمانوں کے ساتھ اہلِ قریش نے مکمل معاشی و معاشرتی مقاطعہ کر دیا. یہ سورت قریش کی جانب سے آپ ﷺ کا امتحان لینے کی غرض سے کیے گئے مندرجہ ذیل تین سوالوں کے جواب کے طور پر نازل کی گئی ہے.

آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ، اصحابِ کہف کون تھے ؟ قصۂ خضر کی حقیقت کیا ہے ؟ اور ذوالقرنین کا قصہ کیا ہے ؟

یہ تینوں سوال خاص کر عیسائیوں اور یہودیوں کی تاریخ سے متعلق تھے .ان کے جوابات کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے صرف یہی نہیں کیا کہ ان کے سوالات کے صحیح صحیح جوابات دے دیئے' بلکہ ان پوچھے گئے تینوں قصوں کو پوری طرح اس صورتِ حال پر چسپاں بھی کر دیا جو اس وقت مکہ میں کفر و اسلام کے درمیان جاری تھا.

اصحابِ کہف بھی اسی توحید کے قائل تھے جس کی دعوت قرآن پاک دے رہا ہے .مگر ان کی قوم کا رویہ ان کے ساتھ وہی تھا جو کفارِ قریش کا اہلِ ایمان کے ساتھ تھا .اللہ تعالیٰ نے اصحابِ کہف کو ایک مدت تک موت کی نیند سلانے کے بعد پھر جگا اُٹھایا .اور ثابت کر دِکھایا کہ انسان کو موت کے بعد دوبارہ زندہ کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے .اللہ تعالیٰ نے اس سے کفارِ کو عقیدہ آخرت کی یقین دہانی کرائی' تاکہ وہ عقل سے کام لیں اور اپنے آپ کو راہِ راست پر لے آئیں.

اس سورت میں قصہ حضرت خضرؑ و حضرت موسیٰؑ بھی اسی طرح بیان کیا گیا کہ اس میں کفار کے سوالات کا جواب بھی تھا اور اہلِ ایمان کے لیے حوصلہ اور تسلی بھی تھی .اس میں اللہ نے یہ واضح کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کا کارخانہ جن مصلحتوں پر چل رہا ہے وہ چونکہ تمہاری نظر سے پوشیدہ ہیں .جس کی وجہ سے تم لوگ بات بات پر حیران ہوتے ہو اور سوچتے ہو کہ،

یہ کیا ہوا ؟ وہ کیا ہوا ؟ یہ کیوں ہوا ؟ یہ تو بہت بُرا ہوا ؟ ... وغیرہ وغیرہ.

(جیسے حضرت موسیٰؑ نے حضرت خضرؑ کے تینوں کاموں پر افسوس کا اظہار کیا تھا)، حالانکہ اگر پردہ اٹھایا جائے تو معلوم ہو جائے کہ جو ہوا ہے وہ ٹھیک ہی ہوا ہے. اور بظاہر جس عمل میں بُرائی نظر آتی ہے' حقیقت میں وہ کسی نتیجہ خیز خیر ہی کے لیے ہوتی ہے.

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قصہ حضرت ذوالقرنین میں بھی اہلِ قریش کو سبق ہی دیا ہے کہ تم لوگ تو اپنی تھوڑی تھوڑی سرداریوں پر پھولے بیٹھے ہو' اور خدا کی بندگی کرنے کی بجائے شیطان کی بندگی کرنے لگ گئے ہو' جب کہ حضرت ذوالقرنین' جو اتنا بڑا فرمانروا اور اس قدر عظیم الشان ذرائع کا مالک ہو کر بھی بندگیٔ خدا کو نہ بھولا .اور اپنے خدا کے آگے ہمیشہ سرِ تسلیم خم ہی رہا.

اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے کفار کو تنبیہ کی' کہ عقیدۂ توحید اور عقیدۂ آخرت جو آپ ﷺ پیش کر رہے ہیں' یہ سراسر حق ہے۔اور تمہاری بھلائی بھی اسی میں ہی ہے کہ اس کو خلوصِ نیت سے مانو، اور اسی کے مطابق اپنی زندگی بسر کرو۔

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۲۲ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآن پاک انسان کے لیے ہدایات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ اس کو اس کے انجام سے بھی آگاہ کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ یہ دُنیوی زندگی فانی ہے۔کبھی نہ کبھی اس نے ختم ہونا ہے اور اس کے بعد ہر انسان کو اس کے اپنے اعمال کے اچھے یا بُرے ہونے پر جزا و سزا ضرور دی جائے گی۔ اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اصحابِ کہف کی کہانی بیان کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ انسان کا نظریۂ وقت بھی محدود ہی ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو پیش کر کے منکرینِ اسلام کو عقیدۂ آخرت کی یقین دہانی کرائی ہے۔

آیات نمبر ۲۳-۴۴ کے دوران بیان فرمایا گیا ہے کہ حقیقی علم کا سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ ہی ہے' وہ جس کسی کو جتنا چاہتا ہے اس میں سے عطا کر دیتا ہے۔لہٰذا، جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم میں سے اور مال و دولت میں سے جتنا بھی دیا ہے اسے چاہیے کہ اس پر غرور و تکبر نہ کرے' بلکہ ان نعمتوں کے ملنے پر اللہ کا شکر ادا کرے اور ان کو جائز طریقے سے استعمال کرے۔

آیات نمبر ۴۵-۵۹ میں واضح کیا گیا ہے کہ انسانوں کے اچھے اعمال ان کی بہترین کمائی ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اعمال کے بدلے میں اعلیٰ اجر عطا کریں گے۔لہٰذا، بُرے اعمال اور خاص کر غرور و تکبر تو بُرائیوں کی جڑ ہے۔جھوٹ مٹنے والی چیز ہے۔ روزِ حساب و کتاب میں اللہ تعالیٰ بندوں کو ان کے نامۂ اعمال کے مطابق ہی جزا و سزا دے گا۔

آیات نمبر ۶۰-۷۴ کے دوران حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کی کہانی بیان کر کے اس بات کو ثابت کیا گیا کہ اعلیٰ قسم کا علم اللہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔جیسے حضرت خضرؑ کے پیش کیے جانے والے تین واقعات' جو انہوں نے حضرت موسیٰؑ کو دکھائے تھے۔ جب ان کی حقیقت بیان فرمائی تو حضرت موسیٰؑ کو معلوم ہوا کہ، اللہ تعالیٰ جو کچھ بھی کرتا ہے سب ٹھیک کرتا ہے۔ لہٰذا، انسان کو اپنے محدود علم کی بنا پر صبر و تحمل سے ہی کام لینا چاہیے۔

آیات نمبر ۸۳-۱۱۰ میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ، حضرت ذوالقرنینؑ، اللہ کے ان برگزیدہ بندوں میں سے تھا جنہوں کا اللہ پر نہایت پختہ یقین تھا۔اللہ نے ان آیات میں ان کے تین قصے بیان کر کے واضح کیا ہے کہ انسان کو اپنے علم اور طاقت کے مطابق عمل کر کے اللہ کے احکامات کو نافذ کرنا چاہیے۔ جیسے حضرت ذوالقرنینؑ نے اللہ ہی کے حکم کے مطابق مجرموں کو سزا' اور اچھے کام کرنے والوں کو انعامات سے نوازہ اور کمزوروں کو طاقتوروں سے تحفظ دیا۔کیونکہ وہ واقعی اللہ پر پختہ ایمان رکھتا تھا۔ لہٰذا، ہم سب کو بھی اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کرنی چاہیے' اور اسی پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے۔

↑ TOP ↑ انڈکس (الکہف) Home Page

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
اللہ کی حمد و ثنا	۱	اصحابِ کہف کا واقعہ	۹-۲۶
دولت پر غرور کا وبال	۳۲-۴۴	قیامت کا ذکر	۴۷-۴۹
حضرت خضرؑ اور حضرت موسیٰؑ	۶۰-۸۲	حضرت ذوالقرنینؑ کا ذکر	۸۳-۹۹
قوم یاجوج و ماجوج کا ذکر	۹۴	صرف اعمال پر تکیہ کرنے والوں کو انتباہ	۱۰۳-۱۰۶
قبولیتِ عمل کے ارکان	۱۰۷-۱۱۰		

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
019	44	مکی	مَریَم	حضرت عیسیٰؑ کی والدہ کا نام	098	06

Home Page خلاصہ انڈکس

تعارف > اس سورت کا نام بھی علامتی طور ہی رکھا گیا ہے کیونکہ اس میں حضرت مریمؑ کا ذکر ہوا ہے اس لیے یہ وہ سورت ہے جس میں حضرت مریمؑ کا ذکر بھی آیا ہے۔

اس سورت کا زمانہ نزول ہجرت حبشہ سے پہلے کا ہے اور قیام مکہ ہی کی نازل شدہ ہے۔متعدد روایات کے مطابق مہاجرینِ اسلام جب نجاشی کے بھرے دربار میں بلائے گئے تھے تو اس وقت حضرت جعفرؓ نے یہ سورت نجاشی کے دربار میں تلاوت کی تھی۔

اس سورت کے پہلے دو رکوع میں حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا قصہ بیان ہوا ہے۔اور تیسرے رکوع میں حضرت ابراہیمؑ کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔کیونکہ وہ بھی ایسے ہی حالات سے تنگ آ کر اپنے وطن سے نکل کھڑے ہوئے تھے۔جس سے ایک طرف تو کفارِ مکہ کو احساس دلایا گیا ہے کہ آج ہجرت کرنے والے مسلمان حضرت ابراہیمؑ کی پوزیشن میں ہیں۔اور تم لوگ ان ظالموں کی پوزیشن میں ہو جنہوں نے تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ کو ان کے گھر سے نکالا تھا۔

اور دوسری طرف اہلِ ایمان کو بشارت دی گئی ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے بھی ساتھ ہے۔جس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں برباد نہیں ہونے دیا اسی طرح تم لوگوں کو بھی برباد نہیں ہونے دے گا' بلکہ تمہارا انجام بھی ان کی طرح نیک ہی ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے چوتھے رکوع میں دوسرے انبیاءؑ کا ذِکر کرتے ہوئے واضح کیا کہ تمام انبیاءؑ وہی دینِ حق لے کر آئے تھے جو حضرت محمد ﷺ لائے ہیں۔مگر بعد میں ان کی اُمتیں بگڑتی رہیں۔

اس سورت کے آخری دو رکوع میں اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کی گمراہیوں پر سخت تنقید کرتے ہوئے کلام ختم کرنے کے ساتھ ساتھ اہلِ ایمان کو بشارت دی کہ ان دشمنانِ اسلام کی کوششوں کے باوجود تم کو اللہ تعالیٰ کامیابی و کامرانی سے ضرور نوازیں گے۔

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۱۵ میں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ذِکریاؑ اللہ تعالیٰ سے دُعا گو ہوئے کہ ان کی وفات کے بعد ان کے مشن کو جاری و ساری رکھنے کے لیے ان کو وارث عطا کیا جائے۔جو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت یحییٰؑ کی صورت میں عطا کیا۔جن کے بعد حضرت عیسیٰؑ آئے اور ان کے مشن کو اللہ کے فضل و کرم سے آگے بڑھانے کا ذریعہ بنے۔

آیات نمبر ۱۶-۴۰ میں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ حضرت مریمؑ سے ہم نے حضرت عیسیٰؑ کو پیدا کیا' جن کی پیدائش پر لوگوں نے حضرت مریمؑ پر طرح طرح کے الزامات لگائے۔مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو اپنی مدد سے اپنی والدہ کا مددگار اور احترام کرنے والا بنایا۔حضرت مریمؑ پر لگائے گئے لوگوں کے الزامات کو بھی جھوٹا ثابت کیا۔اور واضح کیا کہ حضرت عیسیٰؑ ، اللہ کے رسولؑ اور بندے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہی مالک ہے اس ساری دُنیا و کائنات کا اور روزِ قیامت کا بھی وہی مالک ہے۔

آیات نمبر ۴۱-۶۵ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراھیمؑ اور ان کے والد' پھر اس کے بعد حضرت موسیٰؑ اور ان کے بھائی حضرت ہارونؑ،اس کے بعد حضرت اسمٰعیلؑ اور ان کی قربانی اور ان کے والد حضرت ابراھیمؑ کی مثالیں دے کر واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جن کو جو کچھ چاہے ہدایات دیں۔اور اس کے ساتھ ان کو،ان کے بعد میں آنے والی نسلوں کے لیے نمونہ زندگی پیش کیا' تا کہ ان کے ماننے والے بھی اسی طرح کی زندگی گزارنے کی کوشش کریں اور اللہ کی رضا و خوشنودی حاصل کریں۔

آیات نمبر ۶۶-۹۸ میں اللہ تعالیٰ نے واضح کیا ہے کہ قیامت اور قیامت کے بعد کی زندگی یقینی ہے اور ابدی ہے۔ ہر انسان کو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے اعمال کا جواب دینا ہوگا۔اور اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اعمال کے مطابق جزا و سزا بھی عطا کریں گے۔اللہ تعالیٰ نے واضح کیا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ شیطان انسان کے دل میں طرح طرح کے وسوسے اور لالچ ڈال کر اسے سیدھے راستے سے رُکنے کی دعوت دیتا ہے۔لیکن انسان کو چاہیے کہ ہر وقت اللہ کی یاد اور ذکر و فکر میں مصروف رہتے ہوئے شیطانی کھیل سے اپنے آپ کو بچائے رکھے۔ اور ہمیشہ آخرت کی تیاری کے لیے خلوصِ نیت سے مصروفِ عمل رہے۔

<<<-------------------------------- >>>·····<<<-------------------------------->>>

Home Page · انڈکس (مَریَم) · ↑ TOP ↑

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
حضرت ذکریاؑ کا ذِکر	۱-۱۵	حضرت مریمؑ کا واقعہ	۱۶-۲۲
حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش	۲۳-۲۶	حضرت مریمؑ پر تہمت	۲۷-۳۳
حضرت ابراھیمؑ کا ذکر	۴۱-۵۰	حضرت موسیٰؑ کا ذِکر	۵۱-۵۳
حضرت اسمٰعیلؑ کا ذکر	۵۴-۵۵	حضرت ادریسؑ کا ذِکر	۵۷
گمراہ اقوام کا ذِکر	۵۹-۶۰	اہلِ جنت کی کیفیت	۶۱-۶۳
منکرینِ قیامت کی تردید	۶۶-۷۰	ہر ایک کو جہنم پر وارد ہونا ہے	۷۱-۷۲
آخرت میں مومنوں کا اجتماع	۸۵	اللہ تعالیٰ کی ذات پر کفار کا بہتانِ عظیم	۸۸-۹۵

<<<-------------------------------- >>>·····<<<-------------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
020	45	مکی	﴿ طٰهٰ ﴾	حروفِ مقطعات	135	08

Home Page · خلاصہ · انڈکس

تعارف > اس سورت کا نام اس کی پہلی ہی آیت کے لفظ طٰـــہٰ' کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔یہ سورت بھی سورہ مریم کے زمانہ کی ہی نازل شدہ ہے۔اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ سورت ہجرتِ حبشہ ہی کے زمانہ میں یا اس کے بعد نازل ہوئی ہو۔

مگر یہ امر یقینی ہے کہ حضرت عمرؓ کے قبولِ اسلام سے پہلے نازل ہو چکی تھی۔کیونکہ یہی وہ سورت ہے جس کی تلاوت انہوں نے اپنی بہن سے پاک صحیفے لے کر اس وقت کی تھی' جب وہ آپ ﷺ کو قتل کرنے کا ارادہ لے کر نکلے اور راستے میں ایک شخص نے کہا کہ پہلے اپنی بہن اور بہنوئی کی تو خبر لو۔کیونکہ وہ تو نئے دین میں داخل ہو چکے ہیں۔

یونہی حضرت عمرؓ نے اس وقت اس سورت کی تلاوت شروع کی تو پڑھتے پڑھتے یک لخت آپ کی زبان سے یہ الفاظ نکلے کہ،کیا خوب کلام ہے۔اسی وقت آپؓ نے حضرت خبابؓ کے ساتھ جا کر آپ ﷺ کی خدمت میں اسلام قبول کرلیا۔یہ واقعہ ہجرتِ حبشہ کے کچھ بعد کا ہے۔

اس سورت کے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے فرمایا کہ یہ قرآن اس لیے نہیں نازل کیا گیا کہ خواہ مخواہ تم کو مصیبت میں ڈال دیا جائے۔یہ تو بس ایک نصیحت اور یاد دہانی ہے،ان لوگوں کے لیے جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔اگر وہ اللہ کے عذاب سے بچنا چاہتے ہیں تو سیدھے راستے پر آ جائیں۔

پھر اس تمہید کے فوراً بعد حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کا قصہ تفصیل سے بیان کیا گیا' اور اس قصے کے ذریعے ان تمام معاملات و معمولات پر بھی روشنی ڈالی گئی' جو اس وقت ان کی اور نبی ﷺ کی باہمی کشمکش سے تعلق رکھتے تھے۔اس کے بعد واضح کیا گیا کہ یہ قرآن ایک یاد دہانی ہے' اگر اس پر عمل کرو گے تو تمہارا اپنا ہی بھلا ہے۔

اس کے بعد اس سورت میں حضرت آدمؑ کی کہانی بیان کر کے یہ بات ذہن نشین کرائی گئی کہ جس روش پر اہلِ قریش جا رہے ہیں یہ دراصل شیطان کی پیروی ہے' جس کا انجام سخت دردناک ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ اور دیگر اہلِ ایمان کو تاکید کی کہ ان منکرینِ حق کے معاملہ میں جلدی اور بے صبری نہ کرو، کیونکہ خدا کا قاعدہ یہ ہے کہ کسی قوم کو اس کی سرکشی پر فوراً نہیں پکڑتا۔بلکہ ان کو سوچنے' سمجھنے اور سنبھلنے کے لیے کافی مہلت دیتا ہے۔لہٰذا گھبراؤ نہیں' صبر و تحمل کے ساتھ ان کی زیادتیاں برداشت کرتے چلے جاؤ۔

اس سلسلے میں نماز کی تاکید کی گئی' تا کہ اہلِ ایمان میں صبر و تحمل اور قناعت و احتساب کی وہ حقیقی صفات پیدا ہوں جو دعوتِ حق کی خدمات کے لیے مطلوب ہیں۔

<<<-------------------------------- >>>·····<<<-------------------------------->>>

Home Page · خلاصہ · ↑ TOP ↑

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۸ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن حکیم انسان کو مشکل میں ڈالنے کے لیے نہیں نازل کیا گیا، بلکہ انسان کی رہنمائی کے لیے نازل کیا گیا ہے۔انسان کو چاہیے کہ اس کو سمجھے اور اس پر ایمان رکھتے ہوئے اس میں دی گئی ہدایات اور احکامات پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارے۔اور واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے صفاتی نام ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہنا چاہیے۔

آیات نمبر ۹-۳۶ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے واضح کیا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کو ہم نے اپنے کام کے لیے منتخب کیا اور ان کے بھائی حضرت ہارونؑ کو ان کا مددگار بنا کر دونوں کو فرعون اور اس کی قوم کے پاس تبلیغ کے لیے بھیجا۔ فرعون نے اپنے غرور و تکبر کے

بل بوتے پر نہ صرف یہ ہی کیا کہ حضرت موسیٰؑ کی دعوت اسلام جو کہ خدا کے حکم سے اس کو دی جا رہی تھی کو ماننے سے انکار کیا، بلکہ حضرت موسیٰؑ اور ان کے بھائی حضرت ہارونؑ دونوں کا مذاق بھی اڑایا۔ ان کو جادوگر کہا' اس پر اللہ نے اپنا عذاب نازل کیا اور فرعون کو اس کی قوم کے ساتھ ہی غرق کر دیا۔

آیات نمبر ۳۷-۷۶ میں حضرت موسیٰؑ کی پیدائش پر ان کی والدہ محترمہ کو اللہ نے اشارہ کیا کہ اپنے بیٹے کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دو، اور اس کی فکر نہ کرنا، یہ میں پھر تیرے ہی پاس پہنچا دوں گا۔ اس طرح حضرت موسیٰؑ ، فرعون کے ہاں پرورش کے لیے پہنچ گیا۔ اور جب وہ بالغ ہوا تو اللہ نے اُسے اور اس کے بھائی ہارون کو تبلیغ کے لیے منتخب فرمایا اور ساتھ ساتھ مصری قوم سے بنی اسرائیل کی آزادی کا مشن بھی سونپا، جو کہ، اللہ کی مدد سے حضرت موسیٰؑ نے اس کام کو بخوبی ادا کیا۔ انہی آیات میں حضرت موسیٰؑ اور جادوگروں کا مقابلہ بھی تفصیل سے بیان کیا گیا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے فرعون کو اس کی قوم سمیت غرق کر دیا، اور بنی اسرائیل کو آزادی حاصل ہوگئی۔

آیات نمبر ۱۰۵-۱۳۵ میں واضح کیا گیا کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ ہر انسان سے اس کے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا' اور پھر حقیقت سب پر واضح ہو جائے گی۔ لہٰذا، اس دُنیا میں انسان کو چاہیے کہ اللہ ہی کی بندگی کرے۔ شرک اور دوسرے بدکرداری کے کاموں سے اپنے آپ کو بچائے رکھے۔ کیونکہ اس دُنیا میں شیطان تو ہر وقت بُرے کام کرنے کے لیے اُکساتا ہی رہتا ہے۔ مگر انسان کو چاہیے کہ شیطان کے دھوکے میں نہ آئے۔ بلکہ اللہ ہی سے ڈرتے ہوئے اپنے آپ کو اپنی خواہشاتِ نفس کی بندگی سے روکے رکھے' اور اللہ تعالیٰ ہی کی حمد و ثنا میں ہر وقت مصروف رہے۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ | انڈکس (طٰهٰ) | Home Page

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
حضرت موسیٰؑ کا ذکر	۹-۸۵	اللہ کا حضرت موسیٰؑ سے ہمکلام ہونا	۱۱-۱۶
حضرت موسیٰؑ کا پہلا معجزہ	۲۱	حضرت موسیٰؑ کا دوسرا معجزہ	۲۲
حضرت موسیٰؑ کا بچپن	۳۶-۴۰	حضرت موسیٰؑ اور جادوگر	۶۵-۷۰
جادوگروں کا قبولِ اسلام	۷۰	فرعون اور اس کے ساتھیوں کی غرقابی	۷۷-۷۹
بنی اسرائیل پر اللہ کے احسانات	۸۰-۸۲	حضرت موسیٰؑ کی کوہِ طور پر روانگی	۸۴
سامری جادوگر کا فتنہ	۸۵	دُنیا کی کشاکش کا بیان	۱۳۱

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
021	73	مکی	﴿ اَلْاَنْبِيَآء ﴾	اللہ کے پیغمبر (غیب کی خبر دینے والے)	112	07

Home Page | خلاصہ | انڈکس

تعارف > اس سورت میں بہت سے انبیاءؑ کا ذِکر آیا ہے' جس کی مناسبت سے اس سورت کا نام اَلْاَنبِيَــآء رکھا گیا ہے۔ اس سورت کے مضامین اور اندازِ بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت قیامِ مکہ کے تیسرے دَور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ، کفارِ مکہ کی طرف سے آپ ﷺ پر لگائے گئے اعتراضات و الزامات کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ تم لوگوں کے لیے رحمت بن کر آئے ہیں نہ کہ زحمت بن کر' جیسا کہ تم سمجھ رہے ہو۔ کفارِ مکہ کو ڈرایا گیا ہے کہ یہ جو چالیں تم لوگ رسول اللہ ﷺ کی مخالفت میں چل رہے ہو' ان کا انجام تمہارے اپنے لیے بہت خوفناک ہوگا۔ لہٰذا، اپنی اس غفلت اور بے پروائی کو چھوڑ کر عقیدۂ آخرت اور دعوتِ توحید کو قبول کر لو۔ اسی میں ہی تمہاری بہتری ہے۔ اسکے علاوہ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے ذیل کے چند اہم امور کو بیان فرمایا ہے۔

>> کفارِ مکہ کے اعتراض' کہ بشر کبھی رسول نہیں ہوسکتا۔ اس کا اللہ تعالیٰ نے بڑے ہی حکیمانہ انداز میں جواب دیا اور واضح فرمایا کہ بشر رسول بھی ہوسکتا ہے۔

>> کفارِ مکہ کے اعتراض کہ زندگی ایک کھیل ہے۔ اس کا جواب بھی بڑے موثر انداز میں دیا گیا اور واضح کیا کہ یہ ایک کھیل تماشا نہیں ہے بلکہ اس زندگی کا خاص مقصد ہے۔

>> مشرکینِ مکہ کو شرک سے باز رہنے اور توحید پر ایمان لانے کے لیے دل نشین انداز میں دلائل دیئے گئے۔

>> اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے کفار و مشرکینِ مکہ کے لیے یہ واضح کر دیا کہ حضرت محمد ﷺ، اللہ کے رسول ہیں اور قرآن پاک، اللہ کی طرف سے ان پر نازل کردہ آسمانی کتاب ہے۔

>> کفارِ مکہ کی طرف سے کیا گیا اعتراض کہ نبی ﷺ کو بار بار جھٹلانے کے باوجود اللہ کا عذاب ہم پر کیوں نہیں آتا؟ اس اعتراض کو دُور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ ان کو بڑے ہی حکیمانہ طریقے سے سمجھاتے ہیں اور ان کے اس اعتراض کو رفع کرتے ہیں۔

اس کے بعد اس سورت میں کچھ انبیاءؑ کو پیش آنے والے اہم واقعات کی چند مثالیں پیش کر کے کفارِ مکہ کو سمجھایا گیا ہے کہ تمام کے تمام انبیاءؑ ، اللہ ہی کی طرف سے آئے تھے اور وہ سب کے سب بھی بشر ہی تھے۔ ان سب پر طرح طرح کے مسائل آئے' مگر اللہ نے ہر حال میں ان کی مدد کی۔ ان سب کا دِین بھی یہی تھا جس کی دعوت آپ ﷺ تم کو دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ نوعِ انسانی کا اصل دِین ہی دِین ِ اسلام ہے' اور اس کے علاوہ باقی جتنے بھی مذاہب، دُنیا میں بنے وہ سب کے سب گمراہ کن انسانوں کے خود ساختہ ہیں۔ ان مذاہب میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔

اللہ نے بیان فرمایا کہ انسان کی نجات کا انحصار ہی فقط دِین اسلام کی پیروی کرنے پر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا انسانوں پر احسانِ عظیم ہے کہ وہ انسانوں کی اصلاح کے لیے اپنے رسولؑ دُنیا میں انسانوں ہی سے منتخب فرما کر، انسانوں کو حقیقت سے آگاہ فرماتا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ' جو حقیقت کو پا کر اللہ کے رسولوںؑ کی طرف سے پیش کی گئی دعوتِ اسلام کو قبول فرما کر صرف اللہ ہی کی بندگی بجالاتے ہیں۔ اور نہایت بدقسمت ہیں وہ لوگ جو شیطان کے جال میں پھنس کر اپنی دُنیا و آخرت دونوں کو تباہ و برباد کر لیتے ہیں۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ | خلاصہ | Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۲۹ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان، اللہ کی طرف سے پیش کی گئی نشانیوں اور ہدایات کو غور سے نہیں دیکھتا اور نہ ہی ان سے کوئی سبق حاصل کرتا ہے۔ یوم الحساب ضرور آئے گا اور اس روز انسان کو اپنے تمام اعمال و افعال کا بھی حساب، اللہ تعالیٰ کو دینا ہوگا۔

اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی ہدایات و احکامات کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے دُنیا میں مختلف اَدوار میں مختلف پیغمبروں کو مبعوث فرمایا ،اور واضح کیا کہ سچائی ہی کی کامیابی ہوگی۔ جب کہ بُرائی فنا پذیر ہے اور ضرور ختم ہونے والی ہے۔ لہٰذا، لوگوں کو چاہیے کہ شرک چھوڑ کر صرف اللہ ہی کی بندگی کریں‘ جس نے ان سب کو اور پورے نظامِ کائنات کو پیدا کیا اور برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اور اس کا کوئی بھی شریک نہیں‘ اور یاد رکھو کہ حقیقت ہمیشہ حقیقت ہی رہتی ہے۔

آیات نمبر ۳۰-۵۰ میں بیان فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جو نظامِ کائنات تخلیق کیا ہوا ہے اس میں انسان کو غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے‘ اس کا نظم و ضبط اور اس پورے نظام کے مقاصد پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اس کو قائم کرنے اور اسے چلانے والی ضرور کوئی خدائی طاقت ہے۔ جو چیز بھی پیدا ہوتی ہے اس نے ضرور فنا بھی ہونا ہوتا ہے۔ لہٰذا، لوگوں کو چاہیے کہ زندگی کو بامقصد بنائیں‘ کیونکہ انسان کی ہر بات‘ ہر سوچ اور ہر ہر عمل یقیناً اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ اور انسان کے انہی اعمال و افعال اور سوچ و خیال کے مطابق، اللہ تعالیٰ اسے ضرور جزا و سزا دے گا۔ اس لیے انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہدایات کو کبھی بھی رَد نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ خلوصِ نیت سے تسلیم کرتے ہوئے ان پر عمل کر کے اپنی اس دُنیوی زندگی کو بہتر بناتے ہوئے اپنی اُخروی زندگی کو بہتر بنائے۔

آیات نمبر ۵۱-۹۳ میں واضح کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ لوگوں نے اپنے اپنے ادوار میں حق کے ساتھ ہر طرح کی بدی اور بُرائی کا ثابت قدمی سے مقابلہ کیا اور کامیابی حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیاتِ کریمہ میں حضرت ابراھیمؑ کا قصہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ نمرود اور اس کی نامراد قوم نے حضرت ابراھیمؑ کو جلتی ہوئی آگ میں ڈالا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آگ کو حضرت ابراھیمؑ پر ٹھنڈا کر دیا۔ اور حضرت ابراھیمؑ کو آگ کے اثر سے بالکل محفوظ رکھا۔

اسی طرح حضرت لوطؑ کا قصہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بیان کیا کہ ان کی قوم نے حضرت لوطؑ کو طرح طرح کی تکالیف پہنچائی تھی‘ مگر اللہ نے اس بدبخت قوم کو ہلاک کر دیا اور حضرت لوطؑ کر بالکل محفوظ رکھا۔

اسی طرح حضرت نوحؑ کی قوم کی ہلاکت کا بیان کیا اور حضرت نوحؑ کو کشتی میں محفوظ رکھا۔ ان کے علاوہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗدؑ و سلیمانؑ‘ حضرت ایوبؑ‘ حضرت اسمٰعیلؑ، حضرت ادریسؑ، حضرت ذوالکفلؑ‘ حضرت یونسؑ اور حضرت ذکریاؑ اور ان کی اقوام کی کہانیاں مختصراً بیان فرمائیں۔ تاکہ کفار کو احساس دلایا جائے کہ تمام انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو اپنے مختلف رسولوں کے ذریعے ہدایات پہنچا کر زندگی کو اللہ ہی کی مرضی کے مطابق گزارنے کا طریقہ بھی سمجھا دیا۔ اور ان کو زندگی کا اصل مقصد اور اس کا انجام بھی خوب اچھی طرح ذہن نشین کرا دیا۔ اور خوب واضح کر دیا کہ تمام انسان شروع سے لے کر آخر تک ایک ہی دِین اور ایک ہی خدا کی بندگی کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ اس لحاظ سے سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

آیات نمبر ۹۴-۱۱۲ میں فرمایا گیا ہے کہ نیکی اور اچھائی ہمیشہ ہی زندہ رہتی ہے۔ اس دُنیا میں یہ نامعلوم اور محدود سا وقت انسان کو اپنے امتحان (آزمائش) کے لیے جو دیا گیا ہے‘ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر اچھے اچھے عمل کرنے چاہیں۔ کیونکہ قیامت کی آمد یا انسان کی موت آنے کے ساتھ ہی مقررہ وقت کی یہ دی گئی محدود سی مہلت ختم ہو جائے گی۔ پھر پچھتاوا انسان کے کسی کام نہ آئے گا۔ کیونکہ زندگی کے آخری سانس کے ساتھ ہی مقرّرہ وقتِ امتحان بھی مکمل ہو جائے گا۔

انسان کے اختیارات کے استعمال اور اعمال کے پرچے اسی وقت انسان سے واپس لے لیے جائیں گے اور ان کے وہی اعمال نامے انسان کو یوم الحساب میں دِکھائے جائیں گے۔ اور ہر انسان کے اعمال نامے کے مطابق ہی اللہ تعالیٰ انسان کو جزا و سزا عطا فرمائیں گے۔

یوم الحساب میں اہلِ ایمان کو تو کوئی خوف نہیں ہوگا۔ کفار و مشرکین و منافقین، اس روز سب کے سب نہایت پریشانی کے عالم میں پچھتا رہے ہوں گے، دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ اور طرح طرح کے عذاب ان کے منتظر ہوں گے۔

لہٰذا، ابھی وقت ہے کہ شرک و کفر اور منافقت سے دُور رہیں اور صرف اللہ ہی کی بندگی کریں۔ کیونکہ اس دُنیا میں جتنے بھی اللہ کے پیغمبر آئے، سب نے یہی پیغام دیا کہ اللہ ہی کی بندگی کرو، اور اللہ کے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں ہے۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

Home Page انڈکس (اَلانبیآء) ↑ TOP ↑

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
خدا کی نافرمانی کا انجام	۱۰-۱۵	توحید کے حق میں دلائل	۲۱-۲۳
قریش کا تمسخر	۴۲	اعمال کا بیان	۴۷
حضرت ابراھیمؑ اور ان کی قوم	۵۱-۷۰	حضرت نوحؑ اور ان کی قوم	۷۶-۷۷
حضرت داوٗدؑ و سلیمانؑ	۷۸-۸۲	حضرت ایوبؑ کا ذکر	۸۳-۸۴
یاجوج و ماجوج کا ذِکر	۹۵-۹۷	بت پرستوں کا حشر	۹۸-۱۰۳
قیامت کا ذِکر	۱۰۴	اہلِ ایمان سے خدا کا وعدہ	۱۰۵-۱۰۷

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
022	103	مدنی	﴿ اَلحَجّ ﴾	حج	78	10

Home Page خلاصہ انڈکس

تعارف > اس سورت کی آیت نمبر ۲۷ میں حج کا حکم دیا گیا ہے جس کی وجہ سے اس سورت کا نام الحج رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں حج کی اہمیت و مقاصد پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

اس سورت کے زمانہ نزول میں مفسرین میں اختلاف ہے۔ کیونکہ اس سورت میں مکی و مدنی دونوں قسم کی سورتوں کی ملی جلی سی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ اس سورت کا پہلا حصہ اس کی آیات نمبر ۱-۲۴ تک کا مضمون اور اندازِ بیان بتاتا ہے کہ یہ مکہ ہی میں نازل ہوا ہے اور مکی دَور میں ہجرت سے پہلے نازل ہوا۔

جبکہ آیات نمبر ۲۵ سے لے کر آخر تک کا حصہ مدینہ طیبہ میں نازل شدہ معلوم ہوتا ہے۔ اس سورت میں تین گروہوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ مشرکینِ مکہ‘ کمزور عقیدہ مسلمان اور اہلِ ایمان یعنی مومنین و صادقین۔

مشرکین مکہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ تم لوگوں نے محض اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے گمراہ کن تصورات پر اصرار کیا ہے اور خدا کو چھوڑ کر دوسری چیزوں کی عبادت کی ہے۔ جن سے تم کو منع کیا گیا ہے۔ اب تم خود ہی اپنے ہونے والے انجام کو دیکھ لو گے‘ کہ کیسا بدترین انجام ہوتا ہے تمہارا۔ اس دُنیا میں اور پھر آخرت میں بھی۔

کمزور عقیدے کے مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ، آخر یہ تمہارا ایمان باللہ کیسا ایمان ہے ؟ خوشی اور راحت میں تو تم خدا کو خدا سمجھتے ہو' مگر جب تھوڑی سے تکلیف یا مشکل آتی ہے تو تم خدا کو بھول جاتے ہو. تمہیں خدا کے راستے میں چلتے ہوئے طرح طرح کی صورتِ حال سے واسطہ پڑتا رہے گا. لہٰذا، ان سب حالات کو صبر و تحمل سے برداشت کرو' مشکل میں پریشان مت ہوں' ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر توقع رکھو' اور اپنے ایمان میں نہایت پختہ اور بالکل ثابت قدم رہو.

اہلِ ایمان یعنی مومنین و صادقین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ، مشرکین مکہ نے اپنی جاہلیت کی انتہا کرتے ہوئے مسلمانوں کے لیے مسجدِ حرام کا راستہ بند کر دیا ہے. حالانکہ مسجدِ حرام ان کی ذاتی جائداد نہیں ہے. کسی کو حج سے روکنے کا ان کو کوئی حق بھی نہیں ہے. اس سے عرب کے تمام دوسرے قبائل کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو گیا کہ قریش، حرم کے مجاور ہیں یا مالک؟

اگر ان لوگوں (قریش) نے اپنی ذاتی دشمنی کی بنا پر آج ایک گروہ کو روکا ہے تو کل کسی دوسرے گروہ کو بھی روکیں گے. لہٰذا، اس سلسلے میں مسجدِ حرام کی تاریخ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کر دیا کہ، حضرت ابراھیمؑ نے جب یہ گھر تعمیر کیا تھا تو سب لوگوں کو حج کا اذنِ عام تھا. دوسری بات یہ کہ یہ اللہ کا گھر شرک کے لیے نہیں' بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے ہے.

لہٰذا ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو کفارِ قریش کے ظلم و ستم کا جواب طاقت سے دینے کے لیے اجازت دے دی. اور ساتھ ساتھ یہ ہدایت بھی کی کہ جب تم حکمران بنو تو تمہیں خوب معلوم رہنا چاہیے کہ تمہاری روش کیا ہونی چاہیے اور تمہاری حکومت کو کن مقاصد کے لیے کام کرنے چاہییں. سورت کے آخر میں اہلِ ایمان کے لیے مسلم کے نام کا باقاعدہ اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ابراھیمؑ کے اصل جانشین تم لوگ ہو.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۲۵ میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو اجازت دی ہے کہ اگر کفارِ مکہ اہلِ ایمان کو مسجدِ حرام سے منع کرتے ہیں تو آپ صبر و تحمل کا سہارا لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں. کیونکہ اللہ ان کفار کو کبھی بھی اہلِ ایمان پر غالب نہیں آنے دے گا. اللہ نے یہ بیان فرمایا کہ بُرائی اور بدی کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتی. اہلِ ایمان کو چاہیے کہ وہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کریں اور اخلاق سے گری ہوئی حرکت نہ کریں. ان آیات میں اللہ نے مزید فرمایا کہ کفار کو اچھائی اور بُرائی کے درمیان میں رکنے کا موقع ہی نہ دیں. انشاءاللہ تعالیٰ، فتح، اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اہلِ ایمان ہی کی ہو گی.

آیات نمبر ۲۶-۴۸ میں واضح کیا گیا کہ انسان کی روحانی تسکین کے لیے مختلف طریقے واضح کر دیئے ہیں' جن میں سے ایک طریقہ حج کی ادائیگی بھی ہے. جس کے لیے دُنیا بھر سے مسلم خواتین و حضرات، سال میں ایک دفعہ، اللہ کے گھر میں اکٹھے ہوتے ہیں. اس غرض سے کہ اللہ ہی کی حمد و ثناء اور عبادت میں شامل ہو کر اللہ کی رَضا حاصل کریں.

قربانی بھی ایک علامت ہے دِلوں کی پاکیزگی کی' اللہ کی راہ میں جہاد ہمارے ایمان کی پختگی کو جانچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی ہی طرف سے ایک امتحان ہے. لہٰذا، اگر کبھی جہاد کا موقع ملے تو اللہ ہی کی رَضا کے لیے اس میں بے خوف بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے' کیونکہ ہمیشہ کامیابی حق کو ہوتی ہے.

آیات نمبر ۴۹-۷۸ میں اللہ نے واضح کیا کہ بُرائی کی طاقت وقتی طور پر ان لوگوں کی آزمائش کے لیے ہوتی ہے، جن کے دِل ابھی بُرائی کی طرف مائل ہو رہے ہوتے ہیں' ابھی پختہ یقین نہیں ہوتے. یاد رکھو! کہ سچائی ہمیشہ غالب آتی ہے' کیونکہ اسے اللہ کی مدد اور رہنمائی حاصل ہوتی ہے.

اللہ تعالیٰ نے واضح کیا کہ جو لوگ شہید ہو جاتے ہیں وہ اللہ کے ہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اعلیٰ مقام حاصل کر لیتے ہیں. اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان سے فرماتے ہیں کہ، یہ دُنیوی مال و دولت یا آرام و سہولیات کے لیے جہاد مت کرو، صرف اور صرف اللہ ہی کے احکامات کو نافذ کرنے اور اللہ ہی کی رَضا کے لیے جہاد میں حصہ لو. ہو سکتا ہے کہ تم لوگوں میں اللہ کی خاطر گواہ ہوں' جیسے رسول اللہ ﷺ آپ لوگوں میں اللہ کی طرف سے گواہ ہیں.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ انڈکس (الحَج) Home Page

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
قیامت کا ذکر	۱-۲	زندگی بعد از موت	۵-۷
عبادت گزار بندے	۱۱-۱۳	تمام کائنات مصروفِ بندگیِ خدا	۱۸
کفارِ قریش کی خام خیالی	۱۹-۲۲	اللہ کی عبادت سے روکنے کا وبال	۲۵
حضرت ابراھیمؑ اور حج کی منادی	۲۶-۲۷	قربانی کا ذکر	۳۲-۳۳
جہاد کا پہلا حکم	۳۹-۴۰	اقوامِ گذشتہ کی تباہی کے اسباب	۴۲-۴۶
مکہ میں فتنۂ شیطان	۵۲-۵۴	خدا کی قدرت کی عظمت	۶۳-۶۶
خدا کا علم اور تقدیر	۶۷-۷۰	جہاد کی تلقین	۷۸

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
023	74	مکی	﴿ المؤمنون ﴾	مومنین	118	06

Home Page خلاصہ انڈکس

تعارف > اس سورت کی پہلی ہی آیت میں المومنون کا لفظ آیا ہے' اور اس کی پہلی ہی دس آیات میں مومنین کی چند اہم صفات بیان کی گئی ہیں. جس کی مناسبت سے اس سورت کا نام بھی المومنون رکھا گیا ہے.

یہ سورت بھی قیامِ مکہ ہی کے تیسرے دَور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ایک ہے. جس وقت یہ سورت آپ ﷺ پر نازل ہو رہی تھی' اس وقت حضرت عمرؓ آپ ﷺ پر نزولِ وحی کی کیفیت طاری ہوتے دیکھ رہے تھے. آپ ﷺ نے بعد میں بتایا کہ اس وقت مجھ پر دس ایسی آیات نازل ہوئیں ہیں' کہ اگر کوئی ان کے معیار پر پورا اتر جائے تو وہ یقیناً جنت میں جائے گا. اور پھر آپ ﷺ نے اس سورت کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں.

اس سورت کی پوری تقریر کا محور اِتباعِ رسول ﷺ کی دعوت ہے جو کہ اس سورت کا مرکزی مضمون بھی ہے۔ اس سورت کے شروع میں ہی اہلِ ایمان کی اہم صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے پیدائشِ انسان، زمین و آسمان اور دیگر نباتات و حیوانات کی پیدائش اور آثارِ کائنات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس بات کو اہلِ مکہ کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کی کہ، عقیدۂ توحید اور عقیدۂ آخرت، جو یہ پیغمبر ﷺ تمہیں سمجھانے کی کوشش کرتا ہے یہ برحق ہے۔ جس کے برحق ہونے پر تمہارا اپنا وجود اور یہ پورہ نظام کائنات گواہ ہے۔ اس کے بعد انبیاءؑ اور ان کی اُمتوں کے قصوں کو بیان کرتے ہوئے ذیل کی چند باتیں سمجھائی گئیں ہیں۔

کفارِ مکہ کی طرف سے حضرت محمد ﷺ کی دعوت پر کیے گئے اعتراضات و شبہات کچھ نئے نہیں ہیں، بلکہ یہ ہر زمانے کے جاہل لوگوں نے انبیاءؑ پر کیے اور وہ اپنے اپنے انجامِ بد کو پہنچے۔

اس کے بعد اللہ نے یہ واضح کیا کہ توحید اور عقیدہ آخرت کے بارے میں سب پیغمبروں کی یہی تعلیم تھی جو آپ ﷺ دے رہے ہیں۔ اور اس کے بعد اللہ نے واضح فرمایا کہ جن اقوام نے بھی اپنے پیغمبروں کی دعوتِ حق کو رَد کیا، ان کو اللہ نے اپنے عذاب میں مبتلا کر کے تباہ و برباد کیا، اور آخرت میں بھی ان کے لیے جہنم کی آگ منتظر ہے۔

اس کے بعد اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کیا کی آغازِ آفرینش سے لے کر آج تک جتنے بھی پیغمبرؑ اس دُنیا میں آئے، سب کا صرف ایک ہی دین تھا اور تمام انبیاءؑ ایک ہی اُمت تھے اور وہ سب دینِ اسلام کی ہی دعوت دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان قصوں کے بعد لوگوں کی اس غلط فہمی کو دُور کیا جس کی بنا پر وہ یہ سمجھتے تھے کہ دُنیوی خوشحالی مال و دولت، آل و اولاد اور قوتِ اقتدار وغیرہ ہی وہ معیاری چیزیں ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی راہِ راست پر ہے جبکہ ایسا ہے نہیں، اور نہ ہی اس میں کوئی حقیقت ہے۔

اسی طرح کسی کا غریب یا خستہ حال ہونا بھی یہ ثابت نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہیں، نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح کیا کہ انسان کے اچھے یا بُرے ہونے کا دارومدار جس چیز پر ہے وہ اصل میں اس کی سوچ و خیال اور اس کے اپنے اعمال ہیں۔ یعنی انسان کا تقویٰ، اس کا ایمان، اس کے دِل میں خدا ترسی اور راست بازی کا تصور و جذبہ، وغیرہ وغیرہ۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اہلِ مکہ پر ان دنوں میں آنے والے قحط کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تو صرف ایک تنبیہ ہے تم لوگوں کے لیے، سوچ لو اور راہِ راست پر آ جاؤ، ورنہ تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔

سورت کے آخر میں آپ ﷺ اور اہلِ ایمان کو ہدایت دی گئی کہ اہلِ کفار کے ظلم و ستم کا جواب ظلم و ستم سے نہیں، بلکہ بھلے اور اعلیٰ طریقے سے دو۔ مخالفینِ حق کو آخرت کی جواب دہی سے ڈراتے ہوئے دعوتِ حق کو قبول کرنے کی ترغیب دی گئی۔

<<<------------------------------ >>>.....<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ | خلاصہ | Home Page

خلاصہ > آیات نمبر۱-۵۰ میں فرمایا گیا ہے کہ ایمان کی پختگی ہمیشہ انسان کو عاجزی اور اللہ ہی کی بندگی کی طرف لے جاتی ہے، ریاکاری سے محفوظ رکھتی ہے۔ صدقہ و خیرات اور اللہ ہی پر بھروسہ، عہد کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی، وغیرہ ایسے عمل ہیں جو اگر خلوصِ نیت کے ساتھ اَدا کیے جائیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہونے کے سبب بنتے ہیں۔

اللہ نے یہ بھی ان آیات میں واضح فرمایا کہ انسان کی اپنی ہی تخلیق میں، اللہ کی واحدانیت و رب العالمین ہونے کے ثبوت موجود ہیں۔ اور اسی طرح کی کہانی آثارِ کائنات میں بھی پائی جاتی ہے۔ اور حقیقت سے آشنائی کے لیے، دُنیا میں جتنے بھی رسولؑ آئے وہ سب ہی اللہ کی واحدانیت اور عقیدۂ آخرت کی طرف دعوت دیتے رہے۔ مگر نادان لوگوں نے اس دعوتِ حق کو قبول کرنے سے انکار کیا اور تباہ و برباد ہو گئے۔ اللہ نے ہمیشہ ہی حق کو کامیابی عطا کی اور ہمیشہ عطا کرتا رہے گا۔

آیات نمبر ۵۱-۹۲ میں واضح کیا گیا کہ سچائی ہمیشہ سے ایک ہی رہی ہے۔ یعنی دینِ حق، اسلام۔ مگر گمراہ کن لوگوں نے مختلف فرقے بنا لیے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس دُنیا کی مال و دولت اور شان و شوکت، ان کو آخرت میں کچھ کام نہ دے سکیں گے۔

اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دی گئی دعوتِ اسلام ان تک پہنچا دی گئی ہے۔ اب وہ اسے قبول کریں یا نہ کریں اپنے ہونے والے انجام کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ کیونکہ یہ کوئی نئی دعوت یا کوئی نیا پیغام بھی نہیں ہے، جس کی ان کو سمجھ نہیں آتی۔ پوری کائنات اسی کی حمد و ثناء میں مصروف ہے۔ اگر غور کریں تو یہ بات آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے کہ پوری کائنات کا مالک و خالق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

آیات نمبر۹۳-۱۱۸ میں بیان کیا گیا ہے کہ اہلِ ایمان کو چاہیے کہ بُرائی کو بھلائی سے ختم کریں نہ کہ بُرائی کا جواب بُرائی سے دیں۔ اگر چہ دُنیا کا لالچ انسان کو اپنی طرف مائل کرتا ہے، لیکن انسان کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ ایک دفعہ موت آ گئی تو دوبارہ اچھے اعمال کرنے کا موقع بھی نہیں ملے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اعمال کے مطابق جزا و سزا عطا کریں گے۔

وہ خوش نصیب ہوں گے جن کے اچھے اعمال زیادہ ہوں گے ان کے بُرے اعمال کے مقابلہ میں۔ صرف اور صرف عقیدہ کی پاکیزگی و پختگی اور اچھے اعمال کی ہی آخرت میں اہمیت اور بول بالا ہوگا۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ اللہ، غفور و رحیم کی بندگی کرتے ہوئے یہ زندگی گزارے۔

<<<------------------------------ >>>.....<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ | انڈکس (المؤمنون) | Home Page

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
نیکوں کی نشانیاں	۱-۱۱	انسان کی پیدائش	۱۲-۱۶
حضرت نوحؑ کا ذکر	۲۳-۳۰	رسالتِ حضرت موسیٰؑ و ھارونؑ	۴۵-۴۹
مکہ معظّمہ میں قحط	۷۶-۷۷	اہلِ دوزخ کی فریاد	۱۰۵-۱۰۷

<<<------------------------------ >>>.....<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
024	102	مدنی	﴿ النُّور ﴾	نور (روشنی)	64	09

انڈکس | خلاصہ | Home Page

تعارف > اس سورت کا نام اس کی آیت نمبر۳۵ میں لفظ نُور سے ماخوذ ہے۔ اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے کہ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام بھی النُّور ہی رکھا گیا ہے۔

یہ سورت ۶ھ کے نصف آخر میں سورہ احزاب کے کئی مہینے بعد قیام مدینہ میں نازل ہوئی. اس سورت کا نزول واقعہ اِفک کے سلسلے میں ہوا. جو کہ تمام معتبر روایات کی رو سے غزوہ بنی مصطلق کے سفر میں پیش آیا. جب یہ واقعہ مدینہ کے لوگوں میں کافی اہمیت پکڑ گیا تو اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر یہ سورت نازل فرمائی.

جس میں اخلاق و معاشرت اور قانون کے ایسے احکامات و ہدایات واضح فرمائیں جن کا مقصد تھا کہ مسلم معاشرے کو بُرائیوں اور بے حیائیوں کی پیداوار سے محفوظ رکھا جا سکے. اگر وہ پیدا ہو ہی جائیں تو پھر ان کا تدارک کس طرح کیا جائے. ان احکامات و ہدایات کو اگر یہاں بیان کیا جائے تو ان کے لیے ایک پوری کتاب کی ضرورت ہے' مگر ہم یہاں بڑے ہی اختصار کے ساتھ ان کی طرف صرف اشارہ ہی کریں گے' تا کہ پڑھنے والوں کو اندازہ ہو سکے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں انسانی زندگی کی بہتری کے لیے کس طرح انسانوں کی رہنمائی فرمائی ہے.

زنا کے بیان میں اس کو معاشرتی و فوجداری جرم قرار دیتے ہوئے اس کی سزا کا تعین کر دیا گیا. اور بدکار مردوں اور عورتوں سے معاشرتی مقاطعے کا حکم دیا گیا. زنا کے جھوٹے الزام لگانے والوں کی گرفت اور سزا کے بارے میں بھی بیان کیا گیا. شوہر کی بیوی پر تہمت لگانے کی سزا کے لیے لِعان کا قاعدہ مقرر کیا گیا. افواہوں کی روک تھام کے لیے ہدایات دی گئیں.

مسلم معاشرے میں آپس کے تعلقات کی بنیاد باہمی حُسنِ ظن پر ہونی چاہیے. یعنی ہر آدمی اس وقت تک بے گناہ سمجھا جائے' جب تک اس پر گناہ ثابت نہ ہو جائے. نہ کہ یہ کہ ہر آدمی کو گناہ گار سمجھو جب تک وہ اپنی بے گناہی ثابت نہ کر دے.

ایک دوسرے کے گھروں میں آنے جانے کے طریقے اور قاعدے واضح کیے گئے. عورتوں اور مردوں کو آپس میں ایک دوسرے کو جھاک تاک کرنے سے منع فرمایا گیا. عورتوں کو پردے کا حکم' گھروں میں اور گھروں سے باہر جانے کے آداب اور طریقے بتائے گئے.

عورتوں کو اپنے بناؤ سنگھار کرنے اور چھپانے کے بارے میں ہدایات دی گئیں. معاشرے میں عورتوں اور مردوں کی مناسب عمر میں شادیوں کے بارے میں احکامات دیئے گئے. لونڈیوں اور غلاموں کی آزادی کے لیے مکاتبت کی راہ نکال دی گئی.

گھریلو معمولات و معاملات میں خانگی ملازموں اور نابالغ بچوں کی آمد و رفت اور رہن سہن کے بارے میں قواعد واضح کیے گئے. بوڑھی عورتوں کو گھروں میں کیسے رہنا چاہیے، ان کے بارے میں ہدایات دی گئیں. اندھے' لولے لنگڑے اور بیماروں کو رعایت دی گئیں' کہ وہ بلا اجازت بھی اگر کوئی چیز کسی کے ہاں سے کھا پی لیں تو اس کو چوری نہ سمجھیں. قریبی عزیزوں اور بے تکلف دوستوں کو اجازت دی گئی کہ وہ ایک دوسرے کے ہاں بلا اجازت بھی کھا پی سکتے ہیں' وغیرہ وغیرہ.

ان کے علاوہ اہلِ ایمان اور منافقین کی وہ کھلی کھلی نشانیاں بھی بیان کر دی گئیں ہیں' جن سے ہر مسلمان یہ بخوبی جان سکتا ہے' کہ معاشرے میں مومن کون ہے؟ اور منافق کون ہے؟ دوسری طرف مسلمانوں کی جماعتی نظم و ضبط کو اور سخت کر دیا اور اس کے لیے مزید ضابطے بنا دیئے گئے' تا کہ وہ طاقت ور اور مضبوط ہو جائیں' جس سے غیظ کھا کر مخالفینِ حق فساد انگزیاں کر رہے تھے.

اس پوری سورت میں نمایاں چیز دیکھنے کی یہ ہے کہ یہ اس تلخی سے بالکل ہی خالی ہے جو مخالفین کے بیہودہ اور شرمناک حملوں سے ہوا کرتی ہے. اس سورت کے نزول کے وقت جو حالات تھے' اگر ان کا جائزہ لیا جائے اور دوسری طرف اس سورت کے اندازِ بیان اور مضامین کو لیا جائے، تو صاف معلوم ہو جائے گا' کہ یہ کلام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے نازل شدہ ہے' انسانی کلام میں یہ خوبی و کمال' یہ حسن و جمال ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا.

اس قدر اشتعال انگیز صورتِ حال میں بھی انتہائی دل کش انداز میں مصلحانہ احکامات' حکیمانہ ہدایات اور نفسیاتی تربیت و تعلیمات کا حق ادا کیا جا رہا ہے. اس سے سبق ملتا ہے کہ مردِ مومن کو چاہیے کہ انتہائی افراتفری اور بے سکونی کے عالم میں بھی مایوس کن راہ نہ اپنائے. بلکہ بڑے تدبّر اور حکمت سے کام لیتے ہوئے اللہ ہی سے رجوع کرے' اور دُعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں رکھنا' شیطانی وسوسوں اور فتنوں سے محفوظ رکھنا اور ہمیشہ ہمیشہ راہِ حق پر قائم و دائم رکھنا.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑

خلاصہ

Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۲۶ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پاکدامنی حضرات و خواتین دونوں کے لیے ہی نیکی ہے' خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ ہوں' رنڈوا ہو یا بیوہ' ہر ایک کے لیے ضروری ہے کہ وہ خود کو پاکدامن رکھے' اور دوسروں پر بھی خوامخواہ تہمت نہ لگائے. اللہ تعالیٰ نے واضح کیا کہ اگر کوئی اس جرم (زنا کاری) میں ملوث ہو تو اس کے جرم کو ثابت کرنے کے لیے' ٹھوس قسم کی شہادت اور ثبوت کی ضرورت ہے' اور حکومت کا کام ہے کہ مجرم کو واقعی سزا دی جائے.

اسی طرح جو لوگ غلط افوائیں پھیلائیں' یا خوامخواہ ایک دوسرے کی عزت پر الزام تراشی کریں' ان کے جھوٹے ہونے یا لگائی گئی تہمت ثابت نہ کر سکنے کی صورت میں' ان کو بھی سزا دی جائے. اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بُرائی جلد پھیلنے والی چیز ہے. لہٰذا، اچھے لوگوں کو چاہیے کہ ہمیشہ اپنی حفاظت رکھا کریں اور اللہ کی عبادت میں مصروف رہتے ہوئے' اللہ ہی کی پناہ میں رہنے کی دُعا کرتے رہا کریں.

آیات نمبر ۲۷-۳۴ میں اللہ تعالیٰ نے گھریلو زندگی میں رہنے سہنے کے کچھ آداب کا ذکر کیا ہے' اور واضح کیا کہ اہلِ ایمان کو چاہیے کہ آپس کے یعنی میاں بیوی کے آپس کے تعلقات' صرف ان تک ہی محدود رہنے چاہیے. اور اپنے گھروں میں رہتے ہوئے اپنی حرکات و سکنات اور لباس وغیرہ کو ایک اچھے انداز میں برقرار رکھیں. اپنی نگاہیں کنٹرول میں رہنی چاہیے' اپنے خیالات و تصورات بھی اللہ ہی کی طرف ہونے چاہیے. کیونکہ شیطان ہر وقت دِلوں میں طرح طرح کے وسوسے ڈال دینے میں مصروفِ عمل رہتا ہے.

ایک اچھی شادی وہ ہے جس سے آدمی کے دل کو روحانی سکون نصیب ہو، اور جو بُرائیوں اور بے حیائیوں سے محفوظ رکھے. قرآن پاک میں اسی طرح کے احکامات و ہدایات بیان کیے گئے ہیں جن پر عمل کرنے سے دُنیا میں روشنی پھیلتی ہے.

آیات نمبر ۳۵-۵۷ میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ نور ہے' آسمانوں اور زمین کا. اور وہی ہے جو ہمارے دلوں کو اپنی یاد سے روشن کرتا ہے' اور ہمیں روحانی سکون نصیب کرتا ہے. اللہ تعالیٰ کا نور کائنات کے گوشے گوشے میں پھیلا ہوا ہے. ان آیات میں اللہ کے نور کی مثال کو کائنات کے نظام میں نظم و ضبط برقرار رکھنے اور انسانوں کو ان کا غور سے مشاہدہ کرتے ہوئے حقیقت کو تلاش کرنے کی دعوت دی ہے. اللہ تعالیٰ کی اس روشنی کو ہم اللہ ہی کی بندگی کرتے ہوئے' نماز اور زکوٰۃ ادا کرتے ہوئے' اپنے دلوں میں روحانی تسکین حاصل کرنے کی صورت میں حاصل کر سکتے ہیں.

جب کہ کچھ لوگ اندھیرے میں رہتے ہوئے اپنے اعمال کو دُنیا کے دِکھاوے کے لیے کر کے تباہ و برباد کر لیتے ہیں. اللہ تعالیٰ کی تمام قدرتی تخلیقات صرف اور صرف اللہ ہی کی حمد و ثنا اور بندگی میں مصروف دکھائی دیتی ہیں. جبکہ گمراہ قسم کے لوگ اپنی بُری سوچ اور بُرے اعمال کی وجہ سے اللہ کے غضب کے مستحق ہو گئے ہیں اور ہو جاتے ہیں.

آیات نمبر ۵۸-۶۴ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ گھریلو ماحول میں اچھے طریقوں سے رہنا' اور گروہی یا اجتماعی معاشرے میں اچھے قواعد و ضوابط برقرار رکھنا' روحانی سکون کو دعوت دیتا ہے' اور اللہ کو یہ باتیں بہت پسند ہیں. مگر ایک دوسرے کو شک و شبہات کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے.

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی عزت و احترام کیا جائے' تو ضروری ہے کہ تم دوسروں کا احترام کرو. اپنے احکامِ بالا کو ادب و احترام کی نگاہ سے دیکھو. جب کہ تم وہ کچھ نہیں جانتے' جو کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہر چیز' ہر عمل اور ہر ہر سوچ و خیال کے بارے میں مکمل علم رکھتا ہے' اور اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں کی دل کی گہرائیوں تک سے واقف ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

Home Page   انڈکس (النّور)   ↑ TOP ↑

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
زنا کاری کی سزا	۲	لعان کا بیان	۶-۱۰
حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت	۱۱-۲۱	گھروں میں آمدورفت کے آداب	۲۷-۲۹
مومنوں کی نگاہوں کے بارے میں	۳۰-۳۱	نکاح کا بیان	۳۲-۳۴
اللہ ہی نور ہے آسانوں اور زمین کا	۳۵	کفار کی دو اقسام	۳۹-۴۰
منافقین کا ذکر	۴۷-۵۲	آپ ﷺ کے حکم کی مخالفت کا وبال	۶۳

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
025	42	مکی	الفُرقان	فرق کرنے والا (کسوٹی)	72	06

Home Page   خلاصہ   انڈکس

تعارف > اس سورت کا نام اس کی پہلی ہی آیت میں آنے والے لفظ الفرقان سے لیا گیا ہے. اس سورت کا نام اس سورت کے مضامین سے ایک قریبی مناسبت رکھتا ہے. اس سورت کے مضامین اور اندازِ بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت بھی قیامِ مکہ کے متوسط دَور کی ہی نازل شدہ ہے.

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کی طرف سے کیے گئے شبہات و اعتراضات کا جواب دیا ہے' جن میں وہ کہتے تھے کہ قرآن پاک' حضرت محمد ﷺ کی نبوت اور آپ ﷺ کی پیش کردہ تعلیمات، اللہ کی طرف سے نہیں ہیں. بلکہ یہ آپ ﷺ اپنی طرف سے ہی بیان کر رہے ہیں. لہٰذا، اللہ تعالیٰ نے کفارِ قریش کے انکارِ دعوتِ رسول ﷺ پر ان کی گرفت کرتے ہوئے ان کو صاف صاف بتایا کہ دعوتِ حق سے منہ موڑنے کے بُرے نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا' اس کے لیے تیار رہو.

سورت کے آخر میں اہلِ ایمان کی خوبیوں اور اہلِ کفار کی بُرائیوں کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ دو طرح کے کرداروں کے نمونے آپ لوگوں کے سامنے ہیں' اور دونوں کے انجام بھی آپ لوگوں کے سامنے بیان کر دیئے گئے ہیں. اب تم خود فیصلہ کر لو کہ کونسا راستہ اختیار کرو گے ؟

اہلِ ایمان کی سیرت کو اللہ تعالیٰ نے وہ کسوٹی قرار دیا ہے' جس پر انسانی اعمال کو پرکھا جا سکتا ہے' کہ اگر وہ ان کے سیرت کے مطابق ہیں تو صحیح ہیں' ورنہ ان کا انجام بُرا ہونے والا ہے' جس کے وہ خود ذمہ دار ہیں.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

Home Page   خلاصہ   ↑ TOP ↑

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۲۰ میں اللہ تعالیٰ واضح فرماتا ہے کہ انسان پر کیے گئے بڑے بڑے انعامات میں سے قرآن پاک ایک بہت بڑا انعام اور باعثِ رحمت ہے. جس کو اچھائی اور بُرائی' یعنی نیکی اور بدی کو پرکھنے کے لیے کسوٹی بنا کر حضور ﷺ پر نازل فرمایا گیا ہے' تاکہ لوگ ہدایت پا سکیں اور اپنے آپ کو دُنیوی اور اُخروی عذابوں سے بچا سکیں.

اس کے علاوہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دُنیا میں جتنے بھی رسولؑ آئے سب انسان ہی تھے' وہ انسانوں کی طرح کھاتے پیتے تھے' اور انسانوں ہی میں رہتے تھے. سب سے بڑی بات کہ وہ انسانوں ہی کے لیے اپنی سیرت و کردار میں نمونہ زندگی تھے. جن سے ہمیں رہنمائی حاصل کرنی چاہیے.

آیات نمبر ۲۱-۴۴ میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر افسوس کیا ہے کہ جن لوگوں نے غرور و تکبر کرتے ہوئے' اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہوئے اللہ سے ملنے کی خواہش کی ہے. اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کیا ہے کہ قیامت اور روزِ حساب ضرور آئے گا. اس روز سب کو معلوم ہو جائے گا کہ حق کیا ہے ؟ مگر پھر ان لوگوں کا پچھتاوا ان کے کچھ کام نہ آئے گا.

اس کے بعد یہ بیان کیا گیا کہ قرآن کو ہم نے وقفے وقفے سے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل فرمایا' تاکہ لوگ آسانی سے اسے سمجھ کر اس میں دی ہدایات کے مطابق عمل کر سکیں. مگر ان لوگوں کی اکثریت نے اس کا مذاق اڑایا، اور اعتراض کیا کہ اگر آپ ﷺ کے کہنے کے مطابق کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تو ایک ہی دفعہ اسے کیوں نہیں نازل کیا گیا. اس کے جواب میں اللہ نے فرمایا کہ ان نادانوں کو معلوم ہو جائے گا' ابھی ان کو دی گئی مہلت کچھ باقی ہے. اور یہ واضح کیا کہ یہ لوگ اپنی خواہشاتِ نفس میں مبتلا ہو کر میعارِ انسانیت سے اس قدر گر گئے ہیں کہ جنگلی جانور بھی ایسے نہیں ہوتے' جیسے یہ ہو چکے ہیں.

آیات نمبر ۴۵-۷۷ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کی کہ اللہ کی نشانیاں نظامِ کائنات میں ہر جگہ موجود ہیں. اگر غور کریں' تو رات اور دن' ہوا اور بارش' سورج کی روشنی اور سایہ یہ سب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے انسان کی سہولت کے لیے بنائی گئی ہیں' اور اشارہ کرتی ہیں کہ ان کو کنٹرول کرنے والا اللہ ہی ہے' جو انسانوں کا بھی رب ہے' اور جس نے تقدیر، اچھی یا بُری بنائی. لہٰذا، انسان کو چاہیے کہ ان نشانیوں سے سبق سیکھ کر اللہ ہی کی بندگی اختیار کرے' اور اپنے آپ کو اللہ کے غضب سے بچائے.

اللہ کے بندے' جو اللہ اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان لاتے ہیں وہ ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں اور اسی کی بندگی میں مصروفِ عمل رہتے ہیں. اپنے حقوق و فرائض کو بخوبی اَدا کرتے ہیں' وہ خود بھی اور اپنے اہلِ خانہ کو بھی اللہ ہی کی بندگی کرنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں. وہ لوگ اللہ کا شکر اَدا کرتے ہیں. ایسے ہی لوگوں کے لیے اللہ کے ہاں خوشخبری اور آخرت میں ان کے لیے بہتر ٹھکانہ ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
ہرایک' دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ	۲۰	کفار کا انکارِ نبوتؐ کے لیے بہانے	۲۱-۲۳
روزِ قیامت کا ذکر	۲۵-۲۹	نزولِ قرآن پراعتراضِ کفار	۳۲-۳۳
اقوام سلف کی بربادی	۳۵-۴۰	پیغمبروںؑ سے کفار کا مسخرہ پن	۴۱-۴۲
خدا کے وجوداور قدرت پر دلائل	۴۵-۵۰	مشرکوں کی جہالت	۵۵-۵۷
مومنوں کی صفات	۶۳-۶۷		

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
026	47	مکی	﴿ الشُّعَرَآء ﴾	شعراء	227	11

Home Page | خلاصہ | انڈکس

تعارف > اس سورت کی آیت نمبر ۲۲۴ میں آنے والے لفظ الشُعراء کی مناسبت سے اس سورت کا نام رکھا گیا ہے. یہ سورت بھی قیامِ مکہ کے متوسط دور ہی کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے. اس سے پہلے سورت طٰہٰ' نازل ہوئی تھی. سورت طٰہٰ' کے متعلق یہ معلوم ہے کہ وہ سورت حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے پہلے ہی نازل ہوچکی تھی.

اس سورت میں کفارِ مکہ کی طرف سے کیے گئے مختلف اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں. کیونکہ وہ حضرت محمد ﷺ کی نبوت کو ماننے کے لیے تیار نہیں تھے. بلکہ طرح طرح کے اعتراضات کررہے تھے. کبھی کہتے تھے کہ آپ ﷺ کیسے نبی ہیں کہ آپ ﷺ نے ابھی تک کوئی نشانی ہمیں دکھائی نہیں' تو ہمیں کیسے یقین آئے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں.

وہ کبھی آپ ﷺ کو شاعر کہتے تھے' کبھی جادوگر اور کبھی کاہن قرار دیتے تھے. مگر آپ ﷺ ان لوگوں کو عقیدۂ توحید و آخرت کی تبلیغ کرتے کرتے تھک جاتے تھے' تو غم میں آپ ﷺ نڈھال ہو جاتے' کہ ان لوگوں کو کوئی اثر ہی نہیں ہوتا تھا. ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت آپ ﷺ پر نازل فرمائی اور حوصلہ دیا کہ ان کے پیچھے اپنے آپ کو کیوں غم زدہ کرتے ہو' ان کو ہدایت دینا یا نہ دینا آپ ﷺ کا کام نہیں ہے. آپ صرف ان کو بتا دیں کہ حقیقت کیا ہے؟ باقی معاملہ ہم پر چھوڑ دیں.

اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر اس سورت میں بیان فرمایا کہ ان کفار کے ایمان نہ لانے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ انہوں نے کوئی نشانی نہیں دیکھی' بلکہ یہ لوگ ہٹ دھرم اور ضدی ہیں. یہ سمجھانے سے نہیں مانیں گے بلکہ کسی ایسی نشانی کے طالب ہیں' جو ان کی گردنیں جھکا دے. لہٰذا، وہ نشانی جس وقت آجائے گی ان کو خود ہی معلوم ہوجائے گا کہ جوبات انہیں سمجھائی جارہی تھی وہ برحق تھی.

طالبِ حق کے لیے تو اس کائنات کی تخلیق و گردش میں بے شمار ایسی نشانیاں موجود ہیں جنہیں دیکھ کر وہ حقیقت کو جان سکتے ہیں. مگر ان کی عقل میں یہ بات نہیں آئے گی کہ حقیقت کیا ہے؟ کیونکہ یہ لوگ تو ایمان لانا ہی نہیں چاہتے. ورنہ آفاق کی نشانیاں دیکھ کر' اور انبیاءؑ کے معجزات کو جان کر بھی اگر یہ ایمان نہ لائیں تو اپنے ہونے والے انجامِ بد کے یہ خود ذمہ دار ہیں. اسی غرض کے لیے اس سورت میں ان سے ملتی جلتی سات قوموں کے قصے بیان فرمائے گئے' تاکہ انہیں عبرت حاصل ہو اور یہ لوگ راہِ راست پر آجائیں. ان ہلاک شدہ اقوام کے واقعات سنا کر ان کو ذیل کی چند باتیں ذہن نشین کرائی گئی ہیں.

ایک قسم کی نشانیاں تو وہ ہیں جو تخلیقِ کائنات پر غور کرنے سے خودبخود ہی معلوم ہو جاتی ہیں' اور دوسری قسم کی نشانیاں وہ ہیں جو اللہ کے عذاب کی صورت میں فرعون اور دیگر اقوام پر نازل ہوئیں.

دوسری بات جو ان قصوں سے ثابت کی گئی وہ یہ ہے کہ ہر زمانے کے کفار کی ذہنیت ایک سی رہی' جب کہ تمام انبیاءؑ کی تعلیمات ایک ہی تھیں' ان کی دعوت اسلام ایک تھی' یہ دونوں نمونے قرآن پاک میں موجود ہیں.

تیسری بات یہ کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ زبردست اور قہار بھی ہے تو بے شک وہ غفور و رحیم بھی ہے. اس سورت کے آخر میں ان کفار سے یہ فرمایا گیا کہ اگر تم لوگوں نے نشانیاں ہی دیکھنی ہیں' تو قرآن پاک کو دیکھو' جو تمہاری اپنی زبان میں ہے' حضرت محمد ﷺ کو دیکھو' اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو دیکھو، اور خوب غور کرو کہ حقیقت کیا ہے؟

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

Home Page | خلاصہ | ↑ TOP ↑

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۶۹ میں واضح کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا منصوبہ ایک غیر محسوس طریقے سے کام کرتا ہے' لوگوں کو اس کے بارے میں معلوم ہی نہیں ہوتا. کیونکہ کچھ لوگ اس کو نہیں مانتے اور اس پر مذاق اڑاتے ہیں' جب اللہ کی دی ہوئی مہلت ختم ہو جاتی ہے تو ان کو اللہ اپنے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے اور ان کو تباہ و برباد کر دیتا ہے.

ان آیات میں حضرت موسیٰؑ کا قصہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ جب ہم نے حضرت موسیٰؑ کو اپنی چند نشانیاں دے کر فرعون کو دعوتِ اسلام دینے کے لے بھیجا' تو حضرت موسیٰؑ نے اللہ ہی کی مدد سے بے خوف و خطر ہو کر اللہ کی بندگی کا پیغام پہنچایا' اور مصر کے عقل مند لوگوں کو دائرۂ اسلام میں داخل کرنے میں کامیاب ہو گئے. فرعون جو کہ خدا کا ناشکرا اور غرور و تکبر میں مبتلا تھا' اس کو اور اس کی قوم کو سمندر میں غرق کر دیا اور ان کی حکومت اور مال و دولت ان کے بعد میں آنے والوں کے لیے چھوڑ دیئے.

آیات نمبر ۷۰-۱۲۲ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت ابراھیمؑ بڑے ہی صبر و تحمل کے ساتھ اپنے لوگوں کو اللہ کی بندگی پر قائل کرنے کی کوشش کرتے رہے' اپنے لیے اور اپنے والد کے لیے راہِ راست پر آنے اور قائم رہنے کے لیے اللہ سے دُعا کرتے رہے. اور اپنے بعد میں آنے والی نسل کے لیے بھی دُعا گو تھے. عقیدۂ توحید کے ساتھ ساتھ عقیدۂ آخرت کی بھی تبلیغ کرتے رہے.

اور اسی طرح حضرت نوحؑ بھی اپنی قوم کے منکرین کو حق کی دعوت دیتے رہے' اور جو لوگ ان پر ایمان لائے تھے' ان میں اکثریت غریب لوگوں کی تھی. اس زمانے میں بھی جو متکبر اور خدا فراموش قسم کے لوگ تھے' اللہ تعالیٰ نے ان سب کو اپنے عذاب میں مبتلا کرکے تباہ و برباد کر دیا' اور بعد میں آنے والی نسلوں کے لیے قصۂ عبرت بنا دیا.

آیات نمبر ۱۲۳-۱۶۵ میں اللہ تعالیٰ نے قومِ عاد اور قومِ ثمود کے بارے میں واضح کیا کہ ان لوگوں نے اپنی طرف بھیجے گئے رسولوں کا مذاق اڑایا اور اپنے غرور و تکبر اور اپنی خواہشاتِ نفس کی بندگی میں مصروف رہے. آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنے عذاب نازل کیے اور رہتی دُنیا تک کے لیے ان کو نشانِ عبرت بنا دیا.

آیات نمبر ۱۷۶-۱۹۱ میں حضرت لوطؑ اور ان کی قوم کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم کی بدکاری کے بارے میں آگاہ کیا کہ حضرت لوطؑ نے بار بار ان کو سمجھایا اور عذابِ خدا سے ڈرایا' کہ ایسی بُری حرکات نہ کرو' اللہ کا غضب تمہیں تباہ و برباد کرے گا مگر وہ لوگ تھے ہی ہٹ دھرم اور ضدی اور اپنی خواہشاتِ نفس کے بندے۔ تو آخر کار اللہ نے ان کو ایک خوفناک عذاب میں مبتلا کر کے ہلاک کر دیا۔

اسی طرح حضرت شعیبؑ نے بھی اپنی قوم کو ان کے بُرے اعمال سے روکا' جو کہ وہ کاروبار و تجارت میں دھوکے بازی اور خیانت کرتے تھے۔ حضرت شعیبؑ کی بار بار ممانعت کے باوجود وہ اپنی بدنیتی و بددیانتی سے جب باز نہ آئے تو آخر کار اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو بھی برباد کر کے رکھ دیا' اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے نشانِ عبرت بنا دیا۔

آیات نمبر ۱۹۲-۲۲۷ میں اللہ نے ارشاد فرمایا کہ، جیسے پہلے پیغمبروں پر ہم نے اپنی آسمانی کتابیں ان کی اور ان کی قوموں کی بہتری کے لیے نازل فرمائی تھیں' بالکل اسی طرح اور انہیں مقاصد کی خاطر یہ قرآن پاک حضرت محمد ﷺ پر بھی نازل کیا گیا ہے۔

یاد رکھو ! یہ کوئی شاعری یا جادوگری کی طرح جھوٹی یا عارضی کہانیاں نہیں ہیں۔ بلکہ یہ حق اور سچ ہیں اور ہمیشہ غالب رہے گا۔ یہ صرف لوگوں کی کسی خاص جماعت کے لیے نہیں' بلکہ سب کے لیے ہے' جو اس کے مطابق عمل کرے گا' وہ ہدایت یافتوں میں شامل ہوگا' جو کوئی اس کتاب پاک کو نہیں مانے گا وہ اپنے ہونے والے انجام بد کا خود ذمہ دار ہوگا۔

<<<-------------------------------->>>.....<<<-------------------------------->>>

↑ TOP ↑ | انڈکس (الشُّعَرَآء) | Home Page

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
حضرت موسیٰؑ اور فرعون کی گفتگو	۱۶-۳۷	حضرت موسیٰؑ اور جادوگروں کا مقابلہ	۳۸-۴۸
حضرت موسیٰؑ کو ہجرت کا حکم	۵۲-۵۹	حضرت ابراہیمؑ اور ان کی قوم	۶۹-۷۹
اہلِ دوزخ کی آرزو	۱۰۲	حضرت نوحؑ اور ان کی قوم	۱۰۵-۱۲۲
حضرت ہودؑ اور ان کی قوم	۱۲۳-۱۴۰	حضرت صالحؑ اور ان کی قوم	۱۴۱-۱۵۹
حضرت لوطؑ اور ان کی قوم	۱۶۰-۱۷۵	حضرت شعیبؑ اور ان کی قوم	۱۷۶-۱۹۱
آپ ﷺ کا قریش کو خطاب	۲۱۴-۲۲۰		

<<<-------------------------------->>>.....<<<-------------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
027	48	مکی	النّمل	چیونٹی	93	07

Home Page | خلاصہ | انڈکس

تعارف > اس سورت کا نام اس کی آیت نمبر ۱۸ میں آنے والے لفظ النّمل کی مناسبت سے ہے۔ یعنی وہ سورت جس میں النّمل (چیونٹی) کا قصہ بیان ہوا ہے۔ اس سورت کا مضمون اور انداز بیان بتاتا ہے کہ یہ سورت بھی قیام مکہ کے دورِ متوسط میں ہی نازل ہوئی ہوگی۔ متعدد روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے سورت شعراء نازل ہوئی اور پھر یہ سورت اور اس کے بعد سورت القصص۔

یہ سورت دو خطبوں میں نازل ہوئی' پہلا خطبہ جو کہ آغازِ سورہ سے لے کر چوتھے رکوع کے خاتمے تک ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ قرآن کی رہنمائی سے صرف وہ لوگ فیض یاب ہو سکتے ہیں جو اس میں پیش کی جانے والی بنیادی حقیقتوں کو تسلیم کرتے ہیں' اور عملی زندگی میں اِتباع و اطاعت کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔

اس تمہیدی بیان کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں تین طرح کے کرداروں کے عملی نمونے پیش کر کے حقیقت کو واضح کیا۔

ایک کردار تو فرعون اور سردارانِ قومِ ثمود اور سرکشانِ قومِ لوط کا ہے۔

دوسرا نمونہ حضرت سلیمانؑ کا جن کو اللہ تعالیٰ نے دولت و ثروت اور حکومت سے نوازہ تھا' مگر وہ ہر وقت اور ہر حال میں بندگی خدا میں ہی جھکا رہتا تھا۔

تیسرا نمونہ ملکہ سبا کا ہے' جو تاریخ عرب کی نہایت دولت مند و مشہور قوم پر حکمران تھی اور مشرک قوم سے تعلق رکھتی تھی۔ لیکن جب اس پر حق واضح ہو گیا تو اس نے فوراً اسلام قبول کر لیا۔ کیونکہ نفس کی بندگی اور خواہشات کی غلامی کا مرض اس پر ابھی مسلط نہ تھا۔

دوسرا خطبہ جو کہ پانچویں رکوع کی ابتداء سے سورت کے اختتام تک ہے۔ اس میں سب سے پہلے کائنات کے چند نمایاں ترین حقائق کی طرف اشارہ کر کے' کفارِ قریش سے پوچھا گیا کہ، کیا یہ حقائق اس شرک کی شہادت دے رہے ہیں جس میں تم مبتلا ہو ؟ یا اس تمہید پر گواہ ہیں جس کی دعوت آپ ﷺ تم کو دے رہے ہیں ؟

اور اس کے ساتھ ساتھ کفارِ قریش پر یہ واضح کر دیا کہ جس چیز نے تمہیں ایمان لانے سے روک رکھا ہے' وہ ہے آخرت سے انکار! جس کی وجہ سے تمہارے لیے زندگی کے کسی مسئلے میں بھی سنجیدگی نہیں رہی۔

لہٰذا، انہیں ان کی اس غفلت سے جگانے کے لیے اس سورت کے چھٹے اور ساتویں رکوع میں متواتر وہ باتیں بیان فرمائی گئی ہیں' جو ان لوگوں میں عقیدہ آخرت کا احساس پیدا کریں۔

خاتمۂ کلام میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اصل دعوت یعنی بندگی خدا' انتہائی دل کش اور موثر انداز میں پیش کر کے لوگوں کو آگاہ کیا کہ اسے قبول کرنے میں تمہارا اپنا ہی بھلا ہے۔ اور اس سے انکار کرنے میں تمہارا اپنا ہی نقصان ہوگا۔

ہاں اگر اس دعوتِ حق کو ماننے کے لیے تم لوگ اس وقت تک انتظار کرو گے کہ خدا کی وہ نشانیاں' جو ہلاک شدہ اقوام پر عذاب الٰہی کی صورت میں آئیں تھیں' جن کے آنے کے بعد حق کو مانے بغیر کوئی چارہ نہ رہے گا' تو یاد رکھو ! کہ وہ وقت ایمان لانے کا نہیں' بلکہ تمہیں دی گئی مہلت کے خاتمے کا وقت ہوگا' پھر تمہارا ایمان لانا بھی کوئی اہمیت نہ رکھے گا۔

<<<-------------------------------->>>.....<<<-------------------------------->>>

↑ TOP ↑ | خلاصہ | Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۱۴ میں اللہ تعالیٰ نے واضح کیا کہ قرآن پاک کا نزول انسان کو روحانی سکون مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ دُنیوی زندگی کو صحیح طریقے سے گزارنے کی رہنمائی بھی کرتا ہے۔ اُخروی زندگی میں کامیابی کی اُمید دلاتا ہے۔ جو انسان اس پر یقین کامل رکھتے ہیں اور ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اپنی عملی زندگی بھی اسی کے مطابق گزارتے ہیں' ان پر اس طرح اثر انداز ہوتا

ہے' جیسے حضرت موسیٰؑ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی نشانیوں نے (جو کہ اسے اس وقت حاصل ہوئیں تھیں جب وہ آگ کو دیکھ کر اس کی طرف بڑھے تھے۔) اثر کیا تھا۔ جس کی بنا پر اللہ نے ان کو فرعون اور ان کی قوم کو شرک اور غرور و تکبر سے روکنے کی دعوت دینے کے لیے بھیجا تھا۔

آیات نمبر ۱۵-۴۴ میں واضح کیا گیا کہ حضرت داوٗدؑ و حضرت سلیمانؑ کو، اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے خاص علوم و تدبر عطا کیے تھے۔ حضرت سلیمانؑ نے چیونٹی کی ذہانت کی تعریف کی جو کہ اللہ نے اسے عطا کی تھی۔ حضرت سلیمانؑ نے اپنی پوری طاقت و ذہانت اور مال و دولت سے اللہ تعالیٰ کے احکامات و ہدایات کو دُنیا میں نافذ کرنے کی کوشش کی' اور ایک حیران کن واقعہ کے تحت انہوں نے ملکہ سبا کو اہلِ ایمان میں شامل کیا۔

آیات نمبر ۴۵-۵۸ میں حضرت صالحؑ کا ذکر فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ ان کی قوم بُرے اعمال و خیالات میں مبتلا تھی' اور جاہل لوگوں نے آپس میں منصوبہ بنایا کہ حضرت صالحؑ اور ان کے خاندان کے تمام لوگوں کو مل کر ختم کردیں گے اور بعد میں جھوٹ بولیں گے کہ ہمیں معلوم بھی نہیں ہے' کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے۔

ادھر یہ لوگ اپنی اس غلیظ چال کو عملی جامہ پہنانے ہی والے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے عذاب میں مبتلا کر کے ہلاک کر دیا' اور یہ ثابت کر دیا کہ اللہ کی چال دُنیا کی سب چالوں سے زبردست ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت لوطؑ کی قوم کی بداعمالی کی طرف اشارہ کیا' کہ وہ قوم ایسی حد سے گزری ہوئی قوم تھی کہ اس نے اپنی جنسی خواہشات کو غلط طریقوں سے پورا کرنا شروع کر دیا۔ حضرت لوطؑ کا مذاق اڑاتے اور سرِعام بدکاری کرتے تھے۔ اس پر اللہ نے اس بدکار قوم کو اپنے عذاب میں گرفتار کیا اور ان کا نام و نشان تک مٹا دیا۔

آیات نمبر ۵۹-۹۳ میں واضح کیا گیا کہ اللہ کی رحمت و احسانات جو انسان پر کیے گئے ہیں، کائنات اور انسان کی تخلیق اور گردش و برقراری پر اور اس کے ساتھ ساتھ خود اپنے وجود کی تخلیق و نشوونما میں غور کرنے سے' یہ محسوس کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام علوم کا سرچشمہ ہے اور پورے نظام کائنات کو وہی کنٹرول بھی کر رہا ہے۔ انسان کا علم بھی اسی کا دیا ہوا ہے اور محدود ہے۔ اللہ ہی کی کرم نوازی ہے کہ انسان زماں و مکاں کا خیال رکھتے ہوئے سفر کر سکتا ہے اور دیکھ سکتا ہے' کہ ہر جگہ بُرائی اور بھلائی کی کشمکش ہے' مگر آخر کامیابی بھلائی کی ہی ہوتی ہے۔

یہ اللہ ہی کی مہربانی ہے کہ ہمیں اچھائی و بُرائی میں فرق کرنے کے لیے قرآن پاک کی صورت میں ایک کسوٹی عطا کی' اور اس کے ساتھ ساتھ عقل بھی عطا کی' ورنہ ہم اندھیرے ہی میں رہتے۔ نیکی اور بدی کی کوئی تمیز نہ کر سکتے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہمارے ساتھ نہ ہوتی تو ہم کبھی بھی یہ نہ کر سکتے تھے۔

لہٰذا، ہمیں صرف اور صرف اللہ ہی کی بندگی کرنی چاہیے' اسی کا شکر ادا کرنا چاہیے' کیونکہ وہی مالک ہے تمام کائنات کا' اسی کی ہمیشہ حمد و ثنا کرتے رہنا چاہیے۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ انڈکس (النّمل) Home Page

آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر	موضوعات
۱۸	النّمل (چیونٹی) کا ذکر	۷-۱۴	حضرت موسیٰؑ سے خدا کی ہمکلامی
۶۰-۶۳	دلائلِ توحید	۱۵-۴۴	حضرت داوٗدؑ و سلیمانؑ پر انعامات
۸۲	زمین سے ایک جانور کا ظہور	۶۴-۶۶	دوبارہ زندگی کا ثبوت
		۸۷	نفخ (صور) کا ذکر

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
028	49	مکی	القَصَص	قصے، واقعات	088	09

Home Page خلاصہ انڈکس

تعارف > اس سورت میں حضرت موسیٰؑ کا قصہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ قـصـص کے معنی سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس سورت میں کوئی واقعہ یا کوقصہ بیان کیا گیا ہوگا۔ لہٰذا اس اعتبار سے اس سورت کی آیت نمبر ۲۵ میں آنے والے لفظ الـقـصـص کی مناسبت سے بھی یہی نام رکھا گیا ہے۔ جیسا کہ متعدد روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سورہ شعراء' سورہ نمل' اور سورہ قصص یکے بعد دیگرے نازل ہوئی ہیں۔

اس سورت کا اندازِ بیان اور مضامین بھی یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ سورت بھی قیامِ مکہ کے دورِ متوسط میں ہی نازل ہوئی ہوگی۔ مندرجہ بالا بیان کی گئی تینوں سورتیں مل کر قصہ حضرت موسیٰؑ کی تکمیل کرتی ہیں۔

اس سورت میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ جس چیز کو واضح کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ بھی کرنا چاہتا ہے اس کے لیے وہ انوکھے انداز میں اسباب و ذرائع فراہم کرتا ہے اور اپنا کام کر دکھاتا ہے۔ جیسے حضرت موسیٰؑ کی پرورش، فرعون کے ہاتھوں کروا کر' پھر اسی کے ہاتھوں فرعون کا تختہ بھی اُلٹا دیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کی مشیت سے کوئی بھی نہیں لڑ سکتا' اور اس کی چال کو بھی کوئی نہیں روک سکتا۔

اس سورت میں دوسری بات کفارِ قریش پر یہ واضح کیا گیا کہ نبوت کبھی بھی کسی انسان کو دھوم مچا کر یا جشن و اعلان کرا کر نہیں دی گئی۔ جیسا کہ تم حضرت محمد ﷺ پر اعتراض کرتے ہو' کہ ان کو چپکے سے نبوت کیسے مل گئی؟ حضرت موسیٰؑ کی مثال لے لیں' راہ چلتے ہوئے اسے اللہ نے نبوت عطا کر دی۔ کسی کو معلوم بھی نہ ہوا تھا کہ آج حضرت موسیٰؑ کے ساتھ وادی طور سینا میں کیا واقعہ پیش آیا۔

تیسری بات یہ واضح کی کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے کوئی کام لینا چاہتا ہے تو اسے بغیر کسی لاؤ لشکر اور سر و سامان کے اٹھاتا ہے اور سوائے اللہ کے کوئی اس کا مددگار نہیں ہوتا۔ جیسے فرعون اور حضرت موسیٰؑ کے درمیان مال و دولت اور دُنیوی اثر رسوخ اور طاقت کا نمایاں فرق تھا۔ مگر اللہ نے فرعون کو غرق کر دیا۔

اس سورت کے آخر میں اس بات کا جواب دیا گیا کہ یہ لوگ بار بار مطالبہ کرتے تھے کہ اگر آپ ﷺ، اللہ کے نبیؐ ہیں' تو حضرت موسیٰؑ کی طرح کوئی واضح نشانی کیوں نہیں لاتے؟ اس کے جواب میں اللہ نے فرمایا' کہ جب موسیٰؑ واضح نشانیاں لایا تھا تو تمہارے ہی باپ داداؤں نے اسی وقت حضرت موسیٰؑ کو جادوگر کہہ کر حقیقت ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ پھر آخر کار اللہ نے فرعون اور اس کی قوم کو غرق کر دیا تھا۔

لہٰذا، جن حالات میں یہ قصہ سنایا گیا تھا، اس وقت آپ ﷺ اور کفارِ قریش میں ویسی ہی کشمکش چل رہی تھی' جیسی اس سے بہت عرصہ پہلے حضرت موسیٰؑ اور فرعون کے درمیان تھی. اس لیے ان حالات میں یہ قصہ سنانے کے معنی یہ تھے کہ اس کا ہر جز اس وقت کے حالات پر خود بخود چسپاں ہوتا جائے' اور کفارِ قریش کو بھی معلوم ہو جائے.

اس کے بعد قریش کے لوگوں کو آپ ﷺ کی نبوت کے ثبوت میں یہ بات بتائی جا رہی ہے کہ اُمّی ہونے کے باوجود دو ہزار (۲۰۰۰) سال پرانا قصہ آپ لوگوں کو بالکل صحیح سنا رہے ہیں' یہ ان کو وحی ہی کے ذرائع سے معلوم ہوا ہے' نہ کہ کسی اور ذرائع سے. اور اللہ نے واضح کیا کہ یہ پیغمبر ﷺ تمہارے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے' نہ کہ زحمت.

اس کے بعد اس سورت میں کفارِ مکہ کو یہ احساس دلایا گیا کہ باہر سے لوگ آ کر آپ ﷺ سے اسلام قبول کر رہے ہیں' مگر تم ہو کہ گمراہ ہی رہنا پسند کرتے ہو. اس سلسلے میں ایک واقعہ بیان کیا گیا کہ باہر سے کچھ عیسائی آئے تھے' اور وہ آپ ﷺ سے کچھ سوال و جواب اور تلاوتِ قرآن سنتے ہی مشرف با اسلام ہو گئے تھے. اس پر ابو جہل نے ان لوگوں کی بے عزتی کی تھی.

اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کے ایمان نہ لانے کی اصل وجہ بیان فرمائی' جو وہ کہتے تھے' کہ اگر ہم لوگ شرک (جو اس وقت اہلِ عرب کا دین تھا) کو چھوڑ کر' دینِ توحید یعنی اسلام کو قبول کر لیں' تو ایک دم ہماری دُنیوی چودھراہٹ اور سیاسی و معاشی رُعب و دبدبہ ختم ہو جائے گا اور ہماری اعلیٰ حیثیت بھی ختم ہو جائے گی اور اس سرزمین میں ہمیں کوئی پناہ نہیں ملے گی. یہی ان سردارانِ قریش کی حق دشمنی کا اصل سبب تھا' باقی سب حیلے بہانے تھے' جو یہ لوگ عوام کو دَھوکا دینے کے لیے بناتے تھے.

اس لیے اس سورت کے آخر تک اللہ تعالیٰ نے اس پر مفصّل کلام بیان فرمایا اور اس کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی اور نہایت حکیمانہ انداز میں ان تمام بنیادی امراض کا مداوا کیا' جن کی وجہ سے یہ لوگ حق اور باطل کا فیصلہ دُنیوی مفاد کے نظریہ سے کرتے تھے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ | Home Page

خلاصہ

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۴۲ میں اللہ تعالیٰ واضح فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول بھی انسان ہی ہوتے ہیں' مگر ان کو اللہ کی خصوصی مدد حاصل ہوتی ہے' جس کی بنا پر وہ ہر باطل کا مقابلہ کامیابی سے کرتے ہیں. لہٰذا، اللہ نے حضرت موسیٰؑ کی پرورش بھی انوکھے انداز میں فرعون (جو کہ ان کا یعنی اللہ تعالیٰ اور حضرت موسیٰؑ کا دشمن تھا) کے گھر پر ہی کروائی' اور اپنی والدہ محترمہ کی گود میں ہی بچپن بھی گزارہ. جوانی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو عقل و شعور کی نرالی قوتوں سے نوازہ' اور نہایت ہی اعلیٰ قوتِ فیصلہ بھی عطا کی.

چاہے خوشی یا غمی کی صورتِ حال ہو' ان کی سوچ و خیال ہمیشہ اللہ ہی کی سوچ کے تابع رہی. اللہ تعالیٰ نے ان کو جو مشن سونپا تھا' اس میں وہ بے خوف و خطر میدان میں آ گئے' اور آخر کار اللہ نے ان کو کامیابی عطا کی.

اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کر دیا کہ اچھائی ہمیشہ پھل دار درخت کی مانند رہتی ہے' جب کہ بُرائی ختم ہونے والی چیز ہے اور یہ جلدی ہی مٹ جاتی ہے' اور یہ نفرت و حقارت کی نگاہ سے دُنیا میں دیکھی جاتی ہے.

آیات نمبر ۴۳-۶۰ میں بیان کیا گیا کہ جیسے حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں سے نوازہ تھا' اور کتاب و حکمت عطا کی تھی' اسی طرح حضرت محمد ﷺ کو بھی اپنی رحمتِ خاص سے نوازنے کے ساتھ ساتھ کتابِ ہدایت یعنی قرآن پاک عطا کیا. تا کہ اپنی قوم اور پوری دُنیا کو ہدایاتِ ربِ کریم اور اللہ کا پیغام پہنچائیں، اور حضرت محمد ﷺ نے یہ عظیم کام اللہ کی مدد سے کر کے دکھایا.

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دُنیا و جہاں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا' تا کہ بُرائی کو روکیں اور اچھائی کی طرف لوگوں کو مائل کریں. اس کے ساتھ ساتھ یہ کہ اپنی عملی زندگی کو لوگوں کے لیے نمونہ اخلاق اور سیرتِ کردار ثابت کریں. اس لیے جو لوگ بصیرت کی آنکھ رکھتے ہیں وہ بلا کسی خوف و خطر' اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان لے آتے ہیں' اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خلوصِ نیّت کے ساتھ اللہ اور رسول ﷺ کی اِتباع کو اپنا فرض سمجھتے ہیں.

آیات نمبر ۶۱-۷۵ میں اللہ تعالیٰ نے واضح کیا کہ دُنیوی مال و دولت کی خواہشات' روحانی سکون و تسکین کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہیں. کیونکہ روزِ آخرت میں کوئی جھوٹ' کوئی چال بازی' اور کوئی حیلہ بہانہ قابلِ قبول نہ ہوگا. ہر رُوح نے اپنی ہی ذمہ داری کا جواب دینا ہوگا' کہ آیا اس نے اللہ ہی کی بندگی کی تھی یا اس میں دوسروں کو بھی شریک کیا تھا. ہر ہر انسان کو بتانا ہوگا کہ وہ اللہ کے رسولوں پر ایمان رکھتے تھے یا نہیں؟

اس کے بعد ان ہی آیات میں فرمایا گیا کہ اللہ کی چال سب کی چالوں سے زبردست چال ہے' کیونکہ وہ ہر ہر چیز کا علم رکھتا ہے. لہٰذا، ہمیں چاہیے کہ اللہ ہی کی بندگی کریں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی غلطیوں کی معافی مانگتے رہیں' کیونکہ اس کے سوا کوئی بھی رب العالمین نہیں ہے.

آیات نمبر ۷۶-۸۸ میں اللہ تعالیٰ نے قارون کی مثال دے کر یہ واضح کیا کہ کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ مال و دولت دے کر آزماتا ہے تو وہ بجائے اللہ کا شکر ادا کرنے کے متکبر بن جاتے ہیں. اللہ نے واضح کیا کہ دولت جائز طریقوں سے کمانے اور خرچ کرنے کے لیے ہے' نہ کہ گن گن کر رکھنے اور روز بروز جمع کرنے کے لیے، جیسے قارون نے کیا تھا. آخر کار اللہ نے اس کو اس کی دولت سمیت زمین میں دھنسا دیا' تا کہ آنے والی نسلوں کے لیے نشانِ عبرت رہے.

اچھے لوگ وہ ہوتے ہیں' جو اپنی زندگی اچھی طرح گزار کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہیں. اللہ نے ہدایت کی ہے کہ انسان کو کبھی بھی آخرت کو نہیں بھولنا چاہیے. ہر وقت اور ہر حال میں اسی کی تیاری میں مصروفِ عمل رہنا چاہیے' تب کہیں جا کر انسان کو آخرت میں اللہ تعالیٰ ہی کے فضل و کرم سے کامیابی نصیب ہو سکتی ہے' جو کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہوگی. وہاں اللہ تعالیٰ کے پاس ایسے انسانوں کو نہ ہی کوئی دُکھ ستائے گا اور نہ کوئی غم آئے گا. بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خوشی ہی خوشی ہوگی. یاد رکھو، یہ صرف ان لوگوں کو نصیب ہو گا' جو اس دُنیا میں فقط خدا ہی کی بندگی کرتے رہے ہوں گے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ | Home Page

انڈکس (القَصَص)

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
حضرت موسیٰؑ اور فرعون کا واقعہ	۳-۴۲	قارون کا ذکر اور اس کی سرکشی کا انجام بد	۷۶-۸۲

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
029	85	مکی	﴿ العَنکبوت ﴾	مکڑی	069	07

Home Page خلاصہ انڈکس

تعارف > اس سورت کا نام اس کی آیت نمبر ۴۱ میں آنے والے لفظ العـنـکـبـوت کی مناسبت سے ہے. یعنی وہ سورت جس میں لفظ العنکبوت آیا ہے. اس سورت کی آیت نمبر ۵۶-۶۰ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت ہجرت حبشہ سے کچھ عرصہ پہلے نازل ہوئی ہوگی. کیونکہ اس کی اندرونی شہادت بھی اسی کی تائید کرتی ہے.

لیکن بعض مفسرین اس کی ابتدائی دس آیات کو مدنی آیات تصور کرتے ہیں' کیونکہ ان میں منافقین کا ذکر آیا ہے اور نفاق کا ظہور بھی مدینہ میں ہوا ہے. حالانکہ یہاں جن جن لوگوں کے نفاق کا ذکر ہوا ہے' وہ لوگ ہیں جو کفار کے ستم کی وجہ سے منافقانہ روش اختیار کر رہے تھے. اگر پوری سورت کے مضامین پر بـحـیـثـیـتِ مجموعی نگاہ ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ سورہ قیامِ مکہ کے آخری دور کی نہیں' بلکہ اس دَور کی نازل شدہ ہے جس میں ہجرتِ حبشہ واقع ہوئی تھی.

یہ سورت اللہ تعالیٰ نے ایک طرف تو صادق الایمان لوگوں میں اور عزم و ہمت اور استقامت پیدا کرنے کے لیے' اور دوسری طرف ضعیف الایمان لوگوں کو شرم دلانے کے لیے نازل فرمائی' اور ساتھ ہی ساتھ کفار کو بھی سخت تہدید کی گئی کہ خدا کے عذاب سے ڈریں.

اس کے علاوہ اس وقت اہلِ ایمان نوجوانوں سے کیے گئے سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے' جو کہ ان کو ان کے والدین کی طرف سے مسائل کے متعلق تھے. مثلاً ان کے والدین ان پر زُور ڈالتے تھے کی تم حضرت محمد ﷺ کو چھوڑ دو، اور اگر خدا تمہیں پکڑے گا تو ہم جواب دیں گے وغیرہ وغیرہ.

مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ اگر ظلم و ستم تمہارے لیے ناقابل برداشت ہیں تو ایمان چھوڑنے کی بجائے' گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ' کیونکہ اللہ کی سرزمین بہت وسیع ہے' جہاں خدا کی بندگی کر سکو وہاں چلے جاؤ.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۲۹ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں انسان کے ایمان کی پختگی کو دُنیوی کشمکش میں آزماتا ہوں. مگر جو لوگ پختہ ایمان ہوتے ہیں' وہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی بندگی سے نہیں رُکتے. اور جو منکرین ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو بھی اچھی طرح جان لیتے ہیں.

اس کے برعکس جو کوئی بھی ایمان باللہ کے ساتھ اچھے اعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ اپنے آپ کو اچھے لوگوں کے ساتھ منسلک کرنے میں عمل صالح کرتے ہیں' اللہ ان کی نیکیوں کو رائیگاں نہیں کرے گا' اور مشرکین و منافقین کو اللہ معاف نہیں کریں گے.

اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کیا کہ ان کے دلوں میں بڑا مرض لگا ہوا ہے' اور وہ شیطان کے بتائے ہوئے غلط راستے پر ہی رہیں گے. جیسا کہ حضرت نوحؑ نے تقریباً نوسو پچاس (۹۵۰) سال تک اپنی قوم کو تبلیغ کی' مگر ان میں ایمان لانے والے بہت کم ہی تھے. آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان منکرینِ حق کو ہلاک کر ڈالا.

اسی طرح ان ہی آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا اور ان کی قوم کا ذکر کر کے یہ واضح کیا گیا کہ ابراہیمؑ کی تبلیغ کی وجہ سے ان لوگوں نے بجائے اس کے کہ دعوتِ اسلام کو قبول کر لیتے اور عذابِ خدا سے اپنے آپ کو بچا لیتے' حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں جلانے کی کوشش کی. مگر اللہ تعالیٰ نے آگ کو حضرت ابراہیمؑ کے لیے ٹھنڈا کر دیا' مگر وہ منکرینِ حق اس طرح کی واضح نشانیاں دیکھ کر بھی ایمان نہ لا سکے.

آیات نمبر ۲۸-۴۴ میں حضرت لوطؑ کا قصہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے واضح کیا کہ دُنیوی طاقت اور مال و دولت کبھی بھی حق کو دَبا نہیں سکتی' جیسے قومِ لوطؑ نے چاہا تھا. مگر اللہ نے اس قوم کو تباہ کر دیا. حضرت لوطؑ اور ان کے اہلِ ایمان ساتھیوں کو عذاب سے محفوظ رکھا' اور فرمایا کہ شیطانی طاقت یا ذہانت کبھی بھی اللہ کی چال یا اللہ کی منشاء کے خلاف کوئی رکاوٹ نہیں بن سکتی. اللہ، جو چاہتا ہے وہ ضرور ہوتا ہے.

اس کے بعد ان آیات میں اللہ نے اس دُنیوی زندگی کو ایک مکڑی کے گھر سے مثال دے کر یہ واضح فرمایا کہ اس دُنیوی زندگی کی مثال ایسی ہے' جیسا کہ ایک مکڑی کا گھر' جیسے وہ مستقل نہیں ہوتا' اسی طرح یہ دُنیوی زندگی بھی مستقل نہیں ہے.

اللہ کے سوا جو اللہ کی بنائی ہوئی کسی دوسری مخلوق کو بھی خدا مانتے ہیں' ان کی مثال تو اس مکڑی کی سی ہے' جو لوگوں کے گھروں میں اپنا گھر بناتی رہتی ہے' اور ذرا سی ٹھوکر یا ٹھیس لگی تو اس کا وہ گھر ٹوٹ جاتا ہے' اور وہ کہیں اور اپنا دوسرا گھر بنا لیتی ہے. اسی طرح مشرکین بھی اللہ تعالیٰ کا گھر چھوڑ کر جب دوسری مخلوق کے دَر پر بھروسہ کرتے ہیں' تو وہ ہمیشہ ہمیشہ خسارے ہی میں رہتے ہیں.

آیات نمبر ۴۵-۶۹ میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو ہدایات دی ہیں کہ ہمیشہ ہمیشہ، اللہ ہی کی حمد و ثنا میں مصروف رہو اور اللہ ہی کی بندگی کرتے رہو. اللہ کی نازل کردہ نشانیوں میں غور و فکر کرتے رہو، تا کہ تم کو حقیقت سے واقفیت حاصل ہو. جو اہلِ علم نہیں ہیں' یا جو عقل نہیں رکھتے' ان کے لیے تو اللہ کی نشانیوں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا. کیونکہ وہ عقیدۂ آخرت اور عقیدۂ توحید کے منکر ہیں' اس لیے وہ ان سے کوئی فائدہ بھی نہیں اٹھا سکتے' ان کا انجام بُرا ہے' اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ Home Page

انڈکس (العَنکبوت)

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
مومنوں کی آزمائش	۲-۴	والدین کے ساتھ حسنِ سلوک	۸-۹
قومِ نوحؑ کا انجام	۱۴-۱۵	حضرت ابراہیمؑ کی اپنی قوم کو تبلیغ	۱۶-۱۸
قومِ لوطؑ کی بدعملی اور بربادی	۲۸-۳۵	حضرت شعیبؑ کا اپنی قوم سے وعظ	۳۶-۳۷
نزولِ قرآن پاک	۴۷-۴۹	ہجرت کا حکم	۵۶-۶۰

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
030	084	مکی	﴿ الرُّوم ﴾	مُلک کا نام، روم (رومی)	060	06

Home Page خلاصہ انڈکس

تعارف > اس سورت کا نام بھی علامتی طور پر ہی رکھا گیا ہے. اس کی پہلی ہی آیت میں لفظ الـرّوم آیا ہے. اسی کی وجہ سے اس کا نام الرّوم رکھا گیا ہے.

اس سورت کے آغاز ہی میں جس تاریخی واقعہ کا ذکر آیا ہے اس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ سورت قیامِ مکہ میں ہجرتِ حبشہ والے سال ہی کی نازل شدہ ہے. کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ قریب کی سرزمین میں رومی مغلوب ہو گئے ہیں. اس وقت رومیوں پر ایرانیوں کا غلبہ ۶۱۵ء میں مکمل ہوا تھا. اور یہ وہی سال تھا' جس میں ہجرتِ حبشہ ہوئی تھی.

اس سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج رومی مغلوب ہو گئے ہیں' اور ساری دُنیا یہ سمجھ رہی ہے کہ اس سلطنت کا خاتمہ اب قریب ہے. مگر چند سال نہ گزرنے پائیں گے کہ پانسہ پلٹ جائے گا' اور جو مغلوب ہیں وہ غالب ہو جائیں گے. اس تمہید میں اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کر دیا کہ لوگوں کو صرف وہی معلوم ہوتا ہے' جو کہ ان کی آنکھوں کے سامنے ان کو ظاہر نظر آ رہا ہوتا ہے، مگر جو کچھ پردے کے پیچھے ہوتا ہے وہ ان کو معلوم نہیں ہوتا. اس سے اکثر آدمی غلط تخمینہ لگا لیتا ہے اور بڑی غلطی کر بیٹھتا ہے.

اسی طرح اللہ نے روم و ایران کے معاملے سے اپنی تقریر کا رُخ آخرت کے مضمون کی طرف پھیر دیا اور واضح کر دیا کہ آخرت عین ممکن ہے' معقول بھی ہے اور نہایت ضروری بھی ہے. کیونکہ عقیدۂ آخرت ہی انسان کو اپنی دُنیوی زندگی کو اللہ کے احکام کے مطابق گزارنے کے لیے تحفظ فراہم کرتا ہے.

اس سورت کے پہلے تین رکوع میں تو اللہ نے آخرت کے عقیدے کی طرف توجہ دلا کر لوگوں کو یہ یقین دلایا کہ آخرت ضرور آئے گی. چوتھے رکوع کے شروع ہی سے تقریر کا رخ توحید کے اثبات اور شرک کے ابطال کی طرف پھر جاتا ہے اور بتایا کہ انسان کے لیے فطری دِین اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ بالکل یکسو ہو کر خدائے واحد ہی کی بندگی کرے لہٰذا، شرک فطرتِ کائنات اور فطرتِ انسان کے خلاف ہے. اسی لیے جہاں کہیں بھی انسان نے شرک کیا وہاں فساد ضرور برپا ہوا' جیسا کہ اس سورت میں روم و ایران دو بڑی سلطنتوں کے درمیان فساد کا ذکر کیا گیا' اور بتایا کہ یہ فساد بھی شرک کے نتائج میں سے ہے.

اس سورت کے آخر میں لوگوں کو بارش کی مثال دے کر سمجھایا گیا کہ جس طرح بارش ہونے کے ساتھ مردہ زمین بھی یکا یک جی اٹھتی ہے اور زندگی و بہار کے خزانے اُگلنا شروع کر دیتی ہے' بالکل اسی طرح وحی و نبوت مردہ پڑی ہوئی انسانیت کے حق میں ایک بارانِ رحمت ہے. جس کا نزول اس کے لیے زندگی اور نشو و نما اور خیر و فلاح کا موجب ہوتا ہے. لہٰذا، لوگوں کو چاہیے کہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور اپنی دُنیا و آخرت کو بہتر بنائیں.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑

خلاصہ

Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۱۹ میں اللہ تعالیٰ نے واضح کیا کہ دُنیا کی طاقتوں کا اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے' جیسا کہ ایران اور روم کی سلطنتوں کی آپس میں کشمکش چل رہی ہے. (یہ جو کچھ ظاہری دُنیا میں ہوتا ہوا نظر آتا ہے یہ حقیقت نہیں' لیکن اس کے اندر چھپی ہوئی ایک خدائی طاقت کام کر رہی ہوتی ہے' جو کہ ان ظاہر ہونے والے واقعات کو کنٹرول کر رہی ہوتی ہے).

آیات نمبر ۲۰-۴۰ میں واضح کیا گیا کہ کائنات کی تخلیق میں بے شمار ایسی نشانیاں ہیں جن پر غور کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس نظام کو چلانے کے لیے ضرور کوئی نہ کوئی خدائی طاقت کارفرما ہے. لہٰذا، انسان کو چاہیے کہ اللہ ہی کی حمد و ثنا کرتا رہے' اور اللہ ہی کی بندگی میں سرِ تسلیم خم کر دے' یہی بہتر ہے.

آیات نمبر ۴۱-۶۰ کے دوران فرمایا گیا کہ بُرائی کا انجام بُرائی ہی سے دیا جائے گا. لہٰذا، شیطانی طاقت کو اللہ اس کے انجامِ بد تک پہنچا کے رہے گا. اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو بنیادی طور پر پاکیزہ پیدا فرمایا ہے' اگر کوئی بُرے اعمال کرے گا تو اس کی تباہی اس کے قریب ہے. جو کوئی اللہ کے احکامات کی خلاف ورزی کرے گا' وہ خود ہی اپنے انجامِ بد کو پہنچ جائے گا. اس لیے اہلِ ایمان کو چاہیے کہ اللہ کی راہ میں آنے والی مشکلات کا مقابلہ خوب ڈٹ کر صبر و تحمل سے کرتے جائیں' عنقریب وہ اللہ کے ہاں بہت اجر پائیں گے اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ بدکار لوگوں کے لیے اللہ کے ہاں سخت عذاب ہوگا.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑

انڈکس (الرُّوم)

Home Page

موضوعات	آیات نمبر	موضوعات	آیات نمبر
قیامت کی بابت دلیل	۱۱-۱۶	اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نشانیاں	۲۰-۲۵
صدقہ و خیرات کے بارے میں	۳۸-۳۹	اہلِ قبور سنتے ہیں یا نہیں؟	۵۲-۵۳
انسانی جسم کی عدم پائیداری	۵۴	روزِ قیامت کے بارے میں	۵۵-۵۷

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>> >

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
031	057	مکی	﴿ لُقمَان ﴾	لقمان (دانا اور حکیم شخصیت تھی)	034	04

خلاصہ

Home Page

تعارف > اس سورت کے دوسرے رکوع میں لقمان حکیم کی اپنے بیٹے کو کی گئیں کچھ نصیحتوں کا ذکر کیا گیا ہے' اور اسی مناسبت سے اس سورت کا نام بھی لقمان قرار دیا گیا ہے. اس سورۃ پر غور سے مطالعہ کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت اس زمانے میں نازل ہوئی ہوگی جب مکہ میں اسلامی دعوت کو دَبانے اور روکنے کے لیے اہلِ کفار کی طرف سے مسلمانوں پر ظلم و ستم کا آغاز ہو چکا تھا.

لیکن مخالفت نے ابھی پوری شدت اختیار نہ کی تھی' جس کی نشان دہی اس سورت کی آیت نمبر ۱۴ اور ۱۵ سے ہوتی ہے' جس میں بیان فرمایا گیا ہے کہ والدین کے حقوق تو بے شک خدا کے بعد سب سے بڑھ کر ہیں' اگر والدین، اولاد کو اسلام قبول کرنے سے روکیں اور شرک کو اپنانے پر زُور دیں، تو والدین کی بات بھی نہ مانی جائے.

یہ بات سورہ العنکبوت میں بھی ارشاد فرمائی گئی ہے. جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں سورتیں ایک ہی دَور کی نازل شدہ ہیں. اس سورت کے مضامین پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس سورت میں شرک کی لغویت و نامعقولیت' اور توحید کی صداقت و معقولیت سمجھانے کی کوشش کی ہے' اور لوگوں کو دعوت دی گئی ہے کہ باپ دادا کی اندھی تقلید کو چھوڑ کر آپ ﷺ کی طرف سے دی گئی دعوتِ اسلام پر عمل کریں.

مزید لوگوں کو اس بات کا احساس دلایا گیا ہے کہ یہ دعوتِ اسلامی کوئی نئی دعوت نہیں ہے' بلکہ اس سے پہلے دُنیا میں جتنے بھی انبیاءؑ آئے سب نے اسی دینِ اسلام کی دعوت ہی دی ہے. اسی پر چل کر زندگی گزارنے میں کامیابی ہے. ورنہ اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے گا اور طرح طرح کے سخت ترین عذابوں سے دوچار ہونا پڑے گا.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر۱-۱۹ میں واضح کیا گیا ہے کہ یہ قرآن پاک ان لوگوں کے لیے ہدایت نامہ ہے‘ جو اس کا مطالعہ کریں اور اسکو سمجھیں پھر اس پر عمل کریں. انسانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاص ہے اور یہ انسانوں کو سکھاتی ہے کہ کیسے اللہ کی رضا حاصل کی جاسکتی ہے. اللہ تعالیٰ بہت غفور و رحیم ہے.

اس کے بعد ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے لقمان حکیم کی چند نصیحتیں‘ جو اس نے اپنے بیٹے کو کیں تھیں‘ بیان فرمائی ہیں‘ اور واضح کیا کہ اس نے انسانوں کو خدا ہی کی عبادت کرنے کا درس دیا. لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ انسانوں کی خدمت کرو‘ اور سب سے بڑھ کر اپنے والدین کی. اس نے واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ انسان کو اس کے ہر اچھے عمل کا ضرور اجر دے گا. لہٰذا، انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارے اور ثابت قدمی سے اللہ ہی کی بندگی کرنے میں مصروف رہے.

آیات نمبر۲۰-۳۴ میں اللہ تعالیٰ نے واضح کیا کہ کائنات کی ہر چیز انسان کی خدمت کے لیے پیدا کی گئی ہے. اگر انسان غور کرے تو اسے معلوم ہو جائے کہ اللہ نے اس کی حفاظت اور نشوونما کے لیے کی کیسی کیسی چیزیں پیدا فرمائی ہیں. مگر انسان ہے کہ وہ اپنی ہی زندگی کا مقصد بھول جاتا ہے، انسان کو اپنی زندگی کا صحیح مقصد ضرور جاننا چاہیے‘ اور اس اصل مقصد کو حاصل کرنے کے لیے‘ اپنی زندگی کو اللہ ہی کے بتائے ہوئے اصول و قواعد کے مطابق گزارنا چاہیے‘ اپنے آپ کو دُھوکے میں نہیں رکھنا چاہیے.

کیونکہ اس دُنیا کی ہر چیز فانی ہے اور ایک نہ ایک رُوز سب کچھ ختم کر دیا جائے گا‘ مگر کب اور کیسے ختم کیا جائے گا یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے، کیونکہ وہ ہی غیب کے علوم جاننے والا ہے. لہٰذا، ہمیں صرف اسی کی ہی بندگی کرنی چاہیے‘ صبح و شام، یعنی ہر وقت اسی کی یاد میں مصروف رہنا چاہیے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
032	075	مکی	السَّجۡدَة	سجدہ	030	03

خلاصہ Home Page

تعارف > اس سورت کی آیت نمبر۱۵ میں سجدے کا جو مضمون آیا ہے‘ اسی کی مناسبت سے اس کا نام بھی السَّجۡدَة ہی قرار دیا گیا ہے. یہ سورت مکہ کے دورِ متوسط کی نازل شدہ سورتوں سے ہے‘ بلکہ اس دور کا بھی ابتدائی زمانہ.

اس سورت کا موضوع توحید‘ آخرت اور رسالت کے بارے میں لوگوں کے مختلف شبہات, اعتراضات کو دُور کرنا ہے. اور ان تینوں حقیقتوں پر ایمان لانے کی دعوت دینا ہے. اس سورت میں لوگوں کو تخلیق کائنات پر غور و فکر کرنے کا احساس دلانے کے ساتھ ساتھ اللہ نے یہ بات باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ یہ نظامِ کائنات خود بخود نہیں چل رہا‘ بلکہ اس کو چلانے والی ہستی وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے اور جس کی طرف تم کو مرنے کے بعد جانا ہے.

خدا کی ہی بندگی کرو‘ اور رسول ﷺ کی بات مانو. مرنے کے بعد تم کو اپنے اعمال کا حساب کتاب دینا ہے. اور اللہ تعالیٰ تم کو تمہارے اعمال کے مطابق ہی جزا و سزا، جنت و دوزخ کی صورت میں ضرور عطا فرمائیں گے. یاد رکھو! اور یقین جانو! کہ یہ جو باتیں اللہ کا رسول ﷺ کرتا ہے، یہ سب سچی باتیں ہیں. اس لیے اللہ پر‘ آخرت پر اور رسالت پر ایمان لے آؤ‘ کیونکہ اسی میں تمہاری بہتری ہے.

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو مختلف مثالیں دے کر سمجھایا ہے کہ حضرت محمد ﷺ، اللہ کے نبی اور رسول ہیں‘ ان کی نبوت سے فائدہ اٹھاؤ اور ایمان لے آؤ. اس سورت میں بارش کی مثال دی گئی کہ جس طرح بارش کے ہونے پر‘ ایک بے آب و گیاہ زمین ہری بھری ہو جاتی ہے‘ وحی اور نبوت بھی انسانوں کے ایمان کے لیے اسی طرح متاثر کن ہے‘ انسانوں کو اللہ کی بندگی کا جذبہ مہیا کرتی ہے اور یقین دلاتی ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر۱-۳۰ میں دلائل دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے کفار و مشرکین کو نظامِ کائنات میں غور کرنے کی دعوت دیتے ہوئے ان کو احساس دلایا کہ اس کائنات کو بنانے اور قائم رکھنے میں، کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ہو سکتا ہے؟ اگر قدرت کی ان نشانیوں میں غور کیا جائے تو واضح ہو جائے گا کہ ان سب کو بنانے اور چلانے والا اللہ ہی ہو سکتا ہے.

وقت کی رفتار اور یکسانیت پر غور کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ اللہ ہی ہے جو اسے کنٹرول کر رہا ہے. ان کے علاوہ اگر انسان اپنے جسم کی ساخت اور اس کے نشو و نما پر غور کرے تو اسے احساس ہو جائے گا، کہ ان سب کو برقرار رکھنے والی ہستی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہو سکتے ہیں. اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں فرمایا کہ، تم لوگ جو اچھے اعمال کرتے ہو‘ اور جو لوگ بُرے اعمال کرتے ہیں، ان دونوں قسم کے لوگوں کو برابر نہیں رکھا جا سکتا. اچھے لوگوں کو تو انعامات دیئے جائیں گے‘ جب کہ بُرے لوگوں کو ان کی بد اعمالی پر ضرور سزا دی جائے گی‘ کیونکہ نیکی اور بدی برابر و یکساں ہرگز نہیں ہو سکتیں.

اگر غور کیا جائے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی موجودگی کا احساس نظامِ کائنات کی ہر چیز سے مل جاتا ہے. دُنیا میں جتنے بھی انبیاءؑ آئے ان سب نے ایک ہی دینِ اسلام کی ہی دعوت دی‘ اور اللہ کے پیغامات، اپنی اپنی قوم کو اللہ کی منشاء کے مطابق پہنچائے. جن لوگوں نے ان کو سنا اور مان کر اللہ کی رضا کے مطابق زندگی گزاری‘ اللہ ان سے راضی ہو گیا. اگر کفار، قرآن پاک اور آپ ﷺ کی نبوت سے فائدہ نہ اٹھاتے ہوئے‘ اپنے آپ کو اس دُنیا میں راہِ راست پر نہ لا سکے‘ تو ان کے لیے یقیناً، آخرت میں سخت عذاب ہو گا. اور پھر دوبارہ دُنیا میں آ کر عمل کرنے کا موقع بھی نہیں دیا جائے گا.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
033	090	مدنی	اَلۡاَحۡزَاب	حملہ آور لشکر (گروہ، جماعت)	073	09

خلاصہ Home Page

تعارف > اس سورت کی آیت نمبر۲۰ میں آنے والے لفظ الاحزاب کی مناسبت سے اس کا نام بھی اَلۡاَحۡزَاب رکھا گیا ہے. اس سورت کے مضامین تین اہم واقعات سے بحث کرتے ہیں‘

ایک غزوہ احزاب جو کہ شوال ۵ھ ہجری میں پیش آیا تھا.

دوسرا غزوہ بنی قریظہ جو ذی القعدہ ۵ھ ہجری میں پیش آیا تھا.

تیسرا واقعہ حضرت زینبؓ سے حضورؐ کا نکاح ہے‘ جو اسی سال ذی القعدہ ہی میں ہوا.

لہٰذا، ان تینوں اہم واقعات سے اس سورہ کا زمانہ نزول بھی متعین ہو جاتا ہے. اس سورت کے مضامین پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت متعدد احکام و فرامین اور خطبات پر مشتمل ہے جو اس زمانے کے اہم واقعات کے سلسلے میں یکے بعد دیگرے نازل ہوئے اور پھر ایک جگہ جمع کر کے ایک ہی سورت میں مرتب کر دیئے گئے اس کے حسب ذیل اجزا علیحدہ علیحدہ نظر آتے ہیں.

اس سورت کا پہلا رکوع اس وقت نازل ہوا جب کہ حضرت زیدؓ، حضرت زینبؓ کو طلاق دے چکے تھے اور نبیؐ اس ضرورت کو محسوس فرما رہے تھے کہ متبنیٰ کے بارے میں جاہلیت کے تصورات اور اوھام و رسوم کو مٹایا جائے. مگر قدم بڑھاتے ہوئے ہچکچا رہے تھے کہ، اس وقت آپ ﷺ نے حضرت زیدؓ کی مطلقہ بیوی سے نکاح کیا تو اسلام کے خلاف ہنگامہ اٹھانے کے لئے منافقین و یہود اور مشرکین کو ایک زبردست موقع مل جائے گا. اسی موقع پر اللہ کی طرف سے اس سورت کے پہلے رکوع کی آیات نازل ہوئیں.

دوسرے اور تیسرے رکوع میں غزوہ احزاب اور بنی قریظہ پر تبصرہ فرمایا گیا، جن سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ یہ دونوں رکوع ان لڑائیوں کے بعد میں نازل ہوئے.

چوتھے رکوع میں آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات کو ہدایات دی گئیں کہ دُنیا اور اس کی زینت یا خدا اور رسول ﷺ اور آخرت میں سے کسی ایک کو منتخب کر لو. اور اس کے علاوہ دوسری طرف معاشرتی اصلاح کی طرف بھی پہلے قدم کا آغاز آپ ﷺ کے گھر سے ہی کرتے ہوئے' ازواجِ مطہرات کو حکم دیا گیا کہ تبرّجِ جاہلیت سے پرہیز کریں' وقار کے ساتھ اپنے گھروں میں رہیں اور غیر مردوں کے ساتھ بات چیت کرنے میں سخت احتیاط ملحوظ رکھیں. یہ پردے کے احکام کا آغاز تھا.

حضرت زینبؓ سے آپ ﷺ کے نکاح پر مخالفین کے تمام پروپیگنڈوں کا جواب دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا' کہ آپ ﷺ کا مقام و مرتبہ کیا ہے' اور مسلمانوں کو تلقین کی گئی کہ مخالفین کی نقطہ چینی پر صبر و تحمل سے ہی کام لیں.

لہٰذا، یہ بھی واضح کر دیا گیا کہ آپ ﷺ ان متعدد پابندیوں کے پابند نہیں ہیں' جو ازدواجی زندگی کے معاملہ میں عام مسلمانوں پر عائد کی گیں ہیں. اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات کی اہمیت بھی واضح کر دی اور آپ ﷺ کے گھر میں آنے جانے کے طریقے بیان کر دیئے.

اور اس کے علاوہ تمام مسلمان عورتوں کو بھی یہ حکم دیا گیا کہ جب بھی وہ اپنے گھروں سے باہر نکلیں' تو چادروں سے اپنے آپ کو ڈھانک کر اور گھونگٹ ڈال کر نکلا کریں. سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے افواہ بازی پر زجر و توبیخ کی جو کہ منافقین نے اس وقت برپا کر رکھی تھی.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر۱-۸ میں اللہ نے واضح کیا ہے کہ کافرانہ رسم و رواج، جو اس وقت معاشرے میں پائے جاتے تھے، کو چھوڑ کر اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے، ان ہدایات و احکامات پر عمل کریں' جو ان کی طرف سے دی جا رہی ہیں. مرد و عورت کے باہمی تعلقات کے بارے میں بھی قرآن پاک میں دی گئیں ہدایات کے مطابق ہی عمل کرتے ہوئے زندگی گزاری جائے. اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا گیا کہ آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات کا مقام مسلمانوں میں ان کی اپنی ماؤں کے مقام کے برابر ہے. لہٰذا، مسلمانوں پر ان کا احترام لازم ہے.

آیات نمبر۹-۲۷ میں غزوہ احزاب پر تبصرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو احساس دلایا کہ اس وقت اللہ ہی کی مدد سے آپ لوگ ان کے حملے سے محفوظ رہے. بلکہ ان کافرین و مشرکین کو اپنے ہی منہ کی کھانی پڑی. اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے حضرت محمد ﷺ کو ایک مثالی رہنما بنا کر بھیجا ہے. اس لیے ان کو چاہیے کہ آپ ﷺ کی اطاعت کریں اور تہہِ دل سے اللہ ہی کی بندگی بجا لائیں.

آیات نمبر۲۸-۵۲ میں واضح کیا گیا کہ آپ ﷺ، اپنی بیویوں کی تعداد کے معاملے میں عام اہلِ ایمان کی طرح پابند نہیں ہیں. کیونکہ اس معاملہ میں آپ ﷺ کے لیے احکام الگ ہیں. حضرت زیدؓ اور حضرت زینبؓ کے ازدواجی تعلقات کا ذِکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ، اگرچہ آپ ﷺ نے حضرت زیدؓ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا' لیکن اس بنا پر آپ ﷺ پر ایسی کوئی پابندی یا ممانعت ہرگز نہیں ہے کہ ان کی طلاق شدہ بیوی حضرت زینبؓ سے آپ ﷺ نکاح نہ کریں.

جب اللہ کا حکم ہے تو آپ ﷺ اسے ضرور پورا فرمائیں' کیونکہ جاہلیت کی یہ رسم' کہ منہ بولے رشتوں کو اتنی اہمیت دے دینا' جتنی کہ اسلام میں حقیقی رشتوں کی یعنی اپنے خونی رشتوں کی ہوتی ہے' یہ غلط اور ناجائز ہے. اس لیے یہ بہترین موقع ہے کہ اس رسمِ جاہلیت کا خاتمہ کیا جائے. اس کے ساتھ ہی اہلِ ایمان پر واضح کر دیا کہ آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات سے بات چیت کرتے ہوئے نہایت ادب و احترام کا لحاظ رکھیں.

آیات نمبر۵۳-۷۳ میں ہدایات دی گئیں ہیں کہ اہلِ ایمان کو چاہیے کہ وہ اپنی معاشرتی اور روحانی زندگی میں اخلاق کے ساتھ ساتھ ادب و احترام کا خاص خیال رکھیں. ہر سنی سنائی بات کو آگے پھیلانے اور اس پر بغیر کسی تحقیق کے کوئی عمل کرنے سے گریز کیا جائے. اور اپنے کیے گئے وعدوں کو پورا کیا جائے. اپنی ذمہ داریوں کو ہر لحاظ سے ایمان داری سے انجام دیا جائے' کیونکہ روزِ آخرت کو ان سب کا جواب دینا ہوگا' اور ان دُنیوی اعمال کے مطابق ہی اللہ تعالیٰ ہر انسان کو جزا و سزا دے گا.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
034	058	مکی	﴿سَبَا﴾	سبا (قوم کا نام) کا شہر	054	06

خلاصہ Home Page

تعارف > اس سورت میں ملکہ السَبَا کا ذکر کیا گیا ہے. اس لیے اس سورت کا نام بھی سَبَا ہی قرار دیا گیا ہے. اس سورت کا زمانہ نزول کسی معتبر روایت سے تو معلوم نہیں ہوتا' البتہ اس کے اندازِ بیان سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ یا تو قیامِ مکہ کے دورِ متوسط میں یا پھر دورِ اوّل کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے.

اس سورت کے مضمون میں اہلِ کفار کے ان اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے' جن میں وہ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت اور دعوتِ توحید اور عقیدہ آخرت پر آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے تھے. اور طنز و تمسخر کرتے تھے. ان کو جوابات اکثر تفہیم و تذکیر اور استدلال کے انداز میں دیئے گئے ہیں اور کہیں کہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی ضد اور خوانخواہ کی ہٹ دھرمی کے انجامِ بد سے ڈرایا بھی ہے.

اس غرض سے حضرت داؤدؑ و سلیمانؑ اور قومِ سبا کے قصے بیان کیے گئے ہیں. اور ان کو واضح کیا کہ تمہارے سامنے تاریخ کی یہ دو مثالیں موجود ہیں' ان میں غور و فکر کرتے ہوئے ان سے سبق حاصل کرو اور اپنے آپ کو راہِ راست پر لے آؤ.

کفار و مشرکین کو ان مثالوں میں غور و فکر کی دعوت کے ساتھ ساتھ اللہ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ توحید و آخرت کے یقین اور شکرِ نعمت کے جذبہ سے جو انسانی زندگی بن جاتی ہے' کیا وہ زیادہ بہتر ہے ؟ یا وہ زندگی جو کفر و شرک اور انکارِ آخرت اور دُنیا پرستی کی بنیاد پر بن جاتی ہے ؟

<<<------------------------------- >>>·····<<<-------------------------------->>>

↑ TOP ↑ | خلاصہ | Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۳۰ میں اللہ نے یہ بات واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ نیکی اور سچائی کبھی بھی ختم نہیں ہوتیں' بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حقیقت ہوتی ہیں. انسانی طاقت اور خوشحالی وقتی ہوتی ہیں' جس کے مقابلے میں اللہ کی طاقت اور اختیارات ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غالب ہوتے ہیں.

اللہ تعالیٰ ہر انسان سے اس کو عطا کی گئیں نعمتوں کے بارے میں سوال کرے گا' کہ ان کو کیسے استعمال کیا ؟ اس کے بعد اس سورت میں حضرت داوٗدؑ اور حضرت سلیمانؑ کو عطا کی گئی غیر معمولی عقل' قوت' اور اختیارات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کو یہ سب چیزیں عطا ہی اس لیے کی گئیں تھیں کہ وہ ان کو اللہ ہی کی مرضی سے استعمال کرتے ہوئے دُنیا میں دینِ حق کو نافذ کریں. اس کے ساتھ ہی قصہ ملکہ السبـــا بیان کرتے ہوئے واضح کیا گیا کہ دیکھو ان کے انجام کو' اور سبق حاصل کرو' کیونکہ یومِ آخرت کو اللہ نے ہر انسان سے اس کے اعمال کا حساب کتاب ضرور لینا ہے.

آیات نمبر ۳۱-۵۴ میں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ بدی اور بُرے لوگوں کی کوئی بنیاد نہیں ہوتی اور نہ ہی اللہ ان کو معاف کرے گا' جب تک وہ ان سے توبہ نہیں کرتے. اللہ نے بیان کیا کہ نیکی وہ نہیں ہوتی جو دِکھاوے کے لیے کی جائے' بلکہ اصل نیکی تو وہ ہوتی ہے جو خلوصِ نیّت کے ساتھ فقط اللہ ہی کی رضا کے لیے رسول اللہ ﷺ کی اِتباع کرتے ہوئے کی جائے.

اللہ نے واضح کیا کہ یہ دُنیوی زندگی تو محض ایک آزمائش ہے' اور یاد رکھو! کہ اہلِ ایمان کے لیے کافی مشکل مرحلے بھی آتے ہیں' مگر اللہ کے بندے ان مشکل مرحلوں میں بھی ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، اللہ ہی کی بندگی کرتے ہیں.

نیکی کبھی ختم نہیں ہوتی، جب کہ بدی اور بُرائی مٹنے والی ہیں' اور بُرائی یا بدی کرنے والے لوگ روزِ آخرت میں پچھتائیں گے' لیکن اس روز ان کا پچھتانا ان کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور وہ اپنے انجامِ بد کو پہنچ جائیں گے.

<<<------------------------------- >>>·····<<<-------------------------------->>>

کل رکوع	کل آیات	معانی	سورت کا نام	مکی / مدنی	ترتیب نزول	ترتیب تلاوت
05	045	بنانے والا، پیدا کرنے والا	﴿ فَاطِر ﴾	مکی	043	035

خلاصہ | Home Page

تعارف > اس سورت کی پہلی ہی آیت میں لفظ فاطر آیا ہے اور اسی کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے. اس سورت کا دوسرا نام الملائکہ بھی ہے. یہ لفظ بھی اس کی پہلی ہی آیت میں وارد ہوا ہے.

اس سورت کا زمانۂ نزول قیامِ مکہ کا دورِ متوسط ہے' جس میں اہلِ کفار و مشرکین نے اہلِ ایمان کی اچھی خاصی مخالفت اختیار کر لی تھی. اس سورت کے مضامین میں اللہ تعالیٰ کفار سے فرما رہے ہیں' کہ نادانو! یہ رسول ﷺ جس اسلام کی دعوت تم کو دے رہا ہے' اس کو قبول کرنے میں تمہارا اپنا ہی بھلا ہے. اس دعوت کی مخالفت، اللہ یا رسول ﷺ کا کچھ نقصان نہیں کر سکتی. البتہ اگر کوئی نقصان ہوا بھی تو تمہارا اپنا ہی نقصان ہوگا.

جو کچھ اللہ کا رسول ﷺ تم لوگوں سے فرما رہا ہے' تم اس پر غور کرو اور خوب سوچو' کہ وہ کیا فرما رہے ہیں. آخر اس میں کون سی ایسی بات ہے جو تم کو سمجھ نہیں آتی. اللہ کا رسول ﷺ، شرک کی تردید کرتا ہے' توحید کی دعوت دیتا ہے' اور تم سے کہتا ہے تم اس دُنیا میں غیر ذمہ دار نہیں ہو' بلکہ تم کو اپنے خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور اپنے اعمال کا جواب دینا ہے. اور پھر تمہارے اعمال کے مطابق اللہ تعالیٰ تمہیں جزا و سزا بھی دیں گے.

اس کے بعد اللہ نے انسانوں کو اپنی تخلیق پر توجہ دلاتے ہوئے احساس دلایا کہ اس کا کوئی مقصد ضرور ہے' کیونکہ اچھے لوگ اور بُرے لوگ دونوں ہی کبھی یکساں نہیں ہو سکتے، اور نہ ہی دونوں کے انجام ہی یکساں ہوں گے.

اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ، آپ ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے صبر کی تلقین کرتے ہیں' کہ آپ ﷺ اپنی طرف سے ان کو نصیحت کا حق پوری طرح ادا کر رہے ہیں' ابھی ان کا ایمان لانا یا نہ لانا' آپ ﷺ کی ذمہ داری میں نہیں ہے. ان کے ایمان نہ لانے کی فکر میں پریشان نہ ہوں' جو لوگ آپ ﷺ کی بات غور سے سنتے ہیں ان کو اپنی دینِ حق کی دعوت دیتے رہیں.

<<<------------------------------- >>>·····<<<-------------------------------->>>

↑ TOP ↑ | خلاصہ | Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۲۶ میں بیان کیا گیا کہ اللہ ہی ہے جو تمام اشیاء کا مالک ہے' تمام طاقتیں' عقل' خوب صورتی اور سچائی اسی کی طرف سے ہے. یہ شیطانی وسوسے والالچ ہیں جو انسان کو دُھوکے کے ساتھ اندھیرے میں رکھتے ہیں. ہر چیز کا اللہ کو علم ہے.

اللہ نے واضح کیا ہے کہ وہ چیزیں جو اچھی ہیں پاکیزہ ہیں اور خالص ہیں وہ ان چیزوں کی طرح نہیں ہو سکتیں' جو بُری ہیں' نقلی ہیں' اور جھوٹی ہیں. اللہ تعالیٰ ہر طرح کی حاجت سے آزاد ہے' اللہ بے نیاز ہے. البتہ یہ انسان ہی ہیں جن کو قدم قدم پر اللہ کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے.

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت میں رکھے' اسی کی ہدایت ہے جو ہمیں بُرائی سے محفوظ رکھ سکتی ہے' اور جو لوگ اللہ کی ہدایات سے منہ موڑتے ہیں' وہ حقیقت میں اپنے ہی ساتھ دُھوکا کرتے ہیں اور اپنے انجامِ بد کو دعوت دیتے ہیں. لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ ہی کی حمد و ثنا کریں' اور اسی ہی کی بندگی کرتے رہیں، کیونکہ وہی ہے تمام جہانوں کا پالنے والا ہے.

آیات نمبر ۲۷-۴۵ میں واضح کیا گیا ہے کہ تمام اچھائی اور سچائی، اللہ ہی کی طرف سے ہے. مگر جو کوئی بُرائی کا انتخاب کرے گا' وہ اپنی بُرائی کے ساتھ ہی اللہ کی لعنت کا مستحق ہوگا.

غرور و تکبر' شیطانی وسوسوں پر عمل کرنے کا ہی نتیجہ ہے' جو کہ انسان کو نہایت ہی بُرے انجام کی طرف دھکیل دیتا ہے. جبکہ نیکی اور اچھائی انسان کو اللہ کے پسندیدہ بندوں میں شامل کر دیتی ہیں. اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر اپنے انعاماتِ خصوصی اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی عطا فرمائیں گے.

<<<------------------------------- >>>·····<<<-------------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
036	041	مکی	﴿ یٰسٓ ﴾	حروفِ مقطعات	083	05

Home Page خلاصہ

تعارف آغاز ہی کے دو حرفوں کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے. اس کے زمانہ نزول کے بارے میں بھی کوئی معتبر روایت نہیں ملتی' البتہ اس کے اندازِ بیان پر غور کرنے سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ سورت مکہ کے قیام کے دورِ متوسط یا آخری دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے.

اس سورت کا مضمون ظاہر کرتا ہے کہ اس کلام کا مدعا' کفار کو نبوتِ محمدی ﷺ پر ایمان نہ لانے اور ظلم و استہزا سے آپ ﷺ کا مقابلہ کرنے سے روکنے کی غرض سے ان کو ان کے انجامِ بد سے ڈرانا ہے. اس کے ساتھ ساتھ استدلال سے تفہیم بھی کی گئی ہے.

استدلال ان تینوں امور پر کیا گیا ہے:-

(ا) توحید پر آثارِ کائنات اور عقلِ عام سے.

(ب) آخرت پر آثارِ کائنات' عقلِ عام اور خود انسان کے اپنے وجود سے.

(ج) رسالتِ محمدی ﷺ کی صداقت پر اس بات سے کہ آپ ﷺ، تبلیغ و رسالت میں یہ ساری مشقت محض بے غرضانہ برداشت کر رہے ہیں' اور اس کو قبول کرنے میں لوگوں کا اپنا ہی بھلا ہے.

نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ، سورہ یٰس قرآن کا دل ہے اور سورۃ فاتحہ اُمّ القرآن ہے. کیونکہ قرآن کی پوری تعلیمات کا خلاصہ سورۃ فاتحہ میں آ گیا ہے اور سورۃ یٰس کو قرآن کا دھڑکتا ہوا دل اس لیے قرار دیا گیا ہے کہ وہ قرآن کی دعوت کو نہایت پُرزور طریقے سے پیش کرتی ہے جس سے جمود ٹوٹتا ہے اور رُوح میں حرکت پیدا ہوتی ہے. حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے مرنے والوں پر سورۃ یٰس پڑھا کرو.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۳۲ میں اللہ نے واضح کیا کہ ہدایات سے بھرپور یہ کتاب اللہ کی طرف سے اپنے رسول ﷺ پر نازل کی گئی ہے. سیدھے راستے پر چلنے کے لیے راہنمائی کا کام دیتی ہے اور بُرے لوگوں کو ان کے انجامِ بد سے خبردار کرتی ہے. جو لوگ آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہ بڑی خوشی سے اس کتاب کو پڑھتے اور سمجھتے اور اس میں دی گئی ہدایات پر عمل کرتے ہیں.

اس کے بعد ایک قصہ بیان کیا گیا کہ ایک شہر میں اللہ کے دو بندے آئے' اور انہوں نے شہر والوں کو دعوتِ حق پیش کی، مگر اہلِ شہر نے ان کی دعوت کو رَد کر دیا، تو اللہ نے تیسرے کو اس کام پر بھیجا' اسے بھی ان لوگوں نے جھٹلا دیا' ماسوائے ایک شخص کے جو ان پر ایمان لایا.

اُس ایک شخص نے اپنی قوم سے عرض کیا کہ اللہ کے ان رسولوں پر ایمان لے آؤ، اسی میں تمھاری بہتری ہے، مگر اس قوم نے اس شخص کو شہید کر دیا. اللہ نے اسے جنت میں داخل کر دیا' مگر اس شخص کو اپنی قوم کے کافرانہ رویے کی وجہ سے کافی دُکھ ہوا، اور اسے اللہ کے حضور میں اپنی قوم کے ہونے والے انجامِ بد سے دِلی صدمہ ہوا' اور اس نے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ، کاش! میری قوم سمجھ جائے!

آیات نمبر ۳۳-۵۰ میں اللہ تعالیٰ نے مختلف نشانیوں (جو کہ نظامِ کائنات میں زیرِ گردش ہیں) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان میں غور کرو کہ یہ اللہ کے حکم سے اپنے اپنے فرائض کی انجام دہی میں کیسے باقاعدگی اور پابندی کے ساتھ مصروف ہیں.

انسانی زندگی کی نشو و نما اور اس کی افزائشِ نسل پر غور کرو' روشنی کی آمد و رفت اور اس کے ساتھ پورے نظامِ فلکی کی طرف اشارہ کیا گیا کہ اس کی گردش پر غور و فکر کرو. اور اپنے سفروں کے لیے کشتیوں کے استعمال اور ان کی راہ نمائی کے نظام پر غور کرو.

کیا وہ خدا جو یہ سب کچھ کر سکتا ہے' قیامت برپا نہیں کر سکتا ؟ تم سب کو دوبارہ زندہ کر کے تمہارے تمام اعمال تمہارے سامنے پیش نہیں کر سکتا ؟ خوب یاد رکھو! کہ یہ سب کچھ ممکن ہے اور ضرور ہوگا.

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہی اس لیے ہے کہ اس کی آزمائش (امتحان) کی جائے' اور پھر اسے جنت یا دوزخ' اس کے اپنے ان دُنیوی اعمال کے مطابق عطا کی جائے.

آیات نمبر ۵۱-۸۳ میں اللہ نے قیامت اور آخرت کا برپا ہونا ضروری قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اس رُوز انسان کو دوبارہ زندہ کر لیا جائے گا. پھر اللہ تعالیٰ اپنی عدالت لگائے گا' اس دن خوش قسمت وہ لوگ ہوں گے' جن کو اللہ تعالیٰ بخش دیں گے اور جنت میں داخل فرمائیں گے' وہ اپنے رب سے بہت خوش ہو جائیں گے.

جو لوگ اس دُنیا میں منکرِ حق رہے' اور بڑے شوق سے بُرائی کرتے' اور شیطانی وسوسوں اور لالچ میں آ کر اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کرنے کو اپنی شان سمجھتے رہے' اس دن اللہ کے سامنے ان کے اپنے جسموں کے اجزاء بھی ان کے خلاف بولیں گے اور گواہی دیں گے. تو اس روز ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برسے گی' اور وہ دوزخ کے مستحق قرار دیئے جائیں گے' اور دوزخ میں داخل کر دیئے جائیں گے.

اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخر میں فرمایا کہ قرآن پاک اور دیگر نظامِ کائنات کی ہر چیز اس بات کی واضح نشانی ہے اور بتا رہی ہے کہ قیامت ضرور برپا ہوگی' اور روزِ آخرت بھی ضرور آنے والا ہے. لہٰذا، لوگوں کو چاہیے کہ ان پیغاماتِ قدرت' قرآن پاک اور آپ ﷺ کی ہدایات کے مطابق اپنے آپ کو راہِ راست پر لے آئیں' اور اللہ ہی کی بندگی کریں' کیونکہ اسی میں انسان کی بہتری ہے' اور یہی انسانی زندگی کا مقصد بھی ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
037	056	مکی	﴿ الصّٰٓفّٰت ﴾	صف باندھنے والے (فرشتے)	182	05

Home Page خلاصہ

تعارف > اس سورت کا نام اس کی پہلی ہی آیت میں وارد ہونے والے لفظ والصّٰفّٰت سے ماخوذ ہے. یہ سورت مکی قیام کے متوسط دور کی نازل شدہ ہے. اس کے اندازِ بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کفارِ مکہ نے آپ ﷺ کی دعوتِ اسلام کی مخالفت پوری شدت کے ساتھ شروع کر دی تھی. اللہ تعالیٰ نے کفار کو ان کے رویہ پر سخت تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ نبی ﷺ کی دعوتِ توحید اور آخرت کا جواب، تم جس تمسخر و استہزا سے دے رہے ہو، یاد رکھو! تمہیں بعد میں پچھتانا پڑے گا' آخرت میں بھی اور اس دُنیا میں بھی.

عنقریب ایک وقت آنے والا ہے کہ جب یہی نبی ﷺ تم سب پر ضرور غالب آ کر رہے گا اور اسلام کی دعوتِ دین پورے عرب میں مانی جائے گی. اور تم اللہ کے لشکر کو خود دیکھ لو گے. اس سورت میں کفار کو تنبیہ کے ساتھ ساتھ اللہ نے تفہیم اور ترغیب کے بارے میں بھی بیان کیا.

توحید و آخرت کے عقیدے پر بڑے ہی دل نشین انداز میں دلائل دیتے ہوئے مشرکین کے عقائد پر تنقید بھی کی ہے اور بتایا ہے کہ وہ کس غلط بات پر ایمان لا بیٹھے ہیں، جس کے بُرے انجام کا ان کو احساس تک نہیں ہے. اس زمرے میں اللہ نے پچھلی قوموں کے انجام بد کی مثالیں دے کر انہیں عبرت دلاتے ہوئے یہ واضح کیا کہ ان کے اپنے غلط عقائد کا کیا انجام ہوگا ؟

اس سورت میں تاریخی قصے بیان کر کے ان کفار و مشرکین کو سبق دیا گیا ہے اور صاف صاف واضح کر دیا گیا کہ بندگی خدا کیا چیز ہے؟ حضرت ابراھیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کا قصّہ بیان کر کے یہ واضح کر دیا گیا کہ اسلام کی حقیقت اور اس کی اصل رُوح کیا ہے؟ اور اس کو اپنا دین بنا لینے کے بعد کس طرح ایک مومنِ صادق کو اللہ کی رضا پر اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لیے تیار ہو جانا چاہیے.

سورت کے آخری حصے میں اہلِ ایمان کو بشارت دی گئی ہے کہ اسلام کے آغاز میں تم لوگوں کو جو مشکلات و مصائب سے واسطہ پیش آ رہا ہے، ان سے گھبرائیں ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ کی مدد آپ کے ساتھ ہے، اور کامیابی بھی آپ ہی کی ہوگی.

<<<-------------------------------->>>.....<<<-------------------------------->>>

Home Page خلاصہ ↑ TOP ↑

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۷۴ میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اللہ نے انسانی تاریخ کے آغاز ہی میں نیکی اور بدی کا آپس میں ٹکراؤ کرا کر دونوں کو علیحدہ علیحدہ نمایاں طور پر دکھا دیا ہے کہ، نیکی کیا ہے؟ اور بدی کیا ہے؟ یاد رکھو! کہ دونوں کا انجام بھی علیحدہ علیحدہ ہی ہوگا.

اللہ نے ان آیات میں فرمایا کہ اللہ ایک ہے، اور وہی ہے جو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے. لہٰذا، اہلِ ایمان کو چاہیے کہ وہ آپس میں نظم و ضبط کے ساتھ اور اتفاق و باہمی رضامندی سے کام کرتے ہوئے، بدی کو شکست دیں. روزِ آخرت آنے والا ہے اور اپنے اعمال کی جواب دہی کرنا ہوگی.

اہلِ ایمان کو یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ اللہ کے ہاں ان کے لیے بہت سے انعامات ہیں، جو کہ ان کو ان کے اچھے اعمال کے بدلے میں ملیں گے، اور اس کے ساتھ ہی اللہ نے منکرینِ حق کو خبردار کرتے ہوئے ان کے ساتھ ہونے والے بدترین انجام سے ان کو ڈرایا ہے تا کہ وہ اپنی جاہلانہ حرکات سے باز آ جائیں، ورنہ روزِ آخرت کو سخت پریشان ہوں گے.

آیات نمبر ۷۵-۱۳۸ میں اللہ نے حضرت نوحؑ ، حضرت ابراھیمؑ، حضرت موسیٰؑ و حضرت ہارونؑ، حضرت الیاسؑ اور حضرت لوطؑ کے قصوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو تسلی دی کہ دیکھو، وہ اپنی اپنی قوم کے کتنے کتنے ظلم و ستم کو برداشت کرتے رہے، آخر اللہ نے ان کو ہی کامیابی عطا کی، کیونکہ وہ اپنے اپنے فرائض کی انجام دہی میں ثابت قدم رہے. اس لیے اللہ ان سے راضی ہو گیا.

آیات نمبر ۱۳۹-۱۸۲ میں حضرت یونس کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اپنی آزمائش میں اللہ کو یاد کرتا رہا، تو اللہ نے اس پر رحم فرمایا اور وہ اپنے مشن میں کامیاب ہوا. اللہ ہر چیز پر غالب ہے. تمام پیغمبروں نے اللہ ہی کی رضا کی خاطر اپنے اپنے فرائض کی انجام دہی کی اور اللہ کے فرشتے بھی اللہ ہی کی بندگی کرتے ہیں. بُرائی مٹنے والی چیز ہے، ایک روز ختم ہو جائے گی. لہٰذا ہمیں اللہ ہی کی حمد و ثنا کرتے رہنا چاہیے.

<<<-------------------------------->>>.....<<<-------------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
038	038	مکی	﴿ صٓ ﴾	حروفِ مقطعات	088	05

Home Page خلاصہ

تعارف > اس سورت کے آغاز ہی میں وارد ہونے والے لفظ کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے. اس سورت کے زمانہ نزول کے بارے میں مختلف روایات ملتی ہیں. کچھ کے مطابق یہ سورت نبوت کے چوتھے سال نازل کی گئی ہے جب کہ آپ ﷺ نے نبوت کا اعلان کرنے کے بعد دعوت تبلیغ کا کام شروع کیا تھا. مگر کچھ روایات کے مطابق اس سورت کا نزول حضرت عمرؓ کے ایمان لانے کے بعد میں ہوا. جبکہ حضرت عمرؓ ہجرتِ حبشہ کے بعد ایمان لائے تھے.

اسی طرح ایک اور سلسلۂ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو طالب کے آخری مرض کے زمانے میں وہ معاملہ پیش آیا تھا، جس پر یہ سورت نازل ہوئی، اسے اگر صحیح مانا جائے تو پھر اس سورت کا زمانہ نزول نبوت کا دسواں یا گیارھواں سال ہے.

اس سورت کے آغاز میں اللہ نے آپ ﷺ اور کفار کی گفتگو کو بنیاد بنا کر بتایا کہ ان کفار کے اسلام قبول نہ کرنے کی اصل وجہ ان کا اپنا غرور و تکبر، حسد اور تقلیدِ اعمیٰ پر اصرار ہے. اور بعد میں اللہ نے کفار کو واضح کر دیا کہ جس نبی ﷺ کا آج تم لوگ مذاق اُڑا رہے ہو اور جس کی رہنمائی قبول کرنے سے تم گھبرا رہے ہو، عنقریب وہی تم پر غالب آئے گا.

اس سورت میں پے در پے نو پیغبروںؑ کا ذکر کیا گیا ہے، جن میں حضرت داودؑ و سلیمانؑ کا ذکر زیادہ تفصیل سے کرتے ہوئے یہ بات ذہن نشین کرائی گئی کہ دُنیوی زندگی میں ہمیشہ ہی اللہ کی رضا کو اہمیت و اولیت دینی چاہیے. اس کے بعد اچھے اور بُرے لوگوں کے انجامِ آخرت کا نقشہ کھینچا گیا، اور کفار کو ان کے بُرے انجام سے ڈرایا گیا.

سورت کے آخر میں قصہ حضرت آدمؑ و ابلیس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے کفار کو احساس دلایا کہ جو غرور و تکبر تم کو اللہ کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کی دعوت کو قبول کرنے میں مانع ہے، اسی غرور و تکبر اور حسد نے ابلیس کو حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے سے روکا تھا، لہٰذا، اس کا انجام دیکھ لو، اور خوب سوچ لو، اب بھی تمہارے لیے بہتر یہی ہے کہ راہِ راست پر آ جاؤ.

<<<-------------------------------->>>.....<<<-------------------------------->>>

Home Page خلاصہ ↑ TOP ↑

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۲۶ میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو ہدایت کی کتاب کی صورت میں نازل فرمایا ہے. مگر بُرائی یا بدی کرنے والے لوگ اس چیز کو ماننے سے انکار کر رہے ہیں. کیونکہ وہ غرور و تکبر اور حسد جیسی بدترین روحانی بیماریوں میں پھنسے ہوئے ہیں. اللہ تعالیٰ نے واضح کیا کہ شیطان نے غرور و تکبر اور حسد ہی کی وجہ سے اللہ کی نافرمانی کی تھی اور اسی وجہ سے اپنے بُرے انجام میں مبتلا ہے، اور آخرت میں بھی اللہ کی لعنت کا مستحق ہے. یہ مکہ کے کفار و مشرکین بھی اسی بیماری میں مبتلا ہوئے ہیں. ان کا انجام بھی بُرا ہی ہونے والا ہے.

اس کے بعد حضرت داودؑ کا قصہ تفصیل سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ان سب سے زیادہ مال و دولت عطا کیا تھا، مگر انہوں نے ہمیشہ ہمیشہ اپنے رب کی ہی بندگی خلوصِ نیت سے کی اور اللہ کے پسندیدہ بندوں میں شامل ہوئے.

آیات نمبر ۲۷-۶۴ میں آگاہ کیا گیا ہے کہ یہ دُنیا ختم ہونے والی ہے، یعنی قیامت آنے پر دُنیوی زندگی ختم ہو جائے گی. اس لیے انسان کو آخرت کی زندگانی کے لیے فکرمند ہونا چاہیے. جیسا کہ حضرت سلیمانؑ حضرت ایوبؑ اور دوسرے اللہ کے برگزیدہ بندوں

نے اس دُنیا میں رہتے ہوئے اللہ کی بندگی کرکے اپنی اُخروی زندگی کو بہتر بنالیا. لہٰذا، ہمیں بھی اسی کی فکر ہونی چاہیے' کیونکہ اُس زندگی کا حصول ہی اِسی زندگی کی بنیاد پر ہے.

آیات نمبر ۶۵-۸۸ میں اللہ تعالیٰ نے خبردار کیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ ، اللہ کے آخری رسول ﷺ ہونے کی حیثیت سے جو توحید کی دعوت دے رہے ہیں' اس کو مان لیں' کیونکہ یہ غرور و تکبر اور حسد پر غالب آنے والی ہے. اللہ کے مخلص بندوں پر اللہ کی خاص رحمت ہوتی ہے' اس لیے ان پر دُنیا کی کوئی طاقت بھی غالب نہیں آسکتی' وہ ہمیشہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں ثابت قدم رہتے ہیں.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
039	059	مکی	﴿ الزُّمر ﴾	گروہ دَرگروہ	075	08

Home Page خلاصہ

تعارف > اس سورت کا نام اس کی آیت نمبر ۷۱ اور ۷۳ میں وارد ہونے والے لفظ زُمر کی مناسبت سے ہے. یعنی وہ سورت جس میں لفظ زُمـــــر آیا ہے. مختلف روایات کے مطابق اس کا نزول ہجرتِ حبشہ سے پہلے ہوا' بعض روایات میں بتایا گیا کہ اس سورت کا نزول حضرت جعفرؓ بن ابی طالب اور ان کے ساتھیوں کے حق میں ہوا. جبکہ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کا عزم کیا.

یہ مکمل سورت ایک بہترین خطبہ ہے' جو کہ مکہ معظّمہ کی ظلم و تشدد سے بھری ہوئی اور عناد و مخالفت سے لبریز فضا میں دیا گیا تھا. یہ ایک ایسا واعظ تھا جس کے زیادہ تر مخاطب کفارِ قریش ہیں. اگرچہ اس میں کہیں کہیں اہلِ ایمان سے بھی خطاب کیا گیا ہے' لیکن اس میں اصل مقصد' دعوتِ محمدی ﷺ بیان کیا گیا' کہ انسان کو چاہیے کہ خالص اللہ ہی کی بندگی اختیار کرے اور کسی دوسرے کی اطاعت نہ کرے.

اہلِ ایمان کو خطاب کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ اگر ایک جگہ اللہ کی بندگی کے لیے تنگ ہوگئی ہو تو اللہ کی زمین بہت وسیع ہے' اپنا دینِ بچانے کی خاطر کسی اور طرف نکل کھڑے ہوں. اور اللہ تمہیں تمہارے صبر کا ضرور اجر دے گا.

دوسری طرف آپ ﷺ کو تلقین فرمائی کہ ان کفار کے ساتھ کوئی ایسی بات طے نہیں کرنی، جس کی دینِ اسلام میں اجازت نہ ہو. ان کو صاف صاف کہہ دو کہ تم میرا راستہ روکنے کے لیے' جو کچھ بھی کر سکتے ہو کر ڈالو' میں اپنا کام جاری رکھوں گا.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۲۱ میں واضح کیا گیا کہ نظام کائنات کا اللہ ہی کے حکم سے باقاعدگی اور پابندی کے ساتھ زیرِ گردش رہنے پر ہی غور کیا جائے، تو ضرور محسوس ہوگا کہ اس کو تخلیق کرنے والے کا ضرور کوئی خاص مقصد تھا. اور ایک ہی ہستی کا یہ قائم کردہ بھی ہوسکتا ہے' اور وہی خدا ہے. لہٰذا، اسی کی بندگی کرنی چاہیے' کیونکہ وہی ایک، ہر چیز پر قادر ہے اور وہی ہے جو صحیح صحیح انصاف کو برقرار رکھنے والا ہے.

آیات نمبر ۲۲-۵۲ میں واضح کیا گیا کہ وہ اہلِ ایمان جن کے دل' اللہ کے نور سے منور ہو چکے ہیں' اور قرآن پاک کی تعلیمات کو سمجھتے ہوئے وہ عمل پیرا ہیں' جنہوں نے فقط اللہ ہی کی بندگی میں سرِ تسلیم خم کر دیا ہے' وہ ان لوگوں سے الگ ہو چکے ہیں' جو اپنی جاہلانہ رسومات، اپنے آبائی دینِ مشرک میں پھنسے ہوئے ہیں' اور قرآن پاک کو جھٹلا رہے ہیں.

اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑے واضح اور صاف الفاظ میں تعلیم قرآن دی ہے. اگر پھر بھی یہ بات کفار و مشرکین کی سمجھ میں نہیں آتی تو روزِ آخرت کو ان سب کو ضرور معلوم ہو جائے گا' کہ سچ کیا تھا ؟

اس دُنیا میں بھی حقیقت کو جاننے کے لیے اللہ کی نشانیاں کافی ہیں، اگر آدمی ان میں غور و فکر کرے. موت اور اس سے ملتی جلتی کیفیتِ نیند، اللہ ہی کے اختیار میں ہے' اور اسی کی طرف ہم نے جانا ہے' آخرت میں وہی عدل و انصاف کرنے والا ہے.

آیات نمبر ۵۳-۷۵ میں فرمایا گیا کہ اللہ کی رحمت اور مغفرت بہت ہی وسیع ہے' انسان کو چاہیے کہ اس سے فائدہ اٹھائے اور راہِ راست پر آجائے. اور گناہوں سے بچ جائے. کیونکہ روزِ آخرت میں کوئی توبہ قبول نہ ہوگی اور نہ ہی دُنیا میں دوبارہ آکر اچھے عمل کرنے کا موقع دیا جائے گا.

اللہ کی توحید پر یقین لاتے ہوئے دعوتِ حق کو قبول کرلیں ورنہ اس روز بڑا سخت حساب ہوگا اور اچھے لوگوں سے بُرے لوگوں کو علیحدہ کردیا جائے گا' اور ان کو سخت سزا دی جائے گی. جبکہ اچھے عمل کرنے والوں کو اس روز اللہ کے حضور خوب خوشیاں عطا کی جائیں گی اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل کردیئے جائیں گے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
040	060	مکی	﴿ المُؤمن ﴾	مومن (ایمان دار)	085	09

Home Page خلاصہ

تعارف > اس سورت کی آیت نمبر ۲۸ میں ایک ایسے مردِ مومن کا ذِکر آیا ہے جو حضرت موسیٰؑ کے حق میں فرعون کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے. لہٰذا، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام بھی المومن رکھا گیا ہے. یعنی یہ وہ سورت ہے جس میں اس خاص مومن کا ذِکر آیا ہے.

اس سورت کا نزول سورت زُمر کے متصلاً بعد میں ہوا ہے. جس وقت یہ سورت نازل ہوئی' اس وقت کے حالات اہلِ ایمان کے لیے سخت پریشان کن تھے. کفارِ قریش نے ان کو ہر طرف سے تنگ کرنے کی شدید کوششیں شروع کیں تھیں. یہاں تک کہ آپ ﷺ کو قتل کرنے کی بھی کوشش کی گئی. اللہ تعالیٰ نے کفار کی قتل کی سازششوں کے جواب میں مومن آلِ فرعون کا قصہ سنایا اور بتایا کہ جس طرح تم لوگ آپ ﷺ کو قتل کرنے کی سوچ رہے ہو، اسی طرح فرعون نے حضرت موسیٰؑ کے بارے میں بھی سوچا تھا' پھر دیکھ لو اس کا انجام کیا ہوا.

دوسرے نمبر پر اہلِ ایمان کو سبق دیا گیا کہ ظلم و ستم کا صبر و تحمل سے مقابلہ کرو' گھبراؤ نہیں' اللہ آپ کے ساتھ ہے. اور پھر ضعیف الایمان مسلمانوں کو اور ان لوگوں کو جو حق کی دعوت کو دلی طور پر سچ جانتے تھے' مگر کفارِ قریش کی زیادتیوں کی وجہ سے خاموش تھے' اللہ نے ان کے ضمیر کو جھنجھوڑا ہے کہ تم کب تک خاموش رہو گے ؟

سورت کے آخر میں اللہ نے کفارِ قریش کے ایمان نہ لانے کی اصل وجہ بتائی کہ ان کے دلوں میں تکبر اور حسد ہے' جس کی وجہ سے یہ ایمان نہیں لا رہے ہیں. اور کفارِ قریش کو سخت تنبیہ کی گئی کہ اللہ کی آیات کے مقابلے میں تم مجادلہ کرنے سے باز آجاؤ' ورنہ سخت ترین عذاب تمہارا منتظر ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۵۰ میں واضح کیا گیا ہے کہ ایمان ہمیشہ کے لیے پختہ اور خلوصِ نیت کے ساتھ ہونا چاہیے۔ اگر کہیں غیر ارادی طور پر بھول ہو جائے تو اللہ معاف کرنے والا ہے۔ مگر غرور و تکبر کے ساتھ بُرائی پر جمے رہنا، اللہ کو پسند نہیں ہے۔ یہ عمل نہایت قابلِ گرفت اور قابلِ سزا ہے۔ کیونکہ اللہ کو تو ہر چیز کا علم ہے اور وہ بڑا ہی عدل و انصاف کرنے والا بھی ہے۔

ان آیات میں اللہ نے فرمایا کہ تاریخِ انسانی میں بے شمار ایسی مثالیں موجود ہیں جس میں غرور و تکبر اور بُرائی کو نیکی نے دبا دیا اور اللہ نے اپنے نیک بندوں سے یہ کام کروا کر دکھا دیا۔ پھر ایک مردِ مومن کی مثال بیان کی کہ جس نے فرعون کے دربار میں کھڑے ہو کر ان کو مشورہ دیا، کہ آپ لوگ حضرت موسیٰؑ کی دعوتِ حق پر ایمان لے آئیں، اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ مگر انہوں نے اپنے غرور و تکبر اور بڑائی کے گھمنڈ میں اس مخلص بندے کی بات سننے تک گوارہ نہ کی، آخر کار اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے لشکر کو سب کے سامنے غرق کر دیا۔

آیات نمبر ۵۱-۸۵ میں بتایا گیا ہے کہ بُرائی کا انجام بھی بُرا ہی ہوتا ہے۔ مگر اہلِ ایمان کو اللہ نے ہمیشہ ہی ثابت قدم رکھا، اور کفار پر غالب ہی رکھا ہے۔ اور بُرائی کو اس کے انجامِ بد تک پہنچایا۔

اللہ کی مدد اور رحمت، اللہ کے مخلص بندوں کے لیے ہر وقت ان کے ساتھ ہے، جو صبر و تحمل کے ساتھ اللہ کی بندگی کرتے ہیں، غرور و تکبر نہیں کرتے۔ اس کے بعد بیان کیا کہ روزِ آخرت ضرور آئے گا، زندگی اور موت، اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں پیدا کی گئی طرح طرح کی اشیاء میں غور و فکر کرنے سے حقیقت سے آگاہی حاصل کرو اور اللہ کی بے شمار نعمتوں کا شکریہ ادا کرو۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
041	061	مکی	﴿ حٰمٓ السَّجدَة ﴾	حروفِ مقطعات	054	06

خلاصہ Home Page

تعارف > اس سورت کے نام کے لیے دو لفظ استعمال ہوئے ہیں۔ ایک حٰم اور دوسرا السّجده، یعنی وہ سورت جس کا آغاز حٰم سے ہوتا ہے، اور اس میں ایک مقام پر آیت سجدہ بھی شامل ہے۔ اس سورت کا ایک اور نام فُصِّلَت بھی ہے۔ یہ لفظ اس کی آیت نمبر ۳ میں وارد ہوا ہے۔

اس سورت کا زمانہ نزول، معتبر روایات کی مدد سے حضرت حمزہؓ کے ایمان لانے کے بعد کا اور حضرت عمرؓ کے ایمان لانے سے پہلے کا ہے۔

ایک دفعہ آپ ﷺ مسجدِ حرام میں تشریف فرما تھے۔ اور دوسری جانب سردارانِ قریش بھی محفل جمائے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر عتبہ بن ربیعہ آپ ﷺ کے پاس جا بیٹھا اور آپ ﷺ سے کہنے لگا کہ آپ ﷺ، اپنی قوم پر ایک مصیبت لے آئے ہیں۔ اور جماعت میں تفرقہ ڈال دیا ہے، ساری قوم کو بیوقوف ٹھہرایا ہے۔ قوم کے دین اور اس کے معبودوں کی بُرائی کی ہے۔ اور ایسی ایسی باتیں کیں کہ جن کے معنی یہ ہیں کہ ہم سب کے باپ دادا کافر تھے۔

اسی طرح آگے بڑھ کر عتبہ نے آپ ﷺ کے سامنے کچھ تجاویز پیش کیں، تاکہ آپ ﷺ ان کی مشرکانہ عادات و اطوار پر تنقید نہ کریں، اور دعوت و تبلیغ کے مشن سے رُک جائیں۔ اس پر آپ ﷺ نے اس سورت کی تلاوت شروع کی، اور آیت سجدہ پر سجدہ کر کے عتبہ سے فرمایا، کہ تم نے میرا جواب سن لیا، اب تم جانو یا تمہارا کام۔

اسی طرح آگے بڑھ کر عتبہ نے آپ ﷺ کے سامنے کچھ تجاویز پیش کیں، تاکہ آپ ﷺ ان کی مشرکانہ عادات و اطوار پر تنقید نہ کریں، اور دعوت و تبلیغ کے مشن سے رُک جائیں۔ اس پر آپ ﷺ نے اس سورت کی تلاوت شروع کی، اور آیت سجدہ پر سجدہ کر کے عتبہ سے فرمایا، کہ تم نے میرا جواب سن لیا، اب تم جانو یا تمہارا کام۔

اب عتبہ پریشانی کی حالت میں اُٹھ کر سردارانِ قریش کے پاس چلا گیا، اور ان کو سارا واقعہ سنایا۔ اس پر سردارانِ قریش نے آپ ﷺ کی دعوت کے خلاف خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کر دیا۔ جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ قرآن، اللہ تعالیٰ کا ہی نازل کردہ ہے، اور اس میں جو کچھ بھی بیان ہوا ہے وہ حقیقت ہے، جسے تم بدل بھی نہیں سکتے ہو۔ اور تم لوگ کفر و شرک میں مبتلا ہو، اور نہایت ہی بدقسمت لوگ ہو، عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا۔

اور اس کے علاوہ اس سورت میں اہلِ ایمان کی حوصلہ افزائی بھی فرمائی گئی اور اخلاقِ حسنہ کا ہتھیار استعمال کرنے کی ترغیب دلائی گئی۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۳۲ میں اللہ نے واضح کیا کہ قرآن پاک کا نزول چیزوں کی حقیقت اور اصلیت کو واضح کرتا ہے۔ یہ ان لوگوں کو اُمید اور رحم دلی کا پیغام دیتا ہے، جو اس پر یقین رکھتے ہیں۔ جو لوگ بُرائی کرنے والے ہیں ان کو بُرائی کے انجامِ بد سے ڈرایا گیا ہے، اور تنبیہ کی گئی کہ اللہ کا انکار نہ کرو۔ وہ تو تمام دُنیا و جہانوں کا مالک ہے، اور اس چیز کی شہادت پورا نظامِ کائنات دے رہا ہے۔ ماضی کے لوگوں کی قسمتوں کے مختلف انجاموں سے سبق حاصل کرو۔

اپنے وجود کی ساخت میں غور و فکر کرتے ہوئے حقیقت سے آگاہی حاصل کرو۔ اگر تم لوگ غفلت اور جاہلیت کی وجہ سے حق کا انکار کرتے ہو، اور اپنی خواہشاتِ نفس کے بندے بنے ہوئے ہو، تو یاد رکھو ! کہ روزِ آخرت کو یہ تمہارے جسم کے اجزاء تمہارے ہی خلاف گواہی دیں گے۔ پھر تم پچھتاؤ گے مگر اس وقت پچھتانا تمہارے کچھ کام نہ آئے گا۔

آیات نمبر ۳۳-۵۴ میں بیان کیا گیا ہے کہ تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو ایمان لے آئے ہیں آپ ﷺ پر اور تمام لوگوں کو اس میں شامل ہونے کی دعوت دیتے ہیں، جن کی زندگی پاکیزہ ہے اور جو زندگی کے ہر کام میں اللہ ہی کی رضا کو اہمیت دیتے ہیں۔

یہاں کہیں بھی بُرائی دیکھو اسے ختم کرنے کی کوشش کرو اور صرف اللہ ہی کی حمد و ثنا کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ کی شہادت دینے کے لیے اس کی نشانیاں پوری کائنات میں موجود ہیں۔ اور اللہ کا پیغام بھی ایک ہی ہے اور ہر زمانے کے لوگوں کے لیے یہی پیغامِ توحید ہی تھا۔ یہ پیغامِ خدا، رہنمائی اور سکون مہیا کرتا ہے ان لوگوں کو جو اہلِ ایمان ہیں۔

اللہ نے فرمایا کہ جھگڑے مت کرو، اور اچھے طریقے سے زندگی گزارو، اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔ خوب یاد رکھو! کہ بُرائی انسان کو نیک اعمال کرنے سے روکتی ہے، اور بُرے کام کرنے کی ترغیب دیتی ہے، اور منافقت کرنے پر ابھارتی ہے، اس لیے بُرائی سے بچو! اور نیکی کی طرف بڑھو! اور بہتر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارو!

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

کل رکوع	کل آیات	معانی	سورت کا نام	مکی / مدنی	ترتیب نزول	ترتیب تلاوت
05	053	مشاورت (باہمی مشورے سے)	﴾ الشُّوریٰ ﴿	مکی	062	042

Home Page

خلاصہ

تعارف > اس سورت کی آیت نمبر ۳۸ میں لفظ شُــــوریٰ وارد ہوا ہے جس کی مناسبت سے اس کا نام رکھا گیا ہے. اس سورت کا زمانہ نزول کسی معتبر روایت سے تو معلوم نہیں ہو سکا' مگر اس کے اندازِ بیان اور مضامین سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ سورت بھی حٰم سجدہ کے متصلاً بعد میں نازل ہوئی ہوگی' کیونکہ اس طرح سے اس کا تتمہ نظر آتی ہے.

اس سورت کا آغاز اس بات سے کیا گیا کہ تم لوگ ہمارے نبی ﷺ کی باتوں پر کیا چہ میگوئیاں کرتے پھر رہے ہو' یہ باتیں کوئی انوکھی باتیں نہیں ہیں. ایسی ہی باتیں اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے کے رسولوں پر وحی کیں ہیں' ان باتوں میں کوئی عجیب بات نہیں ہے. بلکہ تم لوگ شرک میں مبتلا ہو' اسے چھوڑ کر نبی ﷺ کی باتیں غور سے سنو! ان کو سمجھو! اور ان پر عمل کرو! اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس مسئلے کی حقیقت بیان کی کہ انسانوں کو پیدائشی طور پر ہدایت یافتہ کیوں نہ بنا دیا گیا.

یہ بھی واضح کیا گیا کہ انسانوں اور دوسری تمام مخلوقات و کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے. دینِ اسلام کی وضاحت کی گئی کہ دینِ اسلام کیا ہے. فطری حاکمیت کی طرح تشریعی حاکمیت بھی اللہ ہی کے لیے مخصوص ہے. انسان یا کوئی غیر اللہ اس حاکمیت کا حامل نہیں ہو سکتا. اور اسی بنیاد پر اللہ نے انسانوں کے لیے ایک دین مقرر کیا ہے' نوعِ انسانی کا اصل دین یہی تھا. مگر انبیاءؑ کے بعد' خود غرض لوگوں نے اپنی اپنی من موجی سے اس میں رَدوبدل کر دیا اور مختلف فرقوں میں لوگوں کو تقسیم کر دیا.

اب محمد ﷺ اس لیے بھیجے گئے ہیں کہ لوگوں کو صحیح دِین سے روشناس کرائیں. اگر اب بھی تم لوگوں کو عقل نہ آئی تو پھر کب آئے گی؟ آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی زندگیاں تمہارے سامنے بطورِ نمونہ زندگی پیش کی گئی ہیں. خدا نے یہ تعلیم تمام انبیاءؑ کی طرح آپ ﷺ کو بھی انہی تین طریقوں سے دی ہے' یعنی وحی کے ذریعے سے' پردے کے پیچھے سے آواز کے ذریعے سے اور فرشتے کے ذریعے پیغام پہنچا کر.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑

خلاصہ

Home Page

خلاصہ > آیات نمبر۱-۲۹ میں بیان کیا گیا ہے کہ ہدایت دینا یا نہ دینا تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے' لہٰذا، انسانوں کو اچھے عمل کرنے کی کوشش میں مصروفِ عمل رہنا چاہیے. اور واضح کیا کہ اللہ کی توحید کی گواہی دینے کے لیے پوری کائنات طرح طرح کی نشانیوں سے بھری پڑی ہے. لیکن انسان اس کے باوجود اپنے مذہب کے معاملہ میں ایک دوسرے سے جھگڑتے ہیں.

ابتداءِ دُنیا سے لے کر آج تک دینِ اسلام ہمیشہ ایک رہا ہے' اور اسی کی طرف تمام پیغمبروں نے دعوت دی ہے. مگر لوگوں نے اپنی مرضی سے' اپنے اپنے فائدوں کی غرض سے' اپنے اپنے علیحدہ علیحدہ مذہب بنا ڈالے ہیں. جس کی اللہ کی طرف سے کوئی دلیل ان کے پاس نہیں ہے.

روزِ آخرت میں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھ لیں گے کہ وہ دُنیوی زندگی میں کیا کیا عمل کر کے آئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دُنیا میں رہنے کے لیے ایک مہلت دی گئی ہے جو پوری ہوتے ہی ان سب کو خوب اچھی طرح معلوم ہو جائے گا کہ، کیا حق تھا؟ اور کیا باطل؟

آیات نمبر۳۰-۵۳ میں بیان فرمایا گیا کہ انسان کی دُنیوی زندگی میں اگر کچھ تکالیف اسے ملتیں ہیں' تو وہ اس کے اپنے اعمال کی وجہ سے اس پر آتیں ہیں' جب کہ ہدایت اللہ ہی کے فضل و کرم کی وجہ سے اس پر نازل ہوتی ہے. یہ موجودہ زندگی ایک آزمائشی زندگی ہے لہٰذا، اس زندگی کو اللہ ہی کی ہدایات کے مطابق گزار کر ہمیں اللہ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے' کیونکہ وہ اللہ ہی ہے جو ہمیں سیدھے راستے سے واقفیت کراتا ہے' اور اپنی رحمت نازل کرتا ہے اور ہمیں آخرت میں اپنے بے شمار انعامات سے نوازے گا.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

کل رکوع	کل آیات	معانی	سورت کا نام	مکی / مدنی	ترتیب نزول	ترتیب تلاوت
07	089	چاندی اور سونا	﴾ الزُّخرُف ﴿	مکی	063	043

Home Page

خلاصہ

تعارف > اس سورت کی آیت نمبر ۳۵ میں لفظ زُخرُفا وارد ہوا ہے اسی کی مناسبت سے اس کا یہ نام بھی رکھا گیا ہے. اس کے مضامین پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت بھی اسی زمانہ کی نازل شدہ ہے جس زمانے میں سورت حٰم سجدہ اور سورت شوریٰ نازل ہوئیں. یہ ایک ہی سلسلے کی سورتیں معلوم ہوتی ہیں.

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے کفار کے جاہلانہ عقائد و اوہام پر سخت تنقید کرتے ہوئے ان کو ان کے انجامِ بد سے ڈرایا ہے. ان کی غلط قسم کی سوچ و تصورات سے پردہ اٹھایا گیا ہے' تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ان کے اندر کیا کیا بُرائیاں چھپی ہوئی ہیں. اور ان کو احساس دلایا گیا کہ جو شخص ان کو راہ راست پر لانے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگانے سے بھی دریغ نہیں کر رہا' اس میں ان لوگوں کا اپنا ہی بھلا ہے.

کفارِ قریش کو احساس دلایا گیا کہ وہ مذہب کیا ہے جسے یہ خوامخواہ اپنے سینوں میں چھپائے پھرتے ہیں' اور وہ دلائل کیا ہیں جن کے بل بوتے پر یہ آپ ﷺ کا مقابلہ کر رہے ہیں. یہ کچھ بندوں اور فرشتوں کو اللہ کی اولاد قرار دیتے ہوئے شرم محسوس نہیں کرتے' اور اولاد بھی بیٹیاں' انہوں نے فرشتوں کو اپنی دیویاں قرار دے رکھا ہے. اور دلائل میں کہتے ہیں کہ یہ کام ان کے باپ دادا سے ہی چلا آ رہا ہے.

حضرت عیسیٰؑ کی مثال پیش کرتے ہیں کہ عیسائیوں نے اسے اللہ کا بیٹا قرار دیا' جبکہ عیسیٰؑ نے خود کبھی نہیں کہا کہ میں اللہ کا بیٹا ہوں میری عبادت کرو. لہٰذا، اس طرح کے غلط عقیدے' یہ اپنی ہی جاہلیت کی وجہ سے اپنائے ہوئے ہیں. آپ ﷺ پر نبوت کا انکار اس لیے کرتے ہیں کہ وہ غریب ہیں' اور یہ کہتے ہیں کہ سرداروں میں نبوت کیوں نہ دی گئی. اسی طرح کے غلط تصورات پر تنقید کرتے ہوئے اللہ نے واضح کیا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ کون کس چیز اور رحمتِ خاص کا زیادہ مستحق ہے' اللہ کا علم ہر چیز پر حاوی ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑

خلاصہ

Home Page

خلاصہ > آیات نمبر۱-۲۵ میں اللہ نے واضح کیا کہ قرآن مجید اور نظامِ کائنات میں پیش کی گئی نشانیوں کے ذریعے سے ہر چیز صاف طور پر بیان کر دی گئی ہے اور بالکل واضح کر دیا کہ حقیقت کیا ہے. اس کے باوجود یہ منکرین حق ابھی تک اس بات پر اَڑے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے آبائی جاہلانہ رسم و رواج پر عمل کریں گے.

جب کہ ان کو خبردار کیا گیا ہے کہ اللہ تو اس وقت بھی موجود تھا جب کچھ بھی نہ تھا' اور اللہ اس وقت بھی موجود ہی رہے گا جب کچھ بھی نہ ہوگا. اللہ باقی رہنے والا ہے اور منکرین حق ختم ہونے والے ہیں. لہٰذا، لوگوں کو چاہیے کہ وہ صرف اللہ ہی کی بندگی کریں.

آیات نمبر ۲۶-۵۶ میں حضرت ابراھیمؑ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا گیا کہ انہوں نے کیسے اپنے لوگوں کی مشرکانہ رسومات اور طرزِ زندگی کو ظاہر کیا اور ان پر ثابت کر دیا کہ وہ لوگ مشرک اور منکرِ خدا ہیں۔

اس کے بعد حضرت موسیٰؑ کا ذکر کرتے ہوئے فرعون اور اس کے ساتھیوں کے دُنیوی مال و اسباب اور شان و شوکت اور اس قوم کے مشرکانہ تصورات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، کہ ان کے انجامِ بد سے سبق حاصل کرو، اور اللہ ہی کی بندگی بجا لاؤ، کیونکہ یہی دین غالب آنے والا ہے جبکہ منکرین و مشرکین کے تمام عقائد جھوٹے ہیں۔

آیات نمبر ۵۷-۸۹ میں حضرت عیسیٰؑ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ نے بیان فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے تھے۔ مگر اس کی قوم کے لوگوں میں سے اکثریت نے ان کے بارے میں مختلف تصورات گھڑ لیے، جو کہ جھوٹے ہیں۔ لیکن اللہ ہر ایک سے خوب واقف ہے اور حق ہی غالب آنے والا ہے۔

<<<-------------------------------- >>>.....<<<-------------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
044	064	مکی	الدُّخان	دُھواں	059	03

Home Page خلاصہ

تعارف > اس سورت کی آیت نمبر ۱۰ میں لفظ دُخان وارد ہوا ہے، جس کی مناسبت سے اس سورت کا نام رکھا گیا ہے۔ اس سورت کا زمانہ نزول بھی کسی معتبر روایت سے تو معلوم نہیں ہوتا، مگر اس کی اندرونی شہادت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سورت بھی اسی زمانے کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے، جس میں سورت زخرف نازل ہوئی تھی۔

اس سورت کا تاریخی پسِ منظر یہ ہے کہ جب کفارِ مکہ کی مخالفت شدت اختیار کر گئی تو آپ ﷺ نے دُعا کی کہ خدایا ! حضرت یوسفؑ کے قحط جیسے ایک قحط سے میری مدد فرما۔ اللہ نے آپؐ کی یہ دُعا قبول فرمائی، اور سارے علاقے میں قحط پڑ گیا۔ پھر سردارانِ قریش نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ اس قحط سے نجات کے لیے دُعا فرمائیں۔ اسی موقع پر یہ سورت بھی نازل ہوئی۔ کفارِ قریش کی فہمائش اور تنبیہ کے لیے جو خطبہ آپ ﷺ پر نازل فرمایا گیا اس کی چند باتیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہی نازل کردہ ہے، دوسرا یہ کہ تم لوگوں کو اس کتاب کو سمجھنے میں غلطی لگ رہی ہے کیونکہ تم اس کو اپنے لیے ایک بلا سمجھ رہے ہو، جبکہ یہ کتاب تم لوگوں کے لیے حقیقت میں شفا ہے، اور رحمت ہے۔ تیسری بات کہ تم سمجھ رہے ہو کہ تم رسول ﷺ اور اس کتاب سے ٹکرا کر جیت سکتے ہو، مگر یہ تمہارے لیے ناممکن ہے۔

چوتھی بات کہ تم لوگ خدا کو خدا بھی مانتے ہو اور اس کے ساتھ ساتھ دوسروں کا شرک بھی کرتے ہو۔ پانچویں بات کہ اللہ ہی نے تمہاری رہنمائی کا ذمہ بھی لیا ہے اس لیے وقتاً فوقتاً مختلف انبیاءؑ اور کتبِ آسمانی نازل فرمائیں۔

اس کے بعد فرعون اور اس کی قوم کا حوالہ دے کر یہ احساس دلایا گیا کہ وہ اسی طرح کی آزمائش میں پڑا تھا۔ اس کے بعد عقیدۂ آخرت کے انکار کے بُرے انجام سے متنبہ کیا گیا۔ سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے ہاں عدالت کا ذکر کرتے ہوئے اچھے اور بُرے لوگوں کے لیے جزا و سزا کے بارے میں آگاہ کیا گیا ہے۔

<<<-------------------------------- >>>.....<<<-------------------------------->>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۲۹ میں فرمایا گیا ہے کہ دُنیوی غرور و تکبر اور شان و شوکت رکھنے والی اقوام اور افراد ہمیشہ برباد ہی ہوتی آئیں ہیں۔ اس سلسلے میں فرعون اور اس کی قوم کی غرقابی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ، دیکھو اور غور کرو کہ ان کی دُنیوی شان و شوکت، غرور و تکبر اور مال و دولت سب کچھ ان کو غرق ہونے سے نہ بچا سکا، اور نہ ہی ان کی غرقابی پر زمین و آسمان کی طرف سے کسی کو بھی کوئی صدمہ یا کوئی دُکھ ہوا۔

کیونکہ ان کے اعمال ہی ایسے تھے جو کہ ان کی ہلاکت کو دعوت دے رہے تھے۔ جس کی وجہ سے اللہ نے انہیں ان کے انجامِ بد تک پہنچا دیا۔ اور یہ بات بالکل واضح کر دی گئی کہ جو کوئی بھی اللہ سے ٹکرائے گا وہی تباہ و برباد ہو جائے گا۔

آیات نمبر ۳۰-۵۷ میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے واضح کیا کہ اس قوم پر اللہ نے اپنی بہت سی نعمتیں نازل کیں اور بہت سے پیغمبرؑ اس قوم کو اللہ کا پیغام پہنچانے کے لیے آئے اور اللہ کی طرف سے ان لوگوں کی ہدایت کے لیے آسمانی کتابیں بھی عطا کی گئیں تاکہ راہِ ہدایت پر آ جائیں اور اس پر قائم رہ سکیں۔ مگر ان سب احسانات کے باوجود اس قوم نے اللہ کی ناشکری کی، آخر کار وہ اپنے بُرے انجام کو پہنچ گئے۔

اسی طرح اگر قریش بھی اپنے رسول ﷺ اور کتابِ حق کو جھٹلائیں گے تو ان کو ہلاک شدہ اقوام کے انجام پر خوب غور و فکر کرنا چاہیے، تاکہ وہ بھی اسی طرح کے انجامِ بد کے مستحق نہ ہو جائیں۔ ان کے لیے ابھی بھی موقع ہے کہ وہ راہِ راست پر آ جائیں اور دعوتِ حق کو تسلیم کر لیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح کیا کہ روزِ آخرت کو اللہ تعالیٰ نیکی اور بُرائی کو علیحدہ علیحدہ کر کے ان کے اپنے اپنے انجام تک پہنچائے گا۔

<<<-------------------------------- >>>.....<<<-------------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
045	065	مکی	الجَاثیَة	گھٹنوں کے بل گرے ہوئے	037	04

Home Page خلاصہ

تعارف > اس سورت کی آیت نمبر ۲۸ میں لفظ جاثیة وارد ہوا ہے اور اسی مناسبت سے اس کا نام بھی جاثیة ہی قرار دیا گیا ہے۔ اس کا زمانہ نزول بھی معتبر روایات کی مدد سے تو معلوم نہیں ہو سکا، مگر اس کے مضامین سے صاف محسوس ہوتا ہے کہ یہ سورت بھی سورہ دُخان کے بعد کے قریبی زمانے ہی کی نازل شدہ ہے۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے توحید اور آخرت کے بارے میں کفارِ مکہ کے شبہات و اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے ان کو متنبہ کیا ہے، کہ اپنے انجامِ بد سے خبردار ہو۔ سورت کے آغاز ہی سے عقیدۂ توحید کو دلائل سے واضح کرتے ہوئے انسانی وجود سے لے کر زمین و آسمان میں ہر طرف بے شمار پھیلی ہوئی قدرت کی نشانیوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے احساس دلایا گیا، کہ تم جدھر بھی نظر ڈالو گے ہر چیز میں شہادتِ توحید ہی پاؤ گے۔ جس کا تم انکار نہیں کر سکو گے۔

پھر آگے چل کر فرمایا گیا کہ دُنیا میں جتنی بھی چیزیں انسان استعمال کر رہا ہے وہ سب کی سب خدا ہی کی پیدا کردہ ہیں، اور اس کے بعد میں کفار کو بتایا گیا کہ قرآن ایک ایسا ہدایت نامہ ہے جو دینِ حق کی صاف شاہراہ انسان کو دکھاتا ہے۔

اس کے بعد اہلِ ایمان کو صبر و تحمل کی تلقین کی گئی' کہ کفار کے ظلم و ستم سے دل برداشتہ نہ ہوں' بلکہ صبر ہی سے کام لیں اسی میں بہتری ہے۔ اور کفار کو متنبہ کیا گیا کہ تم اپنے عقیدے کے ثبوت میں کوئی آسمانی کتاب کا حوالہ تو دے نہیں سکتے' محض قیاس و گمان کی بنا پر ایسی باتیں کیوں کرتے ہو۔

اس دُنیا میں جو لوگ اچھے عمل کریں گے ان کو اللہ کے ہاں بڑا اجر ملنے والا ہے اور جو لوگ بُرے عمل کریں گے تو ان کو اللہ سزا دے گا۔ اگر اب بھی انکارِ آخرت پر قائم رہتے ہو تو تمہاری اپنی ہی تباہی و بربادی ہے۔ مگر یاد رکھو! کہ آخر کار آنا تو تم سب نے ہمارے ہی پاس ہے۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۳۷ میں اللہ نے دلائل دیتے ہوئے اس بات کو صاف طور پر واضح کر دیا کہ اللہ نے لوگوں کو حقیقت سے آگاہی کے لیے ان کے چاروں طرف اپنی توحید کی گواہی دینے کے لیے بے شمار قدرتی نشانیاں پیدا کی ہیں۔ لیکن ان سب کی سچی اور پکی شہادت کے باوجود' لوگ اللہ اور رسول ﷺ اور قرآن پاک کی ہدایات پر ایمان لانے میں تیار نہیں ہوتے۔

بلکہ ان سب شہادتوں کو جھٹلاتے ہوئے اپنی اپنی خواہشاتِ نفس کے بندے بنے ہوئے ہیں' اور اس دُنیا کی زندگی ہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں اور آخرت کا کچھ خیال تک نہیں ہے۔ جبکہ اس روز اللہ تعالیٰ ان سے ان کے اعمال کے بارے میں ضرور باز پرس کرے گا۔ کیونکہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ لہٰذا، لوگوں کو چاہیے کہ اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان لاتے ہوئے دعوتِ حق کو قبول کر لیں اور اللہ کی حمد و ثنا خوب کرتے رہیں' تا کہ ان پر رحم کیا جائے' اور اللہ ان پر راضی ہو جائے۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
046	066	مکی	﴿ الاَحقاف ﴾	جگہ کا نام (ریت کے ٹیلے یا تودے)	035	04

خلاصہ Home Page

تعارف > اس سورت کی آیت نمبر ۲۱ میں لفظ احقاف وارد ہوا ہے' جس کی مناسبت سے اس سورت کا نام بھی الاحقاف ہی رکھا گیا ہے۔ اس کا زمانہ نزول اس سورت کی آیات نمبر ۲۹-۳۲ میں آنے والے ایک واقعہ کی مدد سے متعین ہوتا ہے' جس میں جنوں کے آنے اور قرآن سن کر واپس جانے کا ذکر ہوا ہے۔

معتبر روایات کے مطابق جب آپ ﷺ طائف سے مکہ معظمہ کی طرف آتے ہوئے نخلہ کے مقام پر ٹھہرے تھے تو یہ واقع ہجرت سے تقریباً تین سال پہلے کا ہے یعنی یہ سورت ۱۰ نبویؐ یا ۱۱ نبویؐ میں نازل ہوئی ہے۔

اس سورت کا موضوع ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں کفار کو ان کے بداعمال اور غلط عقائد کے نتائج سے آگاہ کیا ہے' جن میں نہ صرف وہ مبتلا ہی تھے' بلکہ بڑے غرور و اصرار کے ساتھ ان پر جمے ہوئے تھے۔ اور اُلٹا اس نیک شخصیت کو نشانہ بنا رہے تھے' جو ان کو ان کی جہالت سے نکالنا چاہتی تھی۔

رسالت کا ایک عجیب ہی تصور ان کے ذہن میں تھا' جس کی بنا پر وہ حضرت محمد ﷺ کی رسالت کو جانچنے کے لیے طرح طرح کی کسوٹیاں قائم کر رہے تھے۔ ان کے خیال میں اسلام کے برحق نہ ہونے کا بڑا ثبوت یہ تھا کہ ان کے شیخ اور بڑے بڑے سردار اسلام قبول نہیں کر رہے' صرف چند غریب نوجوان اور غلام ہی ایمان لا رہے ہیں۔

اسی طرح وہ قیامت اور زندگی بعد از موت' اور جنت، دوزخ کو بھی من گھڑت افسانے ہی سمجھتے تھے۔ لہٰذا، اس سورت میں اللہ نے نہایت دل نشین انداز میں ان کفار کو سمجھانے کی کوشش کی ہے' کہ عقل سے کام لو' اور حق کو پہچانو! رسول ﷺ اور قرآن پر ایمان لے آؤ! اللہ ہی کی بندگی اختیار کرو' کیونکہ تمہارے لیے اسی میں بہتری ہے۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۳۵ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور واضح کیا کہ اگر کسی بھی دَور میں حق کو چیلنج کیا گیا' تو چیلنج کرنے والوں کو اپنے منہ کی ہی کھانی پڑی ہے اور حق ہمیشہ ہی غالب رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ یہ تمام مخلوقات کی تخلیق اپنے اپنے انجام کو پہنچنے والی ہے' لہٰذا، انسان کو چاہیے کہ حقیقت کو جاننے کی کوشش کرے' اور اس پر ثابت قدم رہے۔ انسان کو کبھی بھی غرور و تکبر نہیں کرنا چاہیے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے پسند نہیں فرماتا۔

شریفانہ طرزِ زندگی اللہ کو نہایت پسند ہے' اللہ تعالیٰ صبر و تحمل کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اہلِ ایمان کو صبر و تحمل کے ساتھ کفار و مشرکین کے ظلم و ستم کا مقابلہ کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ عنقریب عدل و انصاف فرمائے گا' کیونکہ وہ ہر چیز اور ہر عمل سے خوب باخبر ہے۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
047	095	مدنی	﴿ مُحَمَّد ﴾	آپ ﷺ کا اسمِ گرامی	038	04

خلاصہ Home Page

تعارف > اس سورت کی آیت نمبر ۲ میں آپ ﷺ کا اسمِ گرامی آیا ہے' جس کی مناسبت سے اس کا نام بھی محمدؐ رکھا گیا ہے۔ اس سورت کا ایک اور مشہور نام قتال بھی ہے' یہ لفظ اس کی آیت نمبر ۲۰ میں آیا ہے۔ اس سورت کا زمانہ نزول ہجرت کے بعد کا ہے' جبکہ مدینہ طیبہ میں آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنگ کرنے کا حکم تو مل چکا تھا۔ مگر جنگ ابھی عملاً شروع نہیں ہوئی تھی۔

اس سورت کا موضوع اہلِ ایمان کو جنگ کے لیے تیار کرنا' اور جنگ کے سلسلہ میں ابتدائی ہدایات دینا ہے۔ اس سورت کے آغاز ہی میں اللہ نے دونوں گروہوں کا ذکر کیا ہے' ایک گروہ تو وہ ہے جس نے حق ماننے سے انکار کر دیا ہے' جبکہ دوسرا گروہ وہ ہے جس نے حق کو تسلیم کر لیا ہے' اس لیے اللہ نے اس گروہ کے حالات درست کر دیئے ہیں۔

اس کے بعد مسلمانوں کو مشرکین و کفار کے ساتھ جنگ کی ابتدائی ہدایات دی گئی ہیں اور ان کو اپنی مدد اور رہنمائی کا یقین دلایا گیا ہے۔ اور اہلِ ایمان کو اللہ کی راہ میں جان و مال کی قربانیاں پیش کرنے پر بہترین اجر کا یقین دلایا گیا ہے۔ اور اس کے بعد کفار و مشرکین کے بارے میں واضح کیا گیا کہ وہ ہر کسی کی تائید و رہنمائی سے محروم ہیں' اور دُنیا و آخرت میں ذلیل و خوار ہونے والے ہیں۔ اس کے بعد اللہ نے منافقین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جنگ کا حکم آنے سے پہلے تو یہ لوگ بڑے مسلمان بنے پھرتے تھے' مگر جب ابھی جنگ کا حکم آ گیا تو ابھی چھپ رہے ہیں' اور جنگ کرنے سے ڈر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو آزماتا ہے' کہ کونسا آدمی حقیقی طور پر حق کے ساتھ ہے اور کونسا آدمی باطل کے ساتھ ہے۔

اس کے بعد اللہ نے مسلمانوں کو تلقین کی کہ اپنی تعداد اور مال و اسباب کی کمی کی وجہ سے ہرگز نہ گھبرائیں اور نہ ہی صلح کی درخواست کریں، کیونکہ اللہ کی مدد اہلِ ایمان کے ساتھ ہے۔ اور اس سورت کے آخر میں اہلِ ایمان کو انفاق فی سبیل اللہ کی دعوت بھی دی گئی ہے، تاکہ دل کھول کر اللہ کی راہ میں مال خرچ کریں۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۱۹ میں واضح کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے، جو لوگ اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ حق اور ایمان پر ثابت قدم رہیں۔ جو لوگ اللہ کے منکر ہیں وہ خود ہی اپنی تباہی کو دعوت دیتے ہیں، اور ان کا انجام نہایت بُرا ہونے والا ہے۔

منافقت اور کافرانہ ردِعمل، حق اور سچ کے ساتھ جب ٹکراتا ہے تو وہ خود بخود ہی مٹ جاتا ہے، اور حق ہی ہمیشہ غالب آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ جب منکرین حق کے ساتھ جنگ کرنے کا موقع آئے تو ثابت قدمی اور جذبہ ایمان کے ساتھ جنگ کرتے رہو، جب تک اللہ کی مدد نہ آ جائے، اور اللہ اہلِ ایمان کی رہنمائی فرمائے گا۔

آیات نمبر ۲۰-۳۸ میں فرمایا گیا کہ جب مسلمانوں اور کفار و مشرکین کے درمیان جنگ کا موقع آئے تو اہلِ ایمان کو بہادری و جرأت مندی سے اللہ کے دین کو نافذ کرنے کی خاطر جنگ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کو ایسے موقعوں پر بزدلی پسند نہیں ہے۔ ایسے موقعوں پر جو بزدلی دِکھاتے ہیں وہ لوگ منافق ہوتے ہیں۔

اگر منکرینِ حق سے جنگ کرنے کی بجائے بزدلی دِکھائی گئی تو اہلِ ایمان کے لیے بُرا انجام ہوگا، جس سے منافقین اور اہلِ ایمان دونوں ہی متاثر ہوں گے۔ ایسے موقعوں پر بہادری سے لڑتے ہوئے دینِ حق کا جھنڈا بلند کرنا چاہیے، تاکہ امن و امان قائم کیا جا سکے۔ لہٰذا، اسلام کا بول بالا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ کچھ مال و جان کی قربانیاں بھی دی جائیں۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
048	111	مدنی	﴿ الفَتح ﴾	فتح، جیت (کامیابی و کامرانی)	029	04

خلاصہ Home Page

تعارف > الــفــتــح اس سورت کا نام ہی نہیں بلکہ اس کا عنوان بھی فتح عظیم ہے، جو کہ صلح حدیبیہ کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو عطا فرمائی تھی۔ اس سورت کا نزول ذی القعدہ ۶ ھ میں اس وقت ہوا تھا جب آپ ﷺ کفارِ مکہ سے صلح حدیبیہ کرنے کے بعد مدینہ منورہ کی طرف واپس تشریف لا رہے تھے۔

جن واقعات کے سلسلے میں یہ سورت نازل ہوئی وہ کچھ ایسے شروع ہوتے ہیں، کہ ایک روز آپ ﷺ نے خواب دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ کے ساتھ مکہ معظّمہ تشریف لے گئے اور عمرہ ادا فرمایا ہے۔ جس کی اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی آیت نمبر ۲۷ میں خود توثیق کی ہے، کہ یہ خواب ہم نے اپنے رسول ﷺ کو دِکھایا تھا، اس لیے یہ محض ایک خواب ہی نہ تھا بلکہ ایک الٰہی اشارہ تھا، جس پر عمل کرنا آپ ﷺ کے لیے ضروری تھا۔

اس لیے آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ کو ساتھ لے کر عمرہ کی تیاری شروع کر دی، اور عمرہ کی نیت سے سفر کا آغاز ذی القعدہ ۶ ھ میں ہوا۔ ذوالحلیفہ پہنچ کر سب نے احرام باندھا۔ اس وقت چودہ سو (۱۴۰۰) صحابیؓ آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اور قربانی کے لیے ستر (۷۰) اونٹ اور صرف ایک ایک تلوار ساتھ رکھی تھی اور نہایت دشوار راستے سے گزر کر حدیبیہ کے مقام پر پہنچ گئے، تو اپنی طرف سے حضرت عثمانؓ کو ایلچی بنا کر سردارانِ قریش کی اس غلط فہمی کو دُور کرنے کے لیے ان کے پاس بھیجا، کہ ہم جنگ کرنے کے لیے نہیں، محض عمرہ کرنے کی نیّت سے آ رہے ہیں۔

مگر اس سال کفارِ نے عمرہ کرنے سے روکا، اور ایک تاریخی معاہدہ صلح حدیبیہ کے نام پر مسلمانوں اور کفارِینِ مکہ کے درمیان طے پایا، کہ اگلے سال کچھ شرائط کے ساتھ عمرہ ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد واپسی پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرما کر مسلمانوں کو فتح عظیم کی خوشخبری دی۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۲۹ میں اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ فتح حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ قوتِ برداشت اور حوصلہ مندی کے ساتھ جذبہ لگن، پختہ عقیدہ اور صبر و تحمل جیسی عظیم صفات کا مظاہرہ کیا جائے۔ جیسا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ ﷺ نے ان صفات کا عملی نمونہ پیش کیا۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہمیشہ ہی اللہ کا ذِکر کرتے رہنا اور آپ ﷺ کی اطاعت کرنے میں مصروفِ عمل رہنا چاہیے۔

اس سلسلے میں اللہ نے فرمایا کہ جلد بازی، لالچ، جذباتیت اور بدنظمی ایسے مواقعوں پر نقصان دہ ہوتی ہیں۔ اللہ کی عبادت اور فرمانبرداری کا نتیجہ ضروری نہیں ہے کہ اسی وقت ظاہر ہو جائے۔ بعض اوقات کچھ وقت درکار ہوتا ہے، جس کے لیے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

سورت کے آخر میں اللہ نے واضح کر دیا کہ اہلِ ایمان کو چاہیے کہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بہت ہی خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آتے ہوئے، ایک دوسرے کے لیے رحم دلی اور مہربانی کا جذبہ رکھیں۔ مگر جب کبھی منکرینِ حق سے واسطہ پڑے تو بڑی ہمت و جرأت مندی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ بُرائی کو مٹانے کی کوشش میں آپس میں اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
049	106	مدنی	﴿ الحُجُرات ﴾	حجرے (کمرے)	018	02

خلاصہ Home Page

تعارف > اس سورت کی آیت نمبر ۴ میں لفظ الحجرات آیا ہے، جس کی مناسبت سے اس کا یہ نام رکھا گیا ہے۔ مختلف روایات اور مضامین پر غور کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ سورت مختلف مواقع پر نازل شدہ احکامات و ہدایات کا مجموعہ ہے، جنہیں مضمون کی مناسبت سے یکجا کر دیا گیا ہے۔ اور ان میں سے اکثر ہدایات و احکامات بھی مدینہ کے آخری دَور میں نازل شدہ معلوم ہوتے ہیں۔

اس سورت کا موضوع اہلِ ایمان کو کچھ آداب کی تعلیم دینا ہے، جو اہلِ ایمان کے لیے ضروری ہیں۔ اس سورت کے شروع میں ان کو آپ ﷺ کے معاملہ میں آداب سکھانے کے بعد ہدایات دی گئیں ہیں کہ ہر سنی سنائی بات پر یقین کر لینا، اور اس پر کوئی کاروائی کر گزرنا مناسب نہیں ہے۔ کوئی کاروائی کرنے سے پہلے اس بات کی تحقیق کرنا ضروری ہے۔

اس کے بعد واضح کیا گیا کہ اگر دو مسلمان گروہ آپس میں کسی بات پر جھگڑ پڑیں تو تم کو کیا طرزِ عمل اختیار کرنا ہوگا. پھر اس سورت میں ان بُرائیوں کی نشان دہی کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے بچاؤ کی تدابیر و تجاویز بیان فرمائی گئیں' جن کی وجہ سے آپس کے باہمی تعلقات خراب ہوتے ہیں.

یعنی ایک دوسرے کا مذاق اڑانا' طعن کرنا' بُرے بُرے نام رکھنا' بدگمانیاں کرنا' حالات کی کھوج لگانا' دوسرے کی غیبت کرنا' یہ وہ افعال ہیں جو بجائے خود بھی گناہ ہیں اور معاشرے میں بگاڑ کی بھی بڑی وجہ یہی افعال ہیں. اللہ نے ان سب کو حرام قرار دیا ہے.

اس کے بعد اللہ نے واضح فرمایا کہ قوموں' قبیلوں' اور خاندانوں کو اپنے آپ کو بڑا یا اعلیٰ سمجھنا سخت منع ہے' کیونکہ تمام انسان ایک ہی اصل سے پیدا ہوئے ہیں. سورت کے آخر میں اللہ نے واضح فرمایا کہ اصل چیز ایمان کا زبانی دعویٰ نہیں' بلکہ سچے دل سے اللہ اور رسول ﷺ کو ماننا اور عملاً ان کے احکامات کی اطاعت کرنا ہے.

<<<-------------------------------- >>>·····<<<-------------------------------->>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۱۸ میں اللہ نے اہلِ ایمان کو معاشرتی تعلیمات کے چند پہلوؤں سے آگاہ کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ اپنے لیڈروں کے ساتھ ادب و احترام کے ساتھ پیش آتے ہوئے اللہ کی رضا کی خاطر ان کے جائز احکامات کی تعمیل اپنے فرائض سمجھتے ہوئے کریں.

افوائیں نہ پھیلائیں' بلکہ ان پر عمل کرنے سے پہلے تحقیق کر لیا کرو اور ان کو روکنے کی بھی کوشش کرتے رہا کرو' اور آپس کے ہر معاملے میں صبر و تحمل کرتے رہا کرو. ضرورت کے وقت تمام مسلم معاشرے کو اکٹھے ہو جانا چاہیے' اور دینِ حق کا دفاع کرنے میں آپس میں اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کریں.

ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑائیں' غیبت نہ کریں' آپس میں ایک دوسرے کے بُرے بُرے نام نہ رکھیں' بداخلاقی سے پیش نہ آئیں' اہلِ ایمان ایک دوسرے کے بارے میں بُرے تصورات قائم نہ کریں' اور نہ ہی ایک دوسرے کی کھوج میں لگے رہیں.

انسان کی پوری نسل ایک ہی جوڑے یعنی حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ کی اولاد ہیں. ان میں اگر کوئی قابلِ احترام' یا اللہ کا پسندیدہ بندہ ہے تو وہ فقط اس بنا پر کہ وہ متقی و پرہیزگار اور خوش اخلاق بندہ ہے' نہ کہ وہ کسی قبیلے' خاندان' یا کسی بڑی ہستی سے محض نسبت کی بنا پر.

ایمان صرف زبانی کلامی کہنا یا اقرار کرنے کا نام نہیں' بلکہ اللہ کی رضا کی خاطر خلوصِ نیت کے ساتھ ہر ہر عمل میں اس کا اظہار کرنے کا نام ہے. اسلام قبول کر لینا اپنے ہی لیے بہتر ہے نہ کہ یہ کسی پر احسان ہے' بلکہ یہ اللہ کا اس بندے پر احسان ہے کہ اسے اسلام میں داخل ہونے کا موقع فراہم کیا اور اسے اپنی زندگی بہتر بنانے کی توفیق بخشی.

<<<-------------------------------- >>>·····<<<-------------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
050	034	مکی	ق	حرفِ مقطعات	045	03

Home Page خلاصہ

تعارف > یعنی وہ سورت جس کا افتتاح ہی لفظ ق سے ہوا ہے کسی معتبر روایت سے تو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ سورت کس زمانے میں نازل ہوئی' مگر اس کے مضامین اور اندازِ بیان پر غور کرنے سے یہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکی قیام کے دوسرے دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے' اور نبوت کے پانچویں سال نازل ہوئی ہوگی.

اس پوری سورت کا موضوع آخرت اور مرنے کے بعد کیا ہوگا ہے. کیونکہ مکہ میں آپ ﷺ نے جب اپنی دعوت کا آغاز کیا تو لوگوں نے سب سے زیادہ آخرت کے بارے میں شک و شکوک کا اظہار کیا.

لوگ کہتے تھے کہ یہ ناممکن ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہوگا. لہٰذا، اس سورت میں اللہ نے بڑے دل نشین اور مختصر طریقے سے چھوٹے چھوٹے جملوں میں آخرت کے امکان اور اس کے وقوع پر دلائل دینے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو خبردار کیا ہے' کہ تم خواہ مانو یا نہ مانو' بعید از عقل سمجھو یا جھٹلاؤ' بہر حال اس سے حقیقت بدل نہیں سکتی.

حقیقت یہ ہے کہ تم کو دوبارہ زندہ ہونا ہے' اور اپنے اپنے اعمال کا جواب بھی ضرور دینا ہے' اور پھر اپنے اپنے اعمال کے مطابق تم کو جزا و سزا بھی ملے گی. ابھی تم بے شک انکار کرتے رہو' مگر جب وہ آخرت کی گھڑی آ جائے گی' تو تم کو ضرور معلوم ہو جائے گا کہ تم لوگ اس دُنیا میں غیر ذمہ دار نہیں تھے' بلکہ جواب دہ تھے.

جزا و سزا' جنت و دوزخ' عذاب و ثواب' یہ سب فسانہ عجائب نہیں' بلکہ سب کچھ سچ اور ممکن ہے. لیکن دوبارہ دُنیا میں آنے کا موقع بھی نہیں ملے گا' ابھی راہِ راست پر آ جاؤ تو تمہارے ہی لیے بہتر ہے.

<<<-------------------------------- >>>·····<<<-------------------------------->>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۲۹ میں فرمایا گیا ہے کہ اگرچہ منکرینِ حق یہ بات ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتے کہ آخرت آئے گی اور حساب کتاب بھی ہوگا. ان کو چاہیے کہ نظامِ کائنات کی ہر چیز میں غور کریں کہ، اللہ نے یہ کیسے اور کس لیے پیدا کیں ہیں؟

اللہ تو وہ ہے جو مردہ میں سے زندہ چیزیں پیدا کرتا ہے' اور وہی ہے جس کو چاہے دے دیتا ہے اور جس سے جو چاہے لے لیتا ہے. جس کو چاہے سزا دے اور جس کو چاہے جزا دے.

اس کے بعد منکرینِ حق کی آگاہی کے لیے یہ بات بیان کی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے اس دُنیا میں ہونے والے ہر عمل اور بولے جانے والے ہر لفظ' اور دلوں میں آنے والے ہر خیال و سوچ تک کو اپنے ریکارڈ میں محفوظ کیا ہوا ہے' اور ہر وقت اس کے فرشتے یہ کام کرنے میں مصروف ہیں.

مرنے کے بعد دوبارہ زندگی ملنے پر جب یہ ریکارڈ انسان کے سامنے پیش کیے جائیں گے' تو اس وقت اسے معلوم ہو جائے گا کہ اس نے دُنیا میں کیا کھویا؟ اور کیا پایا؟

اس وقت کوئی بھی کسی دوسرے کے کام نہ آئے گا' فقط انسان کے اپنے اعمال ہی اس کا وہ اثاثہ ہوگا' جس کے بدلے، اللہ سے جنت کی خوشخبری دے یا دوزخ کا مستحق قرار دے دے.

آیات نمبر ۳۰-۴۵ ان آیات میں روزِ آخرت کی جھلک دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نیکی کرنے والوں کو بے شمار انعامات سے نوازہ جائے گا' جبکہ بُرائی یا بدی کرنے والے لوگوں کا انجام نہایت ہی بُرا ہوگا. لہٰذا، انسان کو چاہیے کہ دُنیا میں دی گئی مہلت سے خوب فائدہ اٹھائے اور اپنی آخرت کی زندگی کے لیے زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کر لے. اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے کبھی بھی غافل نہ ہو.

<<<-------------------------------- >>>·····<<<-------------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
051	067	مکی	﴿ الذّٰرِیٰتِ ﴾	ہوائیں، جو بکھیرتی ہیں	060	03

Home Page خلاصہ

تعارف > اس سورت کا نام اس سورت کے پہلے ہی لفظ سے ماخوذ ہے' مطلب یہ ہے کہ یہ وہ سورت ہے جس کی ابتداء ہی لفظ الذاریات سے ہوتی ہے. یہ سورت بھی اسی زمانہ کی نازل شدہ ہے جس دَور میں سورت ق نازل ہوئی ہے.

اس سورت کا موضوع بھی آخرت ہے' اس سورت کے آخری حصہ میں توحید کی دعوت پیش کی گئی ہے' اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو اس بات پر آمادہ بھی کیا گیا ہے کہ انبیاءِ کرامؑ کی بات نہ ماننے اور جاہلانہ تصورات پر اصرار کرنے کا انجام تباہی و بربادی ہے.

اس کے بعد لوگوں کو اس بات سے آگاہ کیا اور فرمایا کہ تم عقل سے کام لو اور سوچو! کہ جو غلط عقیدے تم لوگوں نے اپنے باپ داداؤں سے حاصل کیے ہیں، کیا ان کی اصل کوئی آسمانی کتاب ہے؟ یا آپ لوگوں کے پاس کوئی غیبی طور پر وحی آئی ہے؟ کیوں خوامخواہ اپنی آنکھیں بند کیے ان جاہلانہ تصورات پر عمل کیے جا رہے ہو.

علم کے بغیر' محض قیاسات کی بنا پر عقیدے بنا لینا ایک تباہ کن حماقت ہے' جس میں تم لوگ مبتلا ہو. لہٰذا، تمہیں چاہیے کہ آخرت کے بارے میں جو علم، نبیؐ دے رہا ہے اس پر غور کریں. زمین و آسمان کے نظام اور اپنے وجود کی تخلیق پر نگاہ ڈال کر دیکھیں اور سوچیں کہ اس علم کے صحیح ہونے کی شہادت، ہر طرف موجود ہے یا نہیں؟

اس سورت میں بڑے اختصار کے ساتھ' دعوتِ توحید دیتے ہوئے فرمایا گیا کہ خدا نے تم کو دوسرے لوگوں کی بندگی کے لیے نہیں' بلکہ خود اپنی ہی بندگی کے لیے پیدا کیا ہے.

اور آخر میں ان پر واضح کیا گیا ہے کہ جس طرح تم لوگ آج حضرت محمد ﷺ کی مخالفت، محض اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے کر رہے ہو' اسی طرح پہلی قوموں نے بھی اپنے انبیاءِ کرامؑ کی مخالفت کی تھی' پھر ان قوموں کے انجام کو ہی دیکھ لو! اور عبرت حاصل کرتے ہوئے راہِ راست پر آ جاؤ' اس میں تمہارا ہی بھلا ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۲۳ میں اللہ نے واضح کیا ہے کہ قرآن مجید میں جو کچھ بھی بیان کیا گیا ہے وہ بالکل سچ اور حق ہے' اور اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی وعدے کیے ہیں وہ بھی بالکل پکے اور سچے ہیں.

اللہ تعالیٰ کی اس کائنات میں مختلف قسم کی طاقتیں' مختلف قسم کے کام سرانجام دینے میں مصروف ہیں. کچھ قوتیں چیزوں کو اپنے میں ملانے کے لیے استعمال ہو رہی ہیں' جبکہ کچھ قوتیں ایسی بھی ہیں جو چیزوں کو بکھیرنے کے لیے استعمال ہو رہی ہیں. ان مختلف قوتوں کے اتار چڑھاؤ کی وجہ سے ہی اللہ کا یہ نظامِ کائنات' اللہ ہی کے حکم سے چل رہا ہے. روزِ آخرت کو ان سب حقیقتوں سے آگاہی ہو جائے گی.

اس لیے انسان کو چاہیے کہ غلط عقیدوں کو چھوڑ دے اور صرف اللہ ہی کی بندگی کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ، بُرائی کا انجام بھی بُرا ہی کرے گا. اور نیکی کا انجام بھی نیک ہی ہوگا. اچھے لوگ اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کرتے ہوئے آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں' اور وہ اس کائنات کی ہر چیز میں' اور اپنے وجود کی تخلیق میں' اور اپنے دل میں خیالات کی آمد و رفت میں اللہ ہی کی حکمت کو کارفرما دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں.

آیات نمبر ۲۴-۶۰ میں اللہ نے فرمایا کہ نوعِ انسانی کی پوری تاریخ ایسے بے شمار واقعات سے بھری پڑی ہے' جن کے مختلف انجاموں سے لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے' اور حقیقت کو سمجھنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے.

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں اور آسمانی کتابوں کی صورت میں مختلف قسم کی نشانیاں نازل فرمائی ہیں تاکہ انسان راہِ راست پر آ جائے. اس سلسلے میں حضرت ابراهیمؑ' قوم فرعون' قوم عاد اور قوم ثمود کا ذِکر کرتے ہوئے اہلِ کفار کو ان کے مختلف انجاموں سے خبردار کیا تاکہ وہ اپنے عقیدوں کی درستگی کر لیں' اور اللہ ہی کی بندگی کرنے لگیں.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
052	076	مکی	﴿ الطُّور ﴾	پہاڑ کا نام	049	02

Home Page خلاصہ

تعارف > اس سورت کا نام اس سورت کے پہلے ہی لفظ سے ماخوذ ہے. اس سورت کی اندرونی شہادت سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ سورت بھی اسی دور کی نازل شدہ ہے' جس دور میں سورت الذاریات نازل ہوئی ہے. لہٰذا اس سورت کے پہلے رکوع کا موضوع بھی آخرت ہی ہے.

اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں آخرت کی شہادت دینے والے چند حقائق و آثار کی قسم کھا کر فرمایا کہ وہ گھڑی ضرور آئے گی' کسی کی طاقت نہیں کہ آخرت کو روک دے. اور واضح کیا گیا کہ اس روز منکرینِ حق کا انجام کیا ہوگا. اور حق تسلیم کرنے والوں کو کیا کیا انعامات دیئے جائیں گے.

دوسرے رکوع میں کفار کے اس رویے پر تنقید کی گئی ہے جو وہ آپ ﷺ کی دعوت کے مقابلے میں اختیار کیے ہوئے تھے. وہ آپ ﷺ کے الٹے سیدھے نام رکھتے تھے' اور وہ اکٹھے بیٹھ کر سوچتے تھے کہ آپ ﷺ کے خلاف کیا چال چلی جائے' کہ جس سے آپ ﷺ کی دعوت کا خاتمہ ہو جائے.

اللہ نے ان کے اس رویے پر تنقید کرتے ہوئے پے در پے کچھ سوالات کیے ہیں. اور ہر ایک سوال میں ان کے یا تو کسی اعتراض کا جواب ہے' یا پھر ان کی کسی جہالت پر تبصرہ. اور واضح کیا گیا کہ ان لوگوں کو آپ ﷺ کی نبوت کا قائل کرنے کے لیے' کوئی معجزہ دکھانا قطعی لاحاصل ہے. کیونکہ یہ ہٹ دھرم اور ضدی لوگ ہیں' ان کو خواہ کچھ بھی دکھا دیا جائے یہ اس کا انکار کر کے ایمان نہ لائیں گے.

اس کے بعد آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ کفار کے اعتراضات و الزامات کی پرواہ کیے بغیر' اپنی دعوت و تذکیر کا کام مسلسل جاری رکھیں' اور تاکید کی گئی کہ صبر و تحمل کے ساتھ ان مزاحمتوں کا مقابلہ کیے چلے جائیں' یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آ جائے. بلکہ اللہ تعالیٰ تو ہر وقت آپ ﷺ کی نگرانی فرما رہا ہے' آپ ﷺ اپنے رب کی حمد و تسبیح سے قوت حاصل کرتے رہیں.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر۱-۴۹ میں اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کردیا ہے کہ اس کائنات میں موجود قدرت کی تمام نشانیاں' اور دُنیا میں آنے والے تمام پیغمبر اور آسمانی کتابیں اس بات کی گواہی دے رہی ہیں' کہ روزِ آخرت ضرور بر ضرور آنے والا ہے' جس روز لوگوں کو ان کے اعمال کی اچھائی یا بُرائی کی بنا پر اللہ تعالیٰ انعامات سے یا سزاؤں سے ان کو ان کے انجام تک پہنچادے گا.

لہٰذا، انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ ہی کی عبادت کرتے ہوئے اپنی زندگی کو نیک کاموں میں گزار دے. اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تمام نعمتوں کو' اللہ ہی کی امانت سمجھتے ہوئے' اسی کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق استعمال کرے. کیونکہ اللہ نے انسان کو زندگی کی تمام نعمتیں دینے کے ساتھ ساتھ ان کا صحیح استعمال بھی بتا دیا ہے' پھر اس کے صحیح استعمال یا غلط استعمال کے انجام سے بھی خبردار کر دیا ہے' تاکہ انسان اندھیرے میں نہ رہے.

اس لیے، اب انسان کو چاہیے کہ دعوتِ حق کو دل و زبان سے قبول کرلے اور اللہ ہی کی حمد و ثنا میں دل جمعی اور خلوصِ نیّت کے ساتھ مصروف رہے' شب و روز اللہ کے ذِکر میں مصروف رہے' تاکہ اس پر اللہ کی نعمتوں کی بارش ہوتی رہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
053	023	مکی	﴿ النَّجم ﴾	تارا	062	03

خلاصہ Home Page

تعارف > اس سورت کا نام اس کے پہلے ہی لفظ والنجم سے ماخوذ ہے' یہ اس کا عنوان نہیں ہے. یہ پہلی سورت ہے جس میں آیت سجدہ نازل ہوئی.

اور یہی وہ پہلی سورت ہے جسے آپ ﷺ نے قریش کے مجمع عام میں سنایا تھا' جس میں کافر اور مومن سب موجود تھے' آخر میں آپ ﷺ نے جب آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ ادا فرمایا تو تمام حاضرین آپ ﷺ کے ساتھ سجدے میں گر گئے. اور اس وقت مشرکین کے وہ سرداران تک جو آپ ﷺ کی مخالفت میں پیش پیش تھے وہ بھی سجدہ کیے بغیر نہ رہ سکے.

یہ سورت رمضان ۵ ھ نبویؑ میں نازل ہوئی ہے اس سورت کا موضوع کفارِ مکہ کو ان کے غلط رویہ پر ان کو متنبہ کرنا ہے' جو وہ قرآن اور حضرت محمد ﷺ کے بارے میں اختیار کیے ہوئے تھے. اس سورت کے آغاز ہی میں اللہ تعالیٰ نے واضح کردیا کہ محمد ﷺ کوئی بھکے ہوئے آدمی نہیں ہیں' جن حقیقتوں کو آپ ﷺ بیان فرمارہے ہیں یہ ان کی کوئی اپنے قیاس وگمان کی بنائی ہوئی بھی نہیں ہیں' بلکہ یہ ان کی آنکھوں دیکھی ہوئی حقیقتیں ہیں' جو ہم نے ان کو دکھائی ہیں.

انہوں نے فرشتے کو خود دیکھا ہے جو وحی لے کر ان کے پاس آتا ہے. اور ان کو اپنے رب کی عظیم نشانیوں کا مشاہدہ براہِ راست کرایا گیا ہے. آپ ﷺ جو کچھ فرمارہے ہیں سوچ کر نہیں' بلکہ دیکھ کر فرمارہے ہیں. اس سورت میں سامعین کو سمجھایا گیا ہے کہ حقیقت لوگوں کی خواہشات کے تابع نہیں ہوا کرتی' اس لیے تمہیں آخرت کی فکر کرنی چاہیے.

پھر فرمایا کہ اللہ ہی ساری کائنات کا مالک ہے. راست رو وہ ہیں جو اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر ہیں' دوسرے لوگ تو بھٹکے ہوئے لوگ ہیں. ان لوگوں کو واضح کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دین ہمیشہ سے ایک ہی چلا آرہا ہے' اور تمام انبیاءِ کرامؑ اسی کی طرف دعوت دیتے چلے آئے ہیں. سورت کے آخر میں اللہ نے واضح کیا کہ قیامت کی گھڑی تمہارے قریب ہی آگئی ہے' اگر اب بھی نہ سمجھے تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پچھتاؤ گے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر۱-۳۲ میں اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کردیا ہے کہ آپ ﷺ جو کلام پیش کررہے ہیں یہ آپ ﷺ کا اپنا بنایا ہوا نہیں ہے' بلکہ یہ تو اللہ ہی کا نازل کیا ہوا ہے. آپ ﷺ کے بارے میں' اور آپ ﷺ کے پیش کردہ کلام کے بارے میں تم لوگوں نے جو تصورات قائم کررکھے ہیں وہ سب کے سب سراسر غلط ہیں.

جنت و دوزخ کے بارے میں اور قیامت و آخرت کے بارے میں جو باتیں بھی آپ ﷺ بتارہے ہیں وہ سب بالکل سچ اور عین حقیقت ہیں. خوب یاد رکھو! کہ ہر چیز نے اللہ تعالیٰ ہی کی طرف جانا ہے' کیونکہ اللہ ہی ہے جس نے تمام کائنات کو پیدا فرمایا اور وہی اس کو برقرار رکھے ہوئے ہے. اللہ تعالیٰ ہم سب سے اور ہمارے تمام اعمال اور سوچ و خیال تک سے اچھی طرح واقف ہیں' اللہ تعالیٰ کا علم ہر ہر شے اور ہر ہر صورتِ حال پر محیط ہے. وہ اللہ ہی ہے جو انسان کو زندگی اور موت دیتا ہے.

آیات نمبر۳۳-۶۲ میں فرمایا گیا ہے کہ وہ لوگ بڑے ہی بد نصیب ہیں' جو اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہدایت کی باتیں سننے سے منہ موڑتے ہیں' اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مذاق اڑاتے ہیں. ان کو معلوم نہیں ہے کہ اللہ ہی ہے ہر چیز کو پیدا کرنے والا' اور اللہ ہی ہے جس کی طرف ہر چیز نے فنا ہونے کے بعد جانا ہے.

لہٰذا، لوگوں کو چاہیے کہ وہ انسانی تاریخ کے مختلف واقعات' اور قدرت کی طرف سے نظامِ کائنات میں پیش کی گئیں طرح طرح کی نشانیوں میں غور وفکر کرتے ہوئے' حقیقت سے آگاہی حاصل کرنے کی کوشش کریں' اور اپنے آپ کو راہِ راست پر لے آئیں. کیونکہ اللہ ہی ہے جس نے انسان کو اس دُنیا میں محدود اختیارات اور کچھ مال و اسبابِ دُنیا دے کر ایک نامعلوم محدود مدت کے قیام کے لیے مہلت دی ہے.

تاکہ اللہ تعالیٰ انسان کی آزمائش کرسکے' کہ انسان، اللہ کی طرف سے دیئے گئے اختیارات اور مال و اسبابِ دُنیا کو اللہ کی دی گئی ہدایات کے مطابق استعمال کرتا ہے یا اپنی خواہشاتِ نفس یعنی اپنی مرضی سے استعمال کرتا ہے. پھر ان اختیارات کے صحیح یا غلط استعمال کے مطابق ہی انسان کے انجامِ خیر یا انجامِ بد کی بنیاد رکھی گئی ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
054	037	مکی	﴿ القَمَر ﴾	چاند	055	03

خلاصہ Home Page

تعارف > اس سورت کی پہلی آیت میں لفظ قمر آنے کی مناسبت سے اس سورت کا نام بھی القمر ہی رکھا گیا ہے. اس سورت میں واقعہ شقُ القمر کا ذِکر کیا گیا ہے.

یہ واقعہ ہجرت سے تقریباً پانچ سال پہلے مکہ معظمہ میں' منیٰ کے مقام پر پیش آیا. اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں بھی کفار کو ان کی ہٹ دھرمی اور ضد پر متنبہ فرمایا ہے' جو انہوں نے آپ ﷺ کی دعوتِ حق کے خلاف اختیار کر رکھی تھی.

چاند جیسا عظیم الشان کُرہ ان کی آنکھوں کے سامنے پھٹا تھا' اس کے دونوں ٹکڑے الگ ہو کر ایک دوسرے سے اتنی دُور چلے گئے تھے کہ دیکھنے والے کو ایک ٹکڑا پہاڑ کے ایک طرف اور دوسرا ٹکڑا پہاڑ کی دوسری طرف نظر آ رہا تھا.

پھر آن کی آن میں دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے. یہ اس بات کا کھلا ثبوت تھا کہ نظامِ عالم ازلی و ابدی اور غیر فانی نہیں ہے' بلکہ وہ بھی درہم برہم ہو سکتا ہے. مگر کفار نے اسے بھی جادو کا کرشمہ قرار دیا اور اپنے انکار پر جمے رہے.

اس ہٹ دھرمی پر انہوں کو اللہ نے اس سورت میں ملامت کی ہے. البتہ آغازِ سورت میں یہ بات واضح کی گئی ہے' کہ یہ لوگ نہ تو سمجھانے سے ہی بات مانتے ہیں' اور نہ ہی کوئی تاریخ سے عبرت حاصل کرتے ہیں' اور نہ اپنی آنکھوں سے صریح نشانیاں دیکھ کر ہی ایمان لاتے ہیں. لہٰذا، اب یہ لوگ اسی وقت مانیں گے' جب قیامت برپا ہو جائے گی اور یہ لوگ قبروں سے نکل کر میدانِ محشر کی طرف دوڑے جا رہے ہوں گے.

اس کے بعد پچھلی تباہ شدہ اقوام کا ذکر کر کے ان کو نصیحت کی گئی کہ راہِ راست پر آ جاؤ' ورنہ انجام بُرا ہوگا. سورت کے آخر میں یہ واضح کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو قیامت برپا کرنے کے لیے کسی بڑی تیاری کی ضرورت نہیں ہے' بلکہ اللہ کا ایک حکم ہوتے ہی قیامت برپا ہو جائے گی اور تم اپنی شامتِ اعمال کا نتیجہ بھگتو گے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

Home Page | خلاصہ | ↑ TOP ↑

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۵۵ میں اللہ نے بیان فرمایا ہے کہ زندگی کے ہر ہر سانس کے ساتھ ساتھ انسان اللہ کے ہاں اپنی پیشگی کے قریب جا رہا ہے' اس روز، اللہ تعالیٰ، غرور و تکبر کا سر نیچے کر دے گا. اور دُنیا میں یادِ خدا سے غافل رہ کر زندگی گزار کر جانے والوں کے ساتھ سخت معاملہ ہونے والا ہے.

اس سورت پاک میں بار بار، اللہ نے انسانوں سے یہ سوال کیا ہے کہ کیا کوئی ہے جو اللہ کی ہدایات پر عمل کرنے والا ہو؟ اللہ کی دعوت کو قبول کرنے والا ہو؟ اللہ کی نافرمانی سے ڈرنے والا ہو ؟ تا کہ اسے راہِ راست سے آگاہ کیا جائے. یہ قرآن پاک کی کتاب انسانی ہدایات کے لیے بھری پڑی ہے' کیا کوئی ہے جو اس میں غور کرے اور اپنی زندگی سنوار سکے ؟

اس کے ساتھ ساتھ گزشتہ ہلاک شدہ اقوام میں سے چند ایک کو بطورِ نمونہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت نوحؑ' حضرت ھودؑ' حضرت صالحؑ' اور حضرت لوطؑ کی قوموں نے اور قومِ فرعون نے، اللہ کی طرف سے ہدایات و احکامات کو نہ صرف جھٹلایا' بلکہ ان کا مذاق بھی اڑایا' اور اللہ کے رسولوں کو طرح طرح کے ظلم و ستم کا نشانہ بھی بنایا.

پھر تم خود سوچ لو اور غور کرو کہ اللہ نے ان سب جاہل قوموں کا کیا حال کیا' ان پر کس طرح سے دردناک عذاب نازل کیے' اور ان کو آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے نمونہ عبرت بنا دیا. دیکھ لو، اور خوب سوچ لو' کیا تم بھی وہی کچھ چاہتے ہو؟ جو کچھ ان اقوام کے ساتھ کیا گیا.

اس سورت کے آخر میں اللہ نے اہلِ ایمان کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ منکرینِ حق کے مختلف مظالم جو وہ تم پر ڈھا رہے ہیں' ان سے گھبراؤ نہیں' صبر و تحمل سے اللہ کی بندگی پر ثابت قدم رہو. عنقریب ہم ان کو ان کے انجامِ بد تک پہنچا دیں گے. اور اہلِ ایمان کو آخرت میں بے شمار انعامات سے نوازیں گے' اور وہ اللہ سے خوب خوش ہو جائیں گے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

کل رکوع	کل آیات	معانی	سورت کا نام	مکی / مدنی	ترتیب نزول	ترتیب تلاوت
03	078	بڑا مہربان (اللہ کا صفاتی نام)	﴿ الرَّحمٰن ﴾	مدنی	097	055

Home Page | خلاصہ

تعارف > اس سورہ کے پہلے ہی لفظ کو سورت کا نام قرار دیا گیا ہے تاہم اس سورت کے عنوان کو بھی اس سورت سے گہری وابستگی ہے کیونکہ اس سورت کے آغاز سے لے کر آخر تک اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمت کے مظاہر و ثمرات کا ذِکر فرمایا گیا ہے.

علمائے تفسیر اس سورت کو مکی قرار دیتے ہیں' جبکہ بعض روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مدنی ہے. لیکن اس سورت کا مضمون مدنی سورتوں کی بہ نسبت مکی سورتوں سے زیادہ مشابہ ہے بلکہ اپنی اندرونی شہادت کی بنا پر یہ سورت مکہ کے بھی ابتدائی دَور کی نازل شدہ معلوم ہوتی ہے.

مزید براں متعدد معتبر روایات سے اس امر کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ یہ مکہ معظّمہ ہی میں ہجرت سے کئی سال قبل نازل ہوئی تھی (لیکن اس سورت کے مکی یا مدنی ہونے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے).

قرآن پاک کی یہ ایک ہی سورت ہے جس میں انسان کے ساتھ ساتھ زمین کی دوسری با اختیار مخلوق جنوں کو بھی براہ راست خطاب کیا گیا ہے' اور دونوں کو اللہ کی قدرت کے کمالات و احسانات اور اس کے مقابلے میں ان کی عاجزی و بے بسی اور اللہ کے حضور ان کی جواب دہی کا احساس دلا کر اللہ کی نافرمانی کے انجامِ بد سے ڈرایا گیا ہے. اور فرمانبرداری کے بہترین نتائج سے آگاہ کیا گیا ہے.

یہ واحد سورت ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی رسالت صرف انسانوں تک ہی محدود نہیں ہے' بلکہ جن و انس، دونوں کے لیے ہے. سورت کے آغاز سے تو انسانوں کو مخاطب کیا گیا ہے' مگر آیت نمبر ۱۳ سے دونوں کو (جن و انس) کو خطاب فرمایا گیا ہے.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ قرآن پاک، اللہ کی طرف سے ہے' اور عین اس کی ہی رحمت کا تقاضا ہے' کہ نظامِ کائنات کو ٹھیک توازن کے ساتھ عدل پر قائم کیا ہے. پھر اللہ کی قدرت کے کمالات و احسانات کا ذِکر کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی ان نعمتوں کی طرف اشارے کیے گئے ہیں' جن سے انسان اور جن دونوں ہی متمتع ہو رہے ہیں.

اس سورت میں یہ واضح فرمایا گیا کہ صرف ایک خدا ہے' جو اس پورے نظامِ کائنات کو برقرار رکھے ہوئے ہے' اس کے سوا دوسرا کوئی خدا نہیں ہے. اس سورت میں قیامت کا ذِکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے مجرموں کے لیے سزا اور اچھے لوگوں کے لیے انعامات کا ذِکر کیا ہے. لہٰذا، یہ پوری سورت ایک پر جوش اور نہایت بلیغ خطبہ ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

Home Page | خلاصہ | ↑ TOP ↑

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۳۴ میں اللہ تعالیٰ نے جن و انس دونوں کو خطاب فرماتے ہوئے ان سے سوال کیا کہ تم اللہ کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ اللہ تعالیٰ نے اپنی بے شمار نعمتیں' جو نظامِ کائنات میں انسانوں اور جنوں، دونوں کے لیے پیدا فرمائی ہیں

ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بار بار، ان مخلوقات کو احساس دلایا ہے کہ اللہ کی ان بے شمار نعمتوں کا تم کیا شکر اَدا کر رہے ہو ؟

اللہ تعالیٰ نہایت مہربان ہے' جس نے اپنے آپ کو پورے قرآن پاک میں بار بار متعارف کرایا' تا کہ انسان اور جن، دونوں ہی حقیقت سے آگاہی حاصل کر سکیں. عدل و انصاف' نیکی اور بھلائی وہ بنیادی اصول ہیں' جن پر یہ ساری دُنیا استوار کی گئی ہے.

انسان کو مٹی سے بنایا' اسے اپنی تخلیق پر غور کرنا چاہیے' کہ اس کی پرورش کرنے والا' اور اس کو موت دینے والا، جب اللہ ہی ہے تو انسان کو اللہ ہی کی بندگی میں سرِ تسلیم خم کر دینا چاہیے. کیونکہ اللہ ہی تو ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا. اس لیے اسی کی ہمیں حمد و ثنا اور اسی کا ذِکر ہمیں کرتے رہنا چاہیے. کیونکہ انسان اور جن اللہ تعالیٰ کی کسی بھی نعمت کو جھٹلانے کے حق دار نہیں.

آیات نمبر ۳۵-۷۸ میں واضح کیا گیا کہ آخر کار بدی نے اپنے انجامِ بد کو پہنچنا ہے' اور اچھائی و نیکی اپنے اپنے انجامِ خیر کو ضرور پا لیں گی' یہ اللہ کا وعدہ ہے' مگر اللہ کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا. اللہ کی ہستی ایک ایسی ہستی ہے' جو پورے کے پورے نظامِ کائنات کو کنٹرول کیے ہوئے ہے. اور وہ اس وقت بھی موجود رہے گی جب کوئی چیز موجود نہ ہوگی' جیسا کہ وہ اس وقت بھی موجود تھی جب کوئی چیز بھی موجود نہ تھی.

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو جنت کی بے شمار نعمتوں کی خوشخبری دیتے ہوئے ان کو تسلی دی کہ، اللہ کے دینِ حق کی سربلندی کے لیے جو کچھ قربانیاں تم لوگ دے رہے ہو، وہ، اللہ تعالیٰ رائیگاں نہیں ہونے دے گا.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
056	046	مکی	الواقِعَة	لازمی ہونے والا واقعہ	096	03

Home Page خلاصہ

تعارف > اس سورت کے بھی پہلے ہی لفظ کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے. متعدد روایات کی مدد سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سورت طٰه' نازل ہوئی' پھر الواقعه اور اس کے بعد سورت الشعراء نازل ہوئی. لہٰذا یہ سورت ۵ نبویؐ سے پہلے کی نازل شدہ ہے.

اس سورت کا موضوع آخرت' توحید اور قرآن کے متعلق کفار کے شبہات و اعتراضات کی تردید ہے. کفار آخرت کے بارے میں یقین نہیں رکھتے تھے جس پر اللہ نے واضح کیا کہ تم مانو یا نہ مانو آخرت ضرور آئے گی تم لوگوں کو اپنے اپنے اعمال کا جواب بھی دینا ہوگا. اور سزا و جزا بھی ملے گی.

تم میں سے نہ کسی کی طاقت ہوگی کہ اس گھڑی کو آتے آتے روک دے یا واقعہ کو غیر واقعہ بنا دے. اللہ تعالیٰ نے واضح کیا کہ اُس وقت لازم تمام انسان تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے. ایک گروہ سابقین کا' دوسرا عام صالحین کا اور تیسرا گروہ ان بدنصیبوں کا ہوگا جو آخر دم تک منکرِ حق رہے اور مرتے دم تک کفر و شرک اور گناہ کبیرہ پر جمے رہے.

پھر ان تینوں طبقات کے ساتھ جو معاملہ اللہ تعالیٰ کرے گا ان کا تفصیل کے ساتھ آیت نمبر ۷ سے آیت نمبر ۵۶ تک بیان کیا گیا ہے. ان کے بعد آیت نمبر ۵۷ سے آیت نمبر ۷۴ تک توحید اور آخرت پر دلائل دے کر سمجھانے کی کوشش کی گئی. انسان کو اپنے وجود' اپنی غذا' اور پانی پر توجہ دلاتے ہوئے غور و فکر کرنے کی ترغیب دلائی گئی تا کہ حقیقت سے آگاہی حاصل کر سکے.

آخر میں قرآن کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھانے کی دعوت دی گئی اور انسان کو بتایا گیا کہ تو کتنی ہی جھوٹی چالیں چل لے اور کتنا ہی غرور و تکبر کرتا پھرے آخر کار موت کا وقت تیری آنکھیں کھول دینے کیلئے کافی ہے. اس وقت تیرے ماں باپ' بہن بھائی' تیری اولاد' یہ سب مل کر بھی نہ تجھ کو موت سے بچا سکتے ہیں اور نہ تو ہی ان کو موت سے بچا سکے گا.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۵۶ میں اللہ نے بیان فرمایا کہ جب قیامت آئے گی تو پوری دُنیا میں ہلچل مچ جائے گی اور روزِ آخرت کو جب انسان دوبارہ زندہ کئے جائیں گے تو ان کو تین گروہوں میں تقسیم کر دیا جائے گا. ایک گروہ وہ ہوگا جو سابقین کہلائے گا یعنی وہ لوگ جو دُنیا میں نیکی کرنے میں آگے آگے ہوتے تھے. اس کے بعد دوسرا گروہ عام صالحین کا ہوگا، جبکہ تیسرے نمبر پر ان بدنصیب لوگوں کا گروہ ہوگا' جو لوگ دُنیا میں آخری دم تک منکرِ حق تھے.

آخری گروہ کو ان کا نامہ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، جو اس چیز کی علامت ہوگا کہ یہ لوگ دُنیا میں اللہ کی نافرمانی کر کے آنے والے بدترین لوگ ہیں. اور ان کا ٹھکانہ اب ہمیشہ کے لیے دوزخ کی آگ ہے' ان کا کھانا پینا نہایت ہی تکلیف دہ ہوگا. اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اللہ کی لعنت اور غضب کے سزاوار رہیں گے.

آیات نمبر ۵۷- ۹۶ میں واضح کیا گیا ہے کہ اگر کوئی انسان قرآنِ پاک سے ہدایت حاصل نہیں کر سکتا تو پھر وہ کسی چیز سے بھی ہدایت یافتہ نہیں ہو سکتا. کیونکہ یہ پوری کی پوری کتاب ہی انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل کی گئی ہے. قرآنِ پاک کی اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے نظامِ کائنات کی مختلف چیزوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو اور غور کرو کہ اللہ نے تمھاری اپنی تخلیق کیسے کی ہے اور تمھاری پرورش کا بندوبست کیسے فرمایا گیا.

پھر آگ تمہارے لئے کیسا کام کرتی ہے. روشنی کا کیا خوب انتظام کیا ہے. ان تمام چیزوں کی تخلیق خود بخود نہیں ہوئی' بلکہ اللہ نے تمہارے لئے کی ہے. اس لئے تم اللہ کو پہچانو' اور اسی کی بندگی کرو شرک نہ کرو' اسی میں تمہاری بہتری ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
057	094	مدنی	الحَدِيد	لوہا	029	04

Home Page خلاصہ

تعارف > اس سورت کی آیت نمبر ۲۵ میں وارد ہونے والے لفظ حـــدیـــد کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے. لہٰذا یہ سورت مدنی ہے اور جنگ اُحد اور صلح حدیبیہ کے درمیان کسی وقت نازل ہوئی ہوگی. اس وقت مدینہ کے مسلمانوں سے مالی قربانیوں کے ساتھ ساتھ جانی قربانیاں بھی درکار تھیں. اس سورت میں انہی قربانیوں کے لیے زور دار اپیل کی گئی ہے.

اس سورت کا موضوع نفاق فی سبیل اللہ کی تلقین ہے۔ اس سورت میں مسلمانوں پر واضح کیا گیا کہ ایمان کا لازمی تقاضا یہ ہے جب ضرورت ہو تو اہلِ ایمان راہِ خدا میں مال خرچ کرنے سے ہرگز گریز نہ کریں' کیونکہ ایسا کرنا صرف ایمان ہی کے خلاف نہیں' بلکہ حقیقت کے اعتبار سے بھی غلط اور نقصان دہ ہے۔

راہِ خدا میں جان و مال کی قربانی دینا اگرچہ ہر حال میں قابلِ قدر اور باعثِ ثواب ہے' مگر ان قربانیوں کی قدر و قیمت' مواقع کی نزاکت کے لحاظ سے متعین ہوتی ہے۔ لہٰذا، فتح کے بعد جو لوگ اپنے مال، خدا کی راہ میں خرچ کریں گے اور جنگ کریں گے وہ کبھی بھی ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے' جو فتح سے پہلے اپنے مال خرچ کریں اور جنگ کریں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح کیا کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں' وہ اللہ کے ذمے ان کا قرض ہے' جس کو نہ صرف یہ کہ اللہ کئی گنا بڑھا چڑھا کے واپس کر دے گا' بلکہ ان کو اپنی طرف سے مزید اجر عطا فرمائے گا' اور آخرت میں نور انہی لوگوں کو نصیب ہوگا' جنہوں نے راہِ خدا میں اپنے مال خرچ کیے ہوں گے۔

اس کے بعد اللہ نے مسلمانوں کو تلقین فرمائی کہ مسلمانوں کو ان اہلِ کتاب کی طرح نہ ہو جانا چاہیے' جن کی عمریں صرف دُنیا پرستی میں بیت گئیں۔ اللہ نے واضح کیا کہ صدیق اور شہید صرف وہ اہلِ ایمان ہیں' جو اپنی جان و مال' کسی جذبۂ ریا کاری کے بغیر صدقِ دل سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ یہ دُنیا کی زندگی فقط چند روز کی بہار اور متاعِ غرور ہے' یہ سب عارضی چیزیں ہیں۔

اگر تم لوگوں نے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش ہی کرنی ہے' تو اپنی آخرت کو بہتر بنانے کی فکر میں کرنی چاہیے' جو کہ دراصل پائیدار زندگی ہے اور وہاں بڑے بڑے نتائج نکلنے والے ہیں۔

اس کے بعد اللہ نے اس سورت میں فرمایا کہ تم لوگوں پر راحت و مصیبت جو بھی آتی ہے اللہ کے پہلے لکھے ہوئے فیصلے کے مطابق آتی ہے۔ لہٰذا، مومن کا کردار یہ ہونا چاہیے کہ جب مصیبت آئے تو ہمت نہ ہارے' بلکہ صبر و تحمل کے ساتھ اس کو برداشت کرے' اگر راحت آئے تو اتراتا نہ پھرے' بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ کیونکہ مصیبت میں گھبرانا اور راحت میں اترانا' یہ تو ایک منافق اور کافر کا کردار ہے۔
اللہ نے اپنے رسول کھلی کھلی نشانیاں' کتاب اور میزانِ عدل کے ساتھ بھیجے تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں اور اس کے ساتھ لوہا بھی نازل کیا' تاکہ حق قائم کرنے اور باطل کا سر نیچا کرنے کے لیے طاقت بھی استعمال کی جائے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ کون لوگ ہیں' جو حق کی خاطر اپنی جان و مال کی بازی لگانے والے ہیں۔

اس سورت کے آخر میں اللہ نے واضح فرمایا کہ دُنیا میں جتنے بھی رسول ؑ آئے وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق دینِ حق کی دعوت دیتے رہے۔ اور بعد میں حضرت عیسیٰ ؑ تشریف لائے' تو انہوں نے بھی اسی دینِ حق کی دعوت دی' جن کی تبلیغ سے لوگوں میں بہت سی اخلاقی خوبیاں پیدا ہوئیں' مگر ان کی اُمت نے رہبانیت کی بدعت اختیار کر لی۔

اب، اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو بھیجا ہے' اُن میں سے اِن پر جو لوگ ایمان لائیں گے اور پھر اچھے عمل کرتے رہیں گے' ان کے لیے دُوہرا اجر ہے' اور اللہ ان کو وہ نور بخشے گا' جس سے وہ سیدھی راہ صاف دیکھ کر چل سکیں گے۔

<<<----------------------------- >>>·····<<<----------------------------->>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۲۹ میں اللہ نے واضح کیا ہے کہ اللہ کی طاقت اور علم سب چیزوں پر غالب ہے۔ اللہ کی طرف سے دی گئی ہدایات پر عمل کریں' ان میں کوئی شک و شبہ اور نہ ہی کسی خوف سے کام لیں' بلکہ پورے اعتماد اور یقین کے ساتھ ان پر عمل پیرا ہو جائیں' تو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کیسے آپ پر نازل ہوتی ہیں۔ مگر خیال رہے کہ دُنیا سے علیحدگی نہ اختیار کر لیں' بلکہ اس دُنیا میں رہتے ہوئے ہی اللہ کے احکامات کے مطابق زندگی گزاریں۔

اپنی زندگی میں رحم دلی' صلہ رحمی' ایمان کی پختگی' اور خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے رہیں' جیسا کہ اللہ کے نیک بندوں نے کر کے بعد میں آنے والوں کے لیے اپنے آپ کو اللہ کی رضا کی خاطر ایک اعلیٰ ترین نمونہ زندگی بن کر دکھایا۔ اللہ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا' جن لوگوں نے اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے اپنی خواہشاتِ نفس کی بندگی کی' اور اپنی دُنیوی و اُخروی، دونوں زندگیوں کو برباد کر لیا۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری طرف سے بھیجے گئے رسولوں کی پیروی کرو' ان کی طرف سے دی گئی دعوتِ حق کو قبول کرو' اور اپنے اعمال سے یہ ثابت کرو کو تم لوگ اہلِ ایمان ہو۔ اللہ کی رحمت تو سب کے لیے ہی ہے' مگر جو بھی اسے جتنا زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے میں کوشاں رہے گا' اتنا ہی اللہ اسے اپنی رحمت سے نوازے گا۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرتے رہیں اور اسی کی حمد و ثناء کرتے رہنے میں ہمیشہ مصروف رہیں۔

<<<----------------------------- >>>·····<<<----------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
058	105	مدنی	المجادلة	بحث و تکرار کرنے والی عورت	022	03

خلاصہ Home Page

تعارف > اس سورت کا نام المجادَله اور المجادِله دونوں میں سے کوئی بھی قرار دیا جا سکتا ہے' کیونکہ ان دونوں سے یہی سورت مراد لی جا سکتی ہے۔ اس سورت کے شروع میں ہی اللہ نے اس عورت کا ذِکر کیا' جس نے اپنے شوہر کے ظہار کا قضیہ آپ ﷺ کے سامنے پیش کر کے بار بار اصرار کیا تھا کہ آپ ﷺ کوئی ایسی صورت بتائیں کہ اس عورت کی اور اس کے بچوں کی زندگی تباہ ہونے سے بچ جائے۔ اور اللہ نے اس لفظ کو مجادَلہ سے تعبیر فرمایا ہے' اس لیے یہی اس سورت کا نام بھی قرار دیا گیا۔

اس لفظ کو اگر مجادَلہ پڑھا جائے تو اس کے معنی ہوں گے بحث و تکرار' اگر اس لفظ کو مجادِلہ پڑھا جائے تو اس کے معنی ہوں گے بحث و تکرار کرنے والی۔ یہ واقعہ غزوۂ احزاب (شوال ۵ ھ) کے بعد کا ہے۔ لہٰذا، اس سورت میں ظہار کا پورہ قانون بیان کر دیا گیا' اور اس سورت میں مسلمانوں کو ان مختلف مسائل پر ہدایات بھی دی گئیں جو ان کو اس وقت درپیش تھے۔ اور واضح کیا گیا کہ اسلامی قوانین کے خلاف' اپنی ہی مرضی سے اگر آپ کچھ رسومات کو اسلام میں اپنانے کی کوشش کریں' تو یہ اسلام کی رُوح کے عین خلاف ہے' بلکہ حرام ہے۔ جس کی دُنیا میں بھی ذلت و رسوائی ہے اور آخرت میں بھی باز پرس ہوگی۔

اس کے بعد اس سورت میں منافقین کو منع کیا گیا کہ آپس میں وہ خفیہ سرگوشیاں نہ کیا کریں' اور نہ ہی شرارتی منصوبے بنانے میں مصروف رہیں. سچے مسلمان کا یہ کام نہیں ہے کہ رسول ﷺ کی نافرمانی کرے.

اس کے بعد اللہ نے اس سورت میں مجلسی تہذیب کے کچھ آداب بیان فرمائے اور کچھ ایسے معاشرتی عیوب کو دُور کرنے کی ہدایات دیں جو اس وقت لوگوں میں پائے جاتے تھے. (اور آج بھی پائے جاتے ہیں)

کسی مجلس میں اگر بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے ہوں اور باہر سے کچھ لوگ آ جائیں تو پہلے سے موجود اصحاب کو چاہیے کہ آنے والوں کے لیے کچھ جگہ بنا دیں تا کہ وہ بھی بیٹھ سکیں.

اس کے علاوہ ایک عیب یہ بھی تھا کہ جب لوگ کسی بڑے اہم شخص سے ملاقات کے لیے جاتے تو اس کے ہاں کافی دیر تک بیٹھ جاتے ' اور وہ شخصیت تنگ پڑ جاتی ' یہی صورتِ حال آپ ﷺ سے بھی پیش آ جاتی ' اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ جب مجلس برخاست کرنے کے لیے کہا جائے تو اُٹھ جایا کرو.

ایک اور عیب یہ تھا کہ لوگ خوامخواہ آپ ﷺ سے تخلیہ میں بات کرنے کی خواہش کرتے تھے' ہر کوئی آپ ﷺ کے قریب جا کر آپ ﷺ سے سرگوشی کرنے کا خواہش مند ہوتا تھا' یہ چیز حضور ﷺ کے لیے بہت تکلیف دہ تھی اور دوسرے لوگوں کے لیے بھی باعثِ تکلیف تھی. اسی لیے اللہ تعالیٰ نے پابندی لگا دی کہ جو کوئی آپ ﷺ سے علیحدگی میں بات کرنا چاہے' وہ پہلے صدقہ دے. اس سے اللہ تعالیٰ کی مراد یہ تھی کہ لوگ اپنی یہ عادت چھوڑ دیں' لیکن کچھ ہی دیر کے بعد یہ حکم منسوخ کر دیا گیا.

اس سورت کے آخر میں واضح طور پر بیان کر دیا گیا کہ دینِ اسلام میں آدمی کے مخلص ہونے کا معیار کیا ہے؟ ایک قسم کے مسلمان تو وہ ہیں جو دشمنانِ اسلام سے دوستی رکھتے ہیں' اور اپنے ذاتی مفاد کی خاطر دین سے غداری کرنے میں کچھ پرواہ بھی نہیں کرتے.

اور دوسری قسم کے مسلمان وہ ہیں جو اپنے دین کے معاملہ میں دوسروں کا لحاظ تو درکنار' اپنے والدین' اولاد اور دیگر رشتے داروں کی بھی پرواہ نہیں کرتے. ان کا حال یہ ہے کہ جو اللہ اور رسول ﷺ کا دشمن ہے' ان سے ان اہلِ ایمان کو کوئی محبت یا لگاؤ نہیں' یہی سچے اور پکے مسلمان ہیں.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۲۲ میں اللہ نے یہ واضح کیا کہ زمانہ جاہلیت کی رسومات کو ختم ہونا چاہیے. خاص کر وہ رسومات، جن سے عورتوں کے ادب واحترام اور اہمیت میں کمی واقع ہو رہی ہو' اس کے بعد اللہ نے مسلم معاشرے کی چند بُرائیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ خوامخواہ ایک دوسرے سے' یا کسی اہم شخصیت سے علیحدگی میں ایسی سرگوشیاں کرنا' جن کی کوئی خاص اہمیت نہ ہو' محض لوگوں کو یہ باور کرانا ہو کہ یہ آدمی کچھ اعلیٰ حیثیت رکھتا ہے' اسے اللہ نے ممنوع قرار دیا.

مجلس میں آنے' بیٹھنے اور مجلس کو برخاست کرنے کے بارے میں کچھ تعلیمات دی گیں' تا کہ آپس میں باہمی محبت اور بھائی چارے کی ترغیب دی جائے. اس کے بعد مسلمانوں کو تلقین کی گئی کہ تم لوگوں کو دوستی ہی کرنی ہے تو اہلِ ایمان سے رکھو' غیر مسلم سے تمہاری دوستی تمہیں فائدہ نہ دے گی. اپنے اندر نظم وضبط کو برقرار رکھو اور آپس میں اتحاد واتفاق سے رہو' اور اللہ کی رضا کی خاطر آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو' اور اللہ کا ذکر وفکر خلوصِ نیت کے ساتھ کرتے رہا کرو' اسی میں تمہاری کامیابی وکامرانی ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
059	101	مدنی	الحَشر	اجتماع (اکٹھا کرنا) یا نکالنا	024	03

خلاصہ Home Page

تعارف > اس سورت کی دوسری ہی آیت میں لفظ حشر آیا ہے' جس کی مناسبت سے اس سورت کا نام الحشر قرار دیا گیا ہے. معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت غزوہ بنی نضیر کے بارے میں نازل ہوئی ہے. اس سورت میں جن اہلِ کتاب کے نکالے جانے کا حکم ہے وہ لوگ بنی نضیر ہی کے تھے.

لہٰذا، شروع سے لے کر آخر تک یہ سورت اسی غزوہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے. متعدد روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غزوہ ۴ ھ میں واقع ہوا تھا• اس سورت کا موضوع غزوہ بنی نضیر پر تبصرہ ہے. اس سورت میں ذیل کے چار مضامین بیان فرمائے گئے ہیں.

(۱) دُنیا کو اس انجام سے عبرت دلائی گئی ہے جو ابھی بنی نضیر نے دیکھا تھا. وہ اپنی صدیوں کی جمی جمائی بستی کو چھوڑ کر جلاوطنی پر آمادہ ہو گئے. اور واضح کیا کہ جو لوگ اللہ کی طاقت سے ٹکرانے کی جرات کریں ان کو اسی طرح کا انجام دیکھنا پڑتا ہے.

(۲) قانونِ جنگ کا یہ قاعدہ بیان کیا گیا ہے کہ جنگی ضروریات کے لیے' دشمن کے علاقے میں جو بھی تخریبی کاروائی کی جائے' وہ فساد فی الارض میں نہیں آتی.

(۳) جو زمینیں اور جائدادیں بھی جنگ وصلح کے سلسلے میں مسلمانوں کے قبضے میں آئیں' ان کا بندوبست کس طرح کیا جائے.

(۴) منافقین کے اس رویہ پر تبصرہ بھی کیا گیا جو انہوں نے غزوہ بنی نضیر کے موقع پر اختیار کیا تھا.

آخری رکوع پورے کا پورا ایک نصیحت ہے' جس کے مخاطب تمام ضعیف الایمان لوگ ہیں' ان کو بتایا گیا ہے کہ ایمان کی اصل رُوح کیا ہے؟ ایمان کا اصل تقاضا کیا ہے؟ قرآن پاک کیا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کیا ہے ؟

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۲۴ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ کی حکمت سے لوگوں کے دلوں میں چھپی ہوئی منافقت بھی ظاہر ہو جاتی ہے. جس سے اہلِ ایمان کے لیے ان کی راہ میں حائل ہونے والی رکاوٹیں دُور ہو جاتی ہیں.

اللہ تعالیٰ کے خلاف کوئی چال بھی کارگر نہیں ہو سکتی' واضح کیا گیا کہ جو مال واسباب دشمن کو شکست دینے سے اہلِ حق کو حاصل ہو' اسے کس طرح مستحق اہلِ حق میں تقسیم کیا جائے' اور جو لوگ منافقت سے کام لیں ان کا اس مال میں کوئی حصہ نہیں. اور بیان فرمایا کہ منافقین کبھی بھی اپنے بُرے عزائم میں کامیاب نہیں ہوں گے.

اللہ کو ایسے ایمان کی ضرورت ہرگز نہیں ہے' اور یہ منافق لوگ جو چالیں کر رہے ہیں' اللہ ان سے خوب واقف ہے. ان کی ہر چال محض چال ہی ہے' اس پر یہ عمل کر کے کبھی بھی کامیابی نہیں حاصل کر سکتے. ان سے اہلِ ایمان کو کبھی بھی خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے.

آخر کار بُرائی کا انجام بھی بُرا ہی ہونے والا ہے. اچھے عمل کرنے والوں کو اللہ خوش کر دے گا اور ان کو بے شمار انعامات عطا فرمائے گا.
لہٰذا، اسی کی تعریف کرنی چاہیۓ' کیونکہ وہی خدا ہے جس نے تمام مخلوقات کو پیدا فرمایا اور سب کی پرورش کا بھی اسی نے انتظام فرمایا ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
060	091	مدنی	المُمتَحنَة	عورت جس کا امتحان لیا جائے	013	02

Home Page خلاصہ

تعارف > اس سورت کی آیت نمبر ۱۰ میں اللہ نے یہ حکم دیا کہ جو عورتیں ہجرت کر کے مدینہ آئیں اور مسلمان ہونے کا دعوٰی کریں تو ان کا امتحان لیا جائے. اسی مناسبت سے اس سورت کا نام الممتحنہ رکھا گیا (یہ سورت صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیانی دَور کی نازل شدہ ہے.

اس سورت کے پہلے حصے میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے اس فعل پر سخت گرفت کی گئی ہے' جو انہوں نے محض اپنے اہل وعیال کو بچانے کی خاطر آپ ﷺ کے ایک نہایت اہم جنگی راز سے دشمنوں کو خبردار کرنے کی کوشش کی تھی. جسے اگر بروقت ناکام نہ کر دیا ہوتا تو فتح مکہ کے موقع پر بہت خون خرابہ ہوتا' بہت سے مسلمانوں کی بھی قیمتی جانیں ضائع ہوتی.

لہٰذا، اس شدید غلطی پر اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو تنبیہ فرماتے ہوئے یہ تعلیم دی کہ کسی مومن کو کسی حال میں بھی اور کسی بھی غرض کے لیۓ' اسلام کے دشمنوں کے ساتھ دوستی اور محبت کا تعلق نہیں رکھنا چاہیے. اور کوئی ایسا کام بھی نہیں کرنا چاہیے جو کفر و اسلام کی کشمکش میں کفار کے لیے مفید ہو. البتہ جو کافر' اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کوئی دشمنی نہ رکھیں اور نہ ہی مسلمانوں کو کوئی تکلیف دیں' تو ایسے لوگوں کے ساتھ احسان کا رویہ اختیار کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا.

اس سورت کے دوسرے حصے میں ایک اہم معاشرتی مسئلے کا فیصلہ کیا گیا. اس وقت مکہ معظّمہ میں بہت سی عورتیں ایسی تھیں' جن کے شوہر کافر تھے' اور ایسی عورتیں کسی نہ کسی طرح ہجرت کر کے مدینہ آجاتیں تھیں. اور اسی طرح بہت سے مرد بھی ایسے تھے' جن کی بیویاں کافر تھیں اور وہ مکہ میں ہی رہ گیں تھیں. لہٰذا، اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اس مسئلے کا حل بتادیا کہ مسلمان مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ کافر عورت کو گھر میں رکھے. اور اسی طرح اللہ نے یہ بھی واضح فرمادیا کہ مسلمان عورت کے لیے بھی کافر شوہر حلال نہیں ہے.

اور اس کے بعد اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عورت کے اسلام قبول کرتے وقت' اس سے بڑی بڑی بُرائیوں سے بچنے کا عہد بھی لیا جائے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۱۳ میں اللہ نے فرمایا کہ غیر مسلم، جو اہل ایمان کے لیے ان کے دین کے معاملہ میں' رکاوٹیں پیدا کریں' تو ایسے لوگوں کے ساتھ اہلِ ایمان کو کبھی بھی دوستی یا محبت ہرگز نہ رکھنی چاہیے. اس بارے میں حضرت ابراھیمؑ کا ذکر کرتے ہوئے ان کو بطور نمونہ قرار دیا.

ہاں مگر وہ کافر جو اسلام کی راہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ کریں اور نہ ہی وہ اہلِ ایمان کے خلاف کوئی پروپیگنڈہ کریں تو ان کے ساتھ اخلاق کا مظاہرہ کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں. اور اس سورت میں اہلِ کتاب سے نکاح کے بارے میں مختلف احکامات دیۓ گئے.

اس کے علاوہ اس سورت میں ہجرت کے بعد پیش آنے والے مسائل جن میں عورتوں اور مردوں کی ہجرتِ مدینہ سے ان کے خاوند اور بیویاں' جو کہ مکہ ہی میں رہ گئے تھے جنہوں نے ہجرت نہ کی تھی اور نہ ہی وہ ایمان لائے تھے' تو ان کے درمیان ازدواجی تعلقات کے بارے میں ہدایات فرمائی گئیں.

اس کے ساتھ اس بات کی بھی تاکید کی گئی کہ جو عورتیں ہجرت کر کے مدینہ آئیں' ان کو دائرہٗ اسلام میں تصور کرنے سے پہلے' ان کا امتحان لیا جائے. اور جو عورتیں ابھی ابھی ایمان لائیں ان سے مختلف بُرائیوں کو قطعی طور پر چھوڑنے کا عہد لیا جائے. اس کے بعد ان کو دائرہٗ اسلام میں تصور کیا جائے.

اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخر میں اہلِ ایمان کو تاکید کی کہ پوری پوری کوشش کی جائے' کہ اہلِ ایمان کا معاشرہ ہر بُرائی سے پاک رہے' تاکہ یہ لوگ آپس میں امن و ایمان کے ساتھ رہ سکیں.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
061	109	مدنی	الصَّف	صف بستہ ہو کر (قطار باندھنا)	014	02

Home Page خلاصہ

تعارف > اس سورت کا نام اس کی چوتھی آیت میں وارد ہونے والے لفظ صفّاً سے ماخوذ ہے. یعنی وہ سورہ جس میں لفظ صف آیا ہے. اس کا زمانہ نزول تو کسی معتبر روایت سے معلوم نہیں ہو سکا' البتہ اندرونی شہادت کے مطابق یہ غالباً جنگ اُحد کے بعد کے زمانے میں نازل ہوئی ہوگی. کیونکہ اس میں جن حالات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، محسوس ہوتا ہے کہ وہ مدینہ کے اسی دَور میں پائے جاتے تھے.

اس کے موضوع میں مسلمانوں کو ایمان میں اخلاص پیدا کرنے اور اللہ کی راہ میں جان لڑانے پر ابھارنا ہے. اس میں اللہ نے لوگوں کو متنبہ کیا کہ اے محمد ﷺ کے اُمتیـــــــؤ ! تمہاری روش اپنے دین اور اپنے رسول ﷺ کے ساتھ ویسی نہیں ہونی چاہیے جو حضرت موسٰیؑ اور حضرت عیسٰیؑ کے ساتھ بنی اسرائیل نے اختیار کی.

حضرت موسٰیؑ کو وہ، خدا کا رسول جاننے کے باوجود ان کو تنگ کرتے رہے اور حضرت عیسٰیؑ سے کھلی نشانیاں دیکھ لینے کے باوجود ان کو جھٹلانے سے باز نہ آئے اور نتیجہ یہ ہوا کہ ان سے ہدایت کی توفیق ہی سلب کر لی گئی. یہ کوئی ایسے قابلِ رشک حالات نہیں کہ کوئی دوسری قوم اس میں مبتلا ہونے کی تمنا کرے.

اس کے بعد اللہ نے بیان فرمایا کہ یہود و نصاریٰ اور اس سے ساز باز رکھنے والے منافقین، اللہ کے نور کو مٹانے کی چاہے کتنی بھی کوشش کرلیں یہ پوری دُنیا میں پھیل کر رہے گا.

اور اس کے بعد اہلِ ایمان کو خطاب کر کے بتایا گیا کہ دُنیا اور آخرت میں کامیابی کی راہ صرف ایک ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر سچے دل سے ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرو.

آخر میں اہلِ ایمان کو بتایا کہ جس طرح حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں نے اللہ کی راہ میں ان کا ساتھ دیا اسی طرح تم بھی انصار اللہ بنو، تا کہ تمھاری بھی اللہ مدد کرے۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۱۴ میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ اللہ کی حمد و ثنا میں کائنات کی تمام اشیاء اپنی اپنی جگہ پر اور اپنے اپنے ماحول میں ہر وقت مصروفِ عمل ہیں۔ اہلِ ایمان کو چاہیے کہ آپس میں اتفاق و اتحاد کے ساتھ رہتے ہوئے ایک مثالی نظم و ضبط کا مظاہرہ کریں۔ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت خلوصِ نیت سے کریں۔

جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں نے ان کی اطاعت کرتے ہوئے اللہ کو راضی کر دیا تھا' اسی طرح تم لوگوں کو بھی چاہیے کہ اپنے رسول ﷺ کی اطاعت گذاری اس طرح کرو جیسا اللہ نے کرنے کا حکم دیا ہے۔ ورنہ دیکھ لو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ کیسا رویہ برتا' اور پھر اس کے انجام میں اللہ نے ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے ہدایت کی توفیق ہی سلب کر لی اور ان کے لیے روزِ آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

اگر تم نے بھی ویسا ہی رویہ اختیار کیا تو انجام تمہارا بھی ویسا ہی ہو گا۔ کیونکہ اللہ کا قانون عدل و انصاف پر مبنی ہے۔ لہٰذا، تم لوگوں کو چاہیے کہ صرف اللہ ہی پر بھروسہ کریں' اور ضرورت پڑنے پر خلوصِ نیت کے ساتھ اپنی جان و مال، اللہ کی راہ میں پیش کرنے سے بھی گریز نہ کریں' کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ دُنیا و آخرت میں اللہ تم کو کہیں اس سے زیادہ اجر و ثواب اور انعامات عطا فرمائے گا۔ اور تم سے خوش ہو جائے گا اور پھر تم کو بھی خوش کر دے گا۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

کل رکوع	کل آیات	معانی	سورت کا نام	مکی / مدنی	ترتیب نزول	ترتیب تلاوت
02	011	جمعہ کا دن، نماز جمعہ کے لیے جمع ہونا	الجُمُعَة	مدنی	110	062

خلاصہ Home Page

تعارف > اس سورت کا نام اس کی آیت نمبر ۹ میں آنے والے لفظ الجمعہ سے ماخوذ ہے۔ یہ سورت مجموعی طور پر جمعہ کے احکامات پر نازل نہیں ہوئی' بلکہ اس کا دوسرا رکوع جمعہ کے احکامات پر نازل شدہ ہے' جبکہ اس کا پہلا رکوع یہودیوں کی تمام کوششوں کی ناکامی پر ان سے آخری خطاب کے طور پر نازل کیا گیا۔ جس میں ان سے ذیل کی تین باتیں بیان فرمائی گئیں۔

(1) تم لوگوں نے اس رسول ﷺ کو ماننے سے محض اس لیے انکار کیا کہ یہ اُمیوں میں سے ہے' جن سے تم کو سخت نفرت ہے اور تم لوگوں کا خیال تھا کہ رسول صرف تمہاری اپنی ہی قوم سے ہونا چاہیے۔ یہ اللہ کا فضل ہے کہ جسے چاہے دے' اللہ کے فضل پر تمہاری کوئی اجارہ داری نہیں ہے' کہ تم اپنی مرضی سے اللہ سے کوئی بات منوا سکو۔

(2) تم لوگوں کو تورات کا حامل بنایا' مگر تم لوگ اپنی ذمہ داری ایمان داری سے نہ نبھا سکے۔ اللہ نے ان کی مثال ایک ایسے گدھے سے دی جس کی پیٹھ پر کتابیں لادی ہوئی ہوں اور اسے کچھ معلوم نہ ہو کہ وہ کس چیز کا بار اٹھائے ہوئے ہے۔ نہیں بلکہ تمہاری حالت تو اس گدھے سے بھی بدتر ہے' کیونکہ گدھا تو کوئی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا' جب کہ تم لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ نے سمجھ بوجھ اور عقل و شعور بھی عطا کیا ہے' اس کے باوجود بھی تم لوگ اپنی ذمہ داری نہیں نبھا سکے۔

(3) تمہارا یہ دعویٰ کہ تم لوگ اللہ کے چہیتے ہو' سراسر جھوٹا ہے' کیونکہ تم لوگ تو موت کے ڈر سے بار بار شکست کھاتے چلے جا رہے ہو' آخر مرنا تم کو پھر بھی ہے' اور آخرت میں تم کو اس سے بھی زیادہ ذلیل و خوار ہونا پڑے گا۔

دوسرے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے سبت کے مقابلہ میں مسلمانوں کو جمعہ کا دن عطا فرمایا' اور مسلمانوں کو متنبہ فرمایا کہ وہ اپنے جمعہ کے دن کے ساتھ وہی معاملہ نہ کریں' جو یہودیوں نے اپنے یومِ سبت کے ساتھ کیا تھا۔

یہ رکوع اس وقت نازل ہوا' جبکہ مدینہ میں ایک جمعہ کے روز' عین نماز جمعہ کے وقت' ایک تجارتی قافلہ آیا اور اس کے ڈھول تاشوں کی آواز سن کر مسجدِ نبویؐ میں سے صرف ۱۲ مسلمانوں کے سوا باقی سب کے سب اس قافلے کی طرف دوڑ گئے' حالانکہ اس وقت آپ ﷺ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حکم نازل کیا کہ جمعہ کی اذان ہونے کے بعد ہر قسم کی خرید و فروخت اور دوسری کاروباری مصروفیات حرام ہے۔

اور اہلِ ایمان کا یہ کام ہے کہ اس وقت سب کام چھوڑ کر اللہ کے ذِکر کی طرف دوڑیں۔ البتہ جب نمازِ جمعہ ختم ہو جائے تو اپنے کاروبار چلانے اور رزقِ حلال کی تلاش میں دُنیا میں پھیل جائیں۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > آیات نمبر ۱-۱۱ میں اللہ نے واضح کیا کہ کہ اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہدایات تمام دُنیا والوں کے لیے ہیں' نہ کہ صرف ایک مخصوص پارٹی کے لیے۔ یہ تو پورے نظامِ کائنات کے بارے میں ہے۔ انسانوں کو چاہیے کہ اس پر غور کریں اور حقیقت سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے اپنے اپنے اعمال اور طرزِ زندگی کو بہتر کریں۔

سب انسانوں کے لیے اللہ کے نور کی روشنی آسمان سے زمین پر نازل کی جاتی ہے۔ لہٰذا، جو لوگ اس روشنی سے مستفید ہونا چاہیں ہو سکتے ہیں۔ کوئی بھی انسان بغیر اپنے بہترین اعمال کے اللہ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ جو بھی اچھے عمل کرے گا اور جتنا زیادہ متقی ہو گا' یعنی خدا ہی سے ڈرنے والا ہو گا' اتنا ہی وہ اللہ کا بہترین بندہ ہو گا۔

اگر کوئی بغیر اپنے کسی اچھے عمل کے صرف زبانی کلامی یہ دعویٰ کرے کہ وہ اللہ کا زیادہ پیارا ہے' تو یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس کے دل کی حالت معلوم کی جائے تو یہ واضح ہو جائے کہ وہ اللہ کی خاطر اپنے جان و مال اور اس دُنیا کی تمام عیش و عشرت کو کبھی بھی چھوڑنے والا نہیں۔ اس کا محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے کہ وہ اللہ کا بہت پیارا بندہ ہے اور ایسا ہرگز وہ ہے نہیں۔ ایسے لوگ ہیں جو آخرت میں حساب کتاب کے عمل سے بہت ڈرتے ہیں' اور ساتھ ساتھ اس کے انکاری بھی ہیں۔

اس کے بعد دوسرے رکوع میں اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو جمعہ کی اہمیت کا احساس دلانے کے لیے یہ بات ان کے ذہن نشین کرائی کہ جس طرح یہودیوں کے لیے ہفتے کا دن' اور عیسائیوں کے لیے اتوار کا دن' ان کی مذہبی عبادات کے لیے مقرر تھا' اسی طرح حضرت محمد ﷺ کی اُمت کے لیے جمعہ کا دن مقرر کیا گیا ہے۔

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
063	104	مدنی	﴿ الْمُنَافِقُون ﴾	منافقین	011	02

Home Page خلاصہ

تعارف > اس سورت کا نام اور عنوان دونوں ہی لفظ المنافقون سے گہری وابستگی رکھتے ہیں' کیونکہ اس پوری سورت میں منافقین ہی کے طرزِ عمل پر تبصرہ کیا گیا ہے.

معتبر روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ سورت یا تو غزوہ بنی المصطلق سے واپسی پر یا پھر مدینہ طیبہ پہنچ کر نازل ہوئی ہوگی. اس کا نزول ۶ھ میں ہوا ہوگا. جس خاص واقعہ کے بارے میں یہ سورت نازل ہوئی' اس کا خلاصہ کچھ اس طرح سے ہے کہ، بنی المصطلق کو شکست دینے کے بعد ابھی لشکر اسلام اس بستی میں ہی ٹھہرا ہوا تھا جو مریسیع نامی کنواں پر آباد تھی، کہ یکا یک دو صاحبوں میں' جن میں سے ایک کا تعلق تو انصار سے تھا اور دوسرے کا تعلق مہاجرین سے تھا' ان میں کسی بات پر جھگڑا ہوگیا.

ابھی دونوں طرف سے لوگ جمع ہوگئے' اور قریب تھا کہ آپس میں لڑ پڑتے' مگر آپ ﷺ کی بروقت موجودگی نے ان میں صلح کرا دی اور معاملہ رفع دفع کر دیا. مگر انصار میں جو لوگ ابھی پوری طرح مسلمان نہیں تھے' محض زبان ہی سے اقرار کرتے تھے' مگر دل میں منافقین کی طرح کی سوچ رکھتے تھے' وہ سب منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی کے پاس مسلمانوں کی شکایت کرتے اور اہلِ ایمان کے ساتھ شرارت کرنے کی سوچتے.

آخر کار منافقین نے یہ فیصلہ کیا کی مدینہ پہنچ کر ہم ان کو نکال دیں گے. اس مجلس میں اس وقت اتفاق سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے. انہوں نے یہ ساری بات اپنے چچا کو سنائی' انکے چچا نے یہ ساری کہانی آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کردی. آپ ﷺ نے اس کی تحقیق کرنے کے بعد فیصلہ محفوظ رکھا' کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سورت نازل ہوئی اور پوری کہانی واضح ہوگئی.

<<<---------------------------- >>>·····<<<---------------------------->>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > اس سورت کی کل 11 آیات ہیں اور اس پوری سورت میں اللہ نے یہ بات واضح کی ہے کہ منافقین کی قسمیں اور ان کے وعدے سب جھوٹے ہیں. اہلِ ایمان کو ان پر کبھی کوئی بھروسہ نہیں کرنا چاہیے. کیونکہ یہ محض جھوٹے قول و قرار کر کے اہلِ ایمان کی ہمدردی اور دُنیوی مال و اسباب کی تلاش میں ہوتے ہیں. لہٰذا، اہلِ ایمان کو ان کی تمام چالوں سے خبردار رہنا چاہیے، اور اپنے مقاصد میں ہر وقت خلوصِ نیت سے مصروفِ عمل رہنا چاہیے.

اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں مدینہ کے منافقوں کی دِلی کیفیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عقل و شعور اور دُنیا کی بہت سی نعمتیں عطا کیں' مگر اس کے باوجود وہ اپنی نیت بد سے باز نہیں آئے.

ان کے دل میں یہ بات کہ وہ اہلِ ایمان کو اس شہر سے نکال دیں گے' یا وہ اہلِ ایمان سے جنگ کر کے جیت جائیں گے' ایسا ہرگز نہیں ہوگا. بلکہ وہ ایسی گندی ذہنیت رکھتے ہوئے اور غلط طرزِ زندگی اپناتے ہوئے' اپنے آپ کو، اللہ کے عذاب کے مستحق قرار دے رہے ہیں. جس کا ان کو اس وقت معلوم ہوگا جب اللہ کی طرف سے لعنت ان پر اس دُنیا میں بھی برسے گی اور پھر آخرت میں بھی برسے گی.

البتہ، مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کی طرح طرح کی دھمکیوں یا نفرت بھری چالوں سے گھبرا کر ان کے ساتھ کوئی نرمی یا اعتماد پر مبنی کوئی معاہدہ ہرگز نہ کریں کیونکہ وہ اب اس کے بھی مستحق نہیں رہے' ان سے سختی سے پیش آیا جائے. رُوزِ آخرت میں اللہ خود ہی ان سے حساب لے لے گا' کہ وہ دُنیا میں کیا کر کے آئے ہیں. اس لیے اہلِ ایمان میں منافقانہ طرزِ عمل کی سخت ممانعت ہے.

<<<---------------------------- >>>·····<<<---------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
064	108	مدنی	﴿ التَّغَابُن ﴾	ہار جیت	018	02

Home Page خلاصہ

تعارف > اس سورت کی آیت نمبر ۹ میں لفظ التغابن وارد ہوا ہے اسی کی مناسبت سے اس کا نام بھی التغابن ہی رکھا گیا ہے. مختلف روایات میں اس کے کچھ حصے کو مکی اور کچھ حصے کو مدنی قرار دیا گیا ہے.

اگر اس کے مضمون پر غور کریں تو محسوس ہوتا ہے کہ یہ سورت مدینہ طیبہؔ کے ابتدائی دَور کی نازل شدہ ہوگی. اس سورت کا موضوع ایمان و اطاعت کی دعوت اور اخلاقِ حسنہ کی تعلیم ہے. اس سورت میں تمام انسانوں کو ذیل کی چار بنیادی حقیقتوں سے آگاہ کیا گیا ہے.

(1) یہ کائنات خدائے واحد کی تخلیق ہے.
(2) یہ کائنات بے مقصد اور بے حکمت بھی نہیں ہے' بلکہ اس کے خالق نے اسے سراسر برحق پیدا کیا ہے.
(3) یہ بھی واضح کیا گیا کہ تمہیں جس بہترین صورت کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے، اور جو بھی اختیار تم کو دیا گیا ہے' یہ تمہاری ایک آزمائش یعنی امتحان ہے' اور خوب جان لو کہ، خدا دیکھ رہا ہے، کہ تم ان اختیارات کو کس طرح استعمال کرتے ہو ؟
(4) یہ بھی واضح کیا گیا کہ، تم لوگ غیر ذمہ دار یا غیر جواب دہ بھی نہیں ہو' بلکہ تم کو اپنے ہر ہر عمل کا، اللہ تعالیٰ کو جواب دینا ہوگا اور جزا و سزا بھی حاصل کرنا ہوگی.

اس کے بعد اللہ تعالیٰ، پہلے گزری ہوئی کئی قوموں کی بربادی کے اصل اسباب کا ذِکر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں، کہ انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا' ان کا مذاق اڑایا اور من موجیاں کیں. دوسرے نمبر پر انہوں نے عقیدۂ آخرت کو رَد کیا اور دُنیا ہی کو سب کچھ سمجھا. انہی باتوں نے ان کو اور ان کے پورے طرزِ زندگی کو بگاڑ دیا، اور وہ عذابِ خدا کے مستحق ٹھہرے. لہٰذا، اب منکرینِ حق کو اس طرح کی غلطیاں کرنے سے بچنا چاہیے.

اس کے بعد اہلِ ایمان کو بتایا گیا کہ جو مصیبت بھی آتی ہے وہ اللہ ہی کی مرضی سے آتی ہے' مومن کو چاہیے کہ اس سے گھبرائیں نہیں' بلکہ صبر اور تحمل سے کام لیتے ہوئے، اللہ سے دُعا کرتے رہیں. آخر میں اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کیا کہ مومن پر اس کا مال اور اس کی اولاد سخت آزمائش یعنی امتحان ہے.

<<<---------------------------- >>>·····<<<---------------------------->>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > اس سورہ کی کل 18 آیات ہیں. اس سورت میں اللہ نے واضح کیا کہ اہلِ ایمان اور منکرین حق دونوں ہی کو اللہ نے پیدا کیا ہے' جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے اور تمام ہی کے بارے میں خوب اچھی طرح واقف ہے.

منافقین ومنکرینِ حق، جو دُنیوی عیش وعشرت میں مبتلا ہو گئے ہیں' ان کو چاہیے کہ آخرت کے بارے میں سوچیں تاکہ وہ بہتر عمل کر سکیں. یہ دُنیوی زندگی تو فقط عارضی زندگی ہے' لیکن اُخروی زندگی ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی ہے. اس زندگی کا احساس کرنا اور اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے، یہ دُنیوی زندگی گزارنا ان کے لیے زیادہ بہتر ہوگا.

نیکی کرنے والا اور بدی کرنے والا، دونوں برابر نہیں ہو سکتے. اللہ تعالیٰ روزِ آخرت میں خوب عدل وانصاف کرنے والا ہے. اس روز ہر ایک کو اچھی طرح معلوم ہو جائے گا کہ کون زیادہ بہتر ہے ؟

جو اس دُنیا میں بہت مال واسباب اور دُنیوی غرور وتکبر میں بڑے بنے پھرتے ہیں' اور اہلِ ایمان پر حقارت کی نظر رکھتے ہوئے ان کو کمزور و کمتر سمجھتے ہیں' ان کو اس روز ضرور معلوم ہو جائے گا، کہ کون دُنیا میں اعلیٰ تھا ؟ اور کون ادنیٰ تھا ؟

اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ بھی کیا ہے، کہ جو کوئی دُنیا میں اللہ اور رسول ﷺ کی خاطر' خلوصِ نیّت سے اس دُنیا میں کوئی اچھا عمل کرے گا' تو اللہ تعالیٰ، اسے اس عمل کے بدلے میں بہت زیادہ اجر دے گا' اس کو خوب خوش کر دے گا. اور جو کوئی بُرے اعمال لے کر جائے گا تو اللہ اسے ضرور سزا دے گا.

<<<-- >>>·····<<<-->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
065	099	مدنی	﴿ الطّلَاق ﴾	طلاق دینا	012	02

Home Page خلاصہ

تعارف > اس سورت کا نام ہی الطّلاق نہیں بلکہ اس کا عنوان بھی الطّلاق ہی ہے' کیونکہ اس سورت میں طلاق کے بارے میں ہی احکام بیان ہوئے ہیں' اس سورت کو سورہ النساء الصغریٰ بھی کہا گیا ہے یعنی چھوٹی سورہ نساء.

متعدد روایت اور اس سورت کی اندرونی شہادت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سورت سورہ بقرہ کی ان آیات کے بعد نازل ہوئی ہے جن میں طلاق کے احکامات پہلی مرتبہ دیئے گئے تھے. یہ سورت ان احکامات میں ترمیم کرنے یا ان احکامات کو منسوخ کرنے کے لیے نازل نہیں کی گئی' بلکہ ذیل کے دو مقاصد کے لیے نازل کی گئی ہے.

(1) ایک یہ کہ مرد کو طلاق کا جو اختیار دیا گیا ہے' اسے استعمال کرنے کے لیے حکیمانہ طریقے بتائے جائیں' جن کے استعمال سے حتیٰ الامکان علیحدگی کی نوبت ہی نہ آنے پائے' ہاں اگر علیحدگی ہو بھی تو اس وقت ہو جبکہ باہمی موافقت کے سارے امکانات ختم ہو جائیں. کیونکہ خدا کی شریعت میں طلاق کی گنجائش صرف ایک ناگزیر ضرورت کے طور پر رکھی گئی ہے' ورنہ، اللہ تعالیٰ اس بات کو سخت ناپسند فرماتے ہیں.

آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ اللہ نے کسی ایسی چیز کو حلال نہیں کیا ہے جو طلاق سے بڑھ کر اسے ناپسند ہو. تمام حلال چیزوں میں اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند طلاق ہے.

(2) اس سورت کو نازل کرنے کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ سورہ بقرہ میں طلاق کے احکام کے بعد جو مزید مسائل رہ گئے تھے ان کا جواب دے کر اسلام کے عائلی قانون کے اس شعبے کی تکمیل کر دی جاے.

<<<-- >>>·····<<<-->>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > اس سورت کی کل 12 آیات ہیں. اللہ نے اس سورت میں عورتوں کو طلاق دینے کے بارے میں چند اہم ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر عورت کو طلاق دینے کی نوبت آ ہی جائے تو ایک اچھے طریقے سے طلاق دی جاے. اور اس کے ساتھ مسلم معاشرے پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ طلاق شدہ عورت کو معاشرے میں جائز تحفظ فراہم کرے.

اس کے علاوہ طلاق سے متعلقہ دیگر مسائل پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے' جو کہ سورہ بقرہ میں جواب طلب رہ گئے تھے. اگر دونوں یعنی مرد و عورت کی اولاد ہو تو اس کے بندوبست کے لیے بھی واضح احکامات نازل کیے گئے ہیں.

اللہ نے اگرچہ مرد کو طلاق کا حق دیا ہے' مگر اس اختیار کو استعمال کرنے کے لیے مرد کو بے حد غور و فکر اور بہت سوچ سمجھ کر عدل و انصاف کے ساتھ، صرف اور صرف ان حالات میں جائز قرار دیا گیا ہے' جب کوئی دوسرا پہلو صلح کے لیے کارگر ثابت نہ ہو سکے' اور اس کے سوا کوئی چارہ نہ ہو کہ طلاق ہی دی جائے.

لیکن اس میں بھی اخلاقیات کے دائرۂ کار میں رہتے ہوئے' اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات کے عین مطابق اس اختیار کو صرف اور صرف، باصورتِ مجبوری استعمال کرنے کی اجازت ہے.

<<<-- >>>·····<<<-->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
066	107	مدنی	﴿ التَّحرِیم ﴾	کسی حلال چیز کو حرام ٹھہرانا	012	02

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کا نام اس کی پہلی ہی آیت میں آنے والے لفظ التّحریم سے ماخوذ ہے اس سے مراد وہ سورت ہے جس میں تحریم کے واقعہ کا ذکر آیا ہے. اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے تحریم کے جس واقعہ کا ذکر فرمایا ہے' اس کے متعلق متعدد روایات میں دو خواتین کا ذکر آیا ہے' جو اس وقت آپ ﷺ کے حرم میں تھیں.

ایک حضرت صفیہؓ اور دوسری حضرت ماریہ قبطیہؓ. یہ دونوں ہی ۷ھ کے بعد آپ ﷺ کے حرم میں آئیں' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت ۸ھ کے دوران کسی وقت نازل ہوئی ہوگی. یہ ایک بڑی ہی اہم سورت ہے' جس میں چند مہمات پر روشنی ڈالی گئی ہے.

پہلے نمبر تو یہ واضح کیا گیا ہے کہ اسلام میں حلال وحرام اور جائز و ناجائز کی حدود تعین کرنے کے اختیارات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں. خود، اللہ کے نبی ﷺ کے پاس بھی ایسے کوئی اختیارات نہیں ہیں.

دوسرے نمبر پر یہ بات واضح کی گئی ہے کہ انسانی معاشرے میں نبی ﷺ کا مقام انتہائی نازک ہے' کیونکہ اگر ایک معمولی سی بات بھی اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ پیش آئے تو وہ بات اس کی اُمت کے لیے ایک قانون کی حیثیت اختیار کر جاتی ہے. جبکہ ایسے واقعات عام آدمیوں کے ساتھ پیش آئیں تو وہ کوئی اہمیت نہیں رکھتے.

تیسرے نمبر پر یہ کہ ایک ذرا سی بات پر جب آپ ﷺ کو اللہ نے روکا' بلکہ اصلاح کرنے کے ساتھ ساتھ اس بات کا ذِکر قرآن پاک میں بھی فرمایا' تو یہ چیز قطعی طور پر ہمارے دل میں اطمینان پیدا کر دیتی ہے کہ آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں جو اعمال و افعال اور جو

ہدایات واحکامات بھی ہمیں ملتے ہیں' اور جن پر اللہ کی طرف سے کوئی گرفت یا اصلاح موجود نہیں ہے' وہ سب کے سب بالکل برحق ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے پوری مطابقت رکھتے ہیں. اور ہم لوگ اعتماد کے ساتھ ان سے ہدایت ورہنمائی حاصل کر سکتے ہیں.

چوتھے نمبر پر جو بات واضح کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کا احترام صرف اس بنا پر نہیں ہے کہ ان سے لغزش کا صدور ناممکن ہے' بلکہ اس بنا پر ہے کہ وہ اللہ کی مرضی کا مکمل نمائندہ اور نمونہ ہے' اور ان کی ادنیٰ سی لغزش کو بھی اللہ نے اصلاح کیے بغیر نہیں چھوڑا.

جس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے اور ہمارے دلوں کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے کہ آپ ﷺ کا چھوڑا ہوا اسوۂ حسنہ، اللہ کی مرضی کی پوری نمائندگی کر رہا ہے. اور اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ صحابہ کرامؓ ہوں یا ازواجِ مطہرات' یہ سب انسان تھے' فرشتے یا فوق البشر نہ تھے. ان سے غلطیوں کا صدور ممکن تھا' مگر ان کو جو مرتبہ ومقام بھی حاصل ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور اللہ کے رسول ﷺ کی تربیت کا نتیجہ تھا. جس نے ان سب کو انسانیت کا بہترین نمونہ بنا دیا. ان کا جو کچھ بھی احترام ہے وہ اسی بنا پر ہے.

پانچویں نمبر پر جو بات اس سورت میں کھول کر بیان کی گئی' وہ یہ ہے کہ اللہ کا دین بالکل بے لاگ ہے اس میں ہر شخص کے لیے وہ کچھ ہے' جس کا وہ اپنے ایمان اور اعمال کے لحاظ سے مستحق ہے. کسی بڑی سے بڑی ہستی کے ساتھ محض نسبت ہی اس کے لیے قطعاً نافع یا نقصان دہ نہیں ہے. بلکہ انسان کے اپنے اعمال کی کسوٹی پر جزا و سزا دی جائے گی.

اس معاملہ کو واضح کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے تین قسم کی عورتوں کو بطورِ مثال پیش کیا.

ایک مثال تو حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی بیویوں کی' کہ اگر وہ ایمان لاتیں اور اپنے جلیل القدر شوہروں کا ساتھ دیتیں' تو ان کا مقام بھی وہی ہوتا جو نبی ﷺ کی ازواجِ مطہرات کا ہے. چونکہ انہوں نے اس کے برعکس رویہٗ اختیار کیا' اس لیے انبیاءؑ کی بیویاں ہونا بھی ان کے کچھ کام نہ آیا' اور اللہ نے ان کو جہنم کا مستحق قرار دیا.

دوسری مثال فرعون کی بیوی کی پیش کی گئی اور اللہ نے واضح کیا کہ اگر چہ وہ' بدترین دشمن خدا کی بیوی تھی، لیکن وہ، اللہ پر ایمان لے آئیں' اور انہوں نے قومِ فرعون کے عمل سے اپنے عمل کا راستہ الگ کر لیا. اس لیے فرعون جیسے کافر کی بیوی ہونا بھی اس کے لیے موجب نقصان نہ ہوا' اور اللہ نے ان کہ جنت کا مستحق بنا دیا.

تیسری مثال حضرت مریمؑ کی ہے' جن کو یہ عظیم مرتبہ اس لیے حاصل ہوا کہ اللہ نے ان کو جس شدید تر آزمائش میں ڈالنے کا فیصلہ فرمایا تھا' اس کے لیے انہوں نے سرِ تسلیم خم کر دیا.

حضرت مریمؑ کے سوا، دُنیا کی کسی نیک لڑکی کو بھی ایسی سخت آزمائش میں اللہ نے نہیں ڈالا' کہ کنوارے پنے میں اللہ کے حکم سے اس کو معجزے کے طور پر حاملہ کر دیا گیا ہو' اور اسے بتا دیا گیا ہو کہ اس کا رب اس سے کیا خدمت لینا چاہتا ہے' اسی بنا پر اللہ نے اسے جنت کی عورتوں کی سردار کے مرتبہ عالی پر سرفراز فرمایا.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
067	077	مکی	﴿ المُلك ﴾	بادشاہی، بادشاہت، فرمانروائی	030	02

Home Page

تعارف وخلاصہ > اس سورت کی پہلی ہی آیت میں وارد ہونے والے لفظ المُـــلـــک کی مناسبت سے اس سورت کا نام المُلک قرار دیا گیا. اس سورت کے مضمون اور اندازِ بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کی یہ سورت مکہ معظّمہ کی ابتدائی سورتوں میں سے ایک ہے.

اس سورت میں ایک طرف تو بڑے مختصر طریقے سے اسلام کی تعلیمات کا تعارف کرایا گیا ہے' اور دوسری طرف بڑے موثر انداز میں ان لوگوں کو چونکا دیا گیا ہے، جو جہالت اور غفلت کی زندگی گزار رہے تھے. ان کے ضمیر کو بیدار کرتے ہوئے ان کو سوچنے پر مجبور کیا گیا کہ اس دُنیوی زندگی کا اصل مقصد کیا ہے ؟

اس سورت کے شروع میں ہی انسان کو یہ احساس دلایا گیا کہ یہ کائنات ایک انتہائی منظّم اور محکم سلطنت ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اس کو عدم سے وجود میں لایا ہے. اور اس نظام کو چلانے کے تمام اختیارات بھی اسی کے پاس ہیں.

انسان کو تو دُنیا میں صرف اور صرف اس لیے بھیجا گیا ہے کہ اس کی آزمائش کی جائے' یعنی انسان کا امتحان لیا جائے. اور اس امتحان میں کامیابی کا انحصار صرف اور صرف، عقیدہ توحید، آخرت اور رسالت پر پختہ ایمان اور خلوصِ نیت کے ساتھ حسنِ عمل پر ہے.

اس کے بعد انسان کو اس سورت میں آگاہ کیا گیا ہے کہ کفر کرنے والوں کا آخرت میں انجام کیا ہوگا. اس کے ساتھ ساتھ اس بات سے بھی آگاہی کر دی کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے ہر ہر عمل سے خوب باخبر ہے.

اس کے بعد انسان کو نظامِ کائنات میں زیرِ گردش مختلف عناصر کی طرف متوجہ کرا کر ان میں غور و فکر کی ترغیب دلائی گئی. اور فرمایا گیا کہ یہ ساری چیزیں انسان کو حقیقت سے آگاہ کرنے کے لیے کافی ہیں. انسان کو ضرور ہی اپنے رب کے حضور پیش ہونا ہے. اور اپنے اعمال کا جواب دینا ہے.

سورت کے آخر میں پانی کا ذِکر کرتے ہوئے ان کو اُس میں غور و فکر دعوت کی دی' اور احساس دلایا گیا کہ اگر یہ سارا پانی زمین میں اتر جائے تو تم کیا کر سکتے ہو ؟ اس لیے تم لوگ اللہ تعالیٰ ہی کا شکر کرو جس نے تمہیں یہ سب کچھ فراہم کیا ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
068	002	مکی	﴿ القَلَم ﴾	قلم	052	02

خلاصہ Home Page

تعارف > اس سورت کا نام بھی علامت کے طور پر ہی اس کی آیت نمبر ایک سے لیا گیا ہے. اس سورت کا نام ن بھی ہے. اس سورت کا زمانہ نزول مکہ کے قیام کا ابتدائی دور ہے اور اس سورت کے مضمون سے واضح ہوتا ہے کہ اُس زمانے میں نازل ہوئی ہوگی جب وہاں رسول ﷺ کی مخالفت اچھی خاصی شدّت اختیار کر چکی ہوگی. اس سورت کے مضامین کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے.

پہلے حصے میں مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے'
دوسرے حصے میں اُن کو تنبیہ اور نصیحت کی گئی ہے.
تیسرے حصے میں رسول ﷺ کو ان کے مخالفین کی طرف سے کی جانے والی بدسلوکی پر صبر و استقامت کی تلقین کی گئی.

اس سورت کے شروع میں واضح کیا گیا کہ کفار جو آپ ﷺ کو دیوانہ کہتے ہیں یہ جھوٹے ہیں. عنقریب وہ وقت بھی آنے والا ہے جب یہ سب دیکھ لیں گے کہ دیوانہ کون ہے ؟ اور فرزانہ کون ؟

لہٰذا، ان کی طرف سے کی جانے والی مخالفت سے ہرگز نہ گھبراؤ. آخر میں رسول ﷺ کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ اللہ کا فیصلہ آنے تک جو سختیاں بھی تبلیغِ دین کی راہ میں پیش آئیں' اُن پر صبر و برداشت سے کام لو اور اُس بے صبری سے بچو' جو حضرت یونسؑ کے لیے مشکل کی موجب بن گئی تھی.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

Home Page خلاصہ ↑ TOP ↑

خلاصہ > آیات نمبر۱-۳۳ میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ قلم اور ریکارڈ علامتی طور پر اس بات کا احساس دلاتا ہے کہ قرآن، اللہ ہی کی طرف سے نازل شدہ ہے. لہٰذا، اس نشانی کی وجہ سے انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی تخلیق کے مقاصد کو مدِنظر رکھتے ہوئے زندگی گزارے اور بُرائیوں سے اجتناب کرے. کیونکہ سچائی اور حقیقت' سب جھوٹی کہانیوں سے بالاتر ہے.

انسان اپنی خودغرضی کے خلاف آزمائے جاتے ہیں' اور اس آزمائش کے دوران ان میں سے اکثر، اللہ اور اس کی بادشاہی کو بھول جاتے ہیں. اس صورتِ حال کو واضح کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں ایک مثال دی ہے کہ کچھ لوگوں کا باغ تھا اور رات ہی رات میں اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک طوفان کی نظر کر دیا' تا کہ وہ اپنے غلط تصورات کو درست کر لیں' اور اللہ ہی کی بندگی کریں' اور اسی پر بھروسہ کریں. پھر جب وہ اللہ کو یاد کرنے لگے اور اپنی غلط سوچ پر پچھتانے لگے تو اللہ نے ان کو معاف کر دیا.

آیات نمبر۳۴-۵۲ میں بیان کیا گیا ہے کہ صحیح اور حقیقی فیصلے کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے' نہ کہ لوگوں کی جھوٹ موٹ کی کہانیاں. اور واضح کیا گیا کہ بُرائی اور بھلائی، دونوں برابر نہیں ہو سکتی اس لیے اللہ تعالیٰ فیصلے کے دن ان کا فرق بھی واضح کر دے گا' اور پھر سب کو معلوم ہو جائے گا کہ حقیقت کیا ہے.

لہٰذا، اہلِ ایمان کو چاہیے کہ صبر و تحمل سے کام لیں' بے شک وقتی طور پر حالات ان کے خلاف ہی ہوتے ہوں. کیونکہ سچائی ہمیشہ ہی سے ناقابلِ شکست ہے اور یہ پرسکونی کے ساتھ اچھے اچھے کام سرانجام دلواتی ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
069	078	مکی	الحَآقة	ہو کر رہنے والی، ہونی، شدنی	052	02

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کے پہلے لفظ ہی کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے. یہ سورت بھی مکہ کی ابتدائی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے. اس سورت کے مضامین پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس زمانے میں نازل ہوئی ہو گی جس زمانے میں آپ ﷺ کی مخالفت زیادہ شدت سے نہیں کی جا رہی تھی.

اس سورت کے پہلے رکوع میں آخرت کے بارے میں ذِکر کرتے ہوئے یہ بات واضح کی گئی ہے' کہ قیامت ایک روز ضرور آئے گی اور آخرت بھی ضرور ہی برپا ہو کر رہے گی. اس کے ساتھ ساتھ پہلی قوموں کی ہلاکت کا سبب بیان فرمایا کہ وہ قومیں بھی آخرت کی انکاری تھیں.

اس کے بعد قیامت کے منظر کا نقشہ کھینچا گیا اور وہ اصل مقصد واضح کیا گیا جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس دُنیوی زندگی کے بعد دوسری زندگی مقدر فرمائی' تا کہ لوگوں کے اعمال کے مطابق ان کو سزا و جزا دی جائے.

دوسرے رکوع میں کفارِ مکہ کو اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ تم لوگ اس قرآن کو ایک شاعر یا کاہن کا خود ساختہ کہتے ہو' ایسا ہرگز نہیں ہے' یہ کلام پاک تو اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ ہے' جو اس کے رسول ﷺ کی زبانِ مبارک سے ادا ہو رہا ہے. رسول ﷺ اس میں اپنی مرضی سے نہ تو ایک لفظ کم ہی کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس میں کوئی اضافہ کر سکتے ہیں.

اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ اگر اللہ کا رسول ﷺ ایسا کرے گا' تو اللہ تعالیٰ ان کی رگِ گردن کاٹ دیں. لہٰذا، یہ ایک یقینی برحق کلام ہے اور جو لوگ اس کو جھٹلاتے ہیں' یا جھٹلائیں گے' ان کے لیے آخرت میں سخت عذاب ہے اور وہ ہمیشہ کے لیے پچھتاتے رہیں گے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
070	079	مکی	المعَارج	زینے، سیڑیاں	044	02

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کے نام کی مناسبت اس سورت کی آیت نمبر۳ میں وارد ہونے والے لفظ المعارج سے ہے' یعنی وہ سورت جس میں لفظ المعارج آیا ہے. اس سورت کا زمانہ نزول بھی تقریباً وہی ہے جو سورہ الحاقه کا ہے.

اس سورت کا موضوع ہے تنبیہ اور نصیحت ان کفار کو جو قیامت و آخرت اور دوزخ و جنت کی خبروں کا مذاق اڑاتے' اور رسول ﷺ کو چیلنج دیتے' کہ اگر آپ ﷺ سچے ہیں تو ابھی لے آؤ وہ قیامت' جس سے ہمیں ڈراتے ہو.

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو سمجھانے کے لیے یہ سورت نازل فرمائی اور آپ ﷺ کو تلقین کی ان کفار و مشرکین کی اسی طرح کی باتوں پر پریشان نہ ہوں' بلکہ صبر و تحمل سے کام لیں کیونکہ یہ لوگ ناسمجھ ہیں' ان کو یہ حقیقتیں کچھ دُور نظر آ رہی ہیں' جبکہ ہمیں معلوم ہے کہ وہ بالکل ان کے قریب ہیں. اس کے ساتھ اللہ نے یہ بھی واضح کیا کہ اس رُوز جب آخرت برپا ہو گی، ان سب کو اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا.

اس سورت کے آخر میں مکہ کے ان کفار کو جو آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے تھے' خبردار کیا گیا ہے کہ تم لوگ اگر نہ مانو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ دوسرے لوگوں کو لے آئے گا. حضور ﷺ کو تلقین کی گئی کہ ان لوگوں کے تمسخر کی پرواہ نہ کریں' اگر یہ لوگ راہِ راست پر نہیں آتے تو خود ہی اپنے انجام کو پہنچ جائیں گے' پھر ان سب کو خوب معلوم ہو جائے گا کہ حقیقت کیا تھی ؟

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
071	071	مکی	نُوح	پیغمبر حضرت نوحؑ کا نام	028	02

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت میں حضرت نوحؑ کا قصہ بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے' اسی لیے اس سورت کا نام بھی نوحؑ ہی قرار دیا گیا. اس سورت کا زمانہ نزول مکہ معظّمہ کے قیام کا ابتدائی دَور ہے' مگر اس وقت آپ ﷺ کی مخالفت میں خوب شدت آ چکی تھی.

اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں حضرت نوحؑ کا قصہ بیان فرما کر کفارِ مکہ کو متنبہ کیا کہ تم لوگ حضرت محمد ﷺ سے وہی رویہ اختیار کر رہے ہو جو حضرت نوحؑ کی قوم نے حضرت نوحؑ سے کیا تھا' پھر تم اس قوم کا انجام دیکھ لو' اور اپنے آپ کو راہِ راست پر لے آؤ. ورنہ تم اگر اپنی ہٹ دھرمی اور ضد سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ دوسرے لوگوں کو لے آئے گا.

اس سورت کے شروع میں یہ بیان کیا گیا کہ حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو تبلیغ کی ابتداء کس طرح کی' اور کس بات سے پیش کی. پھر زمانہ دَراز تک اپنی دعوت کے نتیجہ میں زحمتیں اٹھانے کے بعد انہوں نے اپنے رب سے جو رُوداد پیش کی، اسے بیان فرمایا گیا.

حضرت نوحؑ نے اپنے رب سے عرض کی کہ ان کی قوم قطعی طور پر اس کی بات رَد کر چکی ہے' اور اب وقت آچکا ہے کہ ان لوگوں سے ہدایت کی توفیق حلب کر لی جائے' حضرت نوحؑ کی یہ رائے بھی اللہ ہی کے فیصلے کے مطابق تھی.

اس سورت کے آخر میں حضرت نوحؑ کی وہ دُعا درج کی گئی ہے جو انہوں نے عین وقت نزولِ عذاب پر اپنے رب سے مانگی تھی. جس میں اہلِ ایمان کے لیے مغفرت اور اہلِ کفار کے لیے عذاب کی طلب کرتے ہیں. کیونکہ ان کفار میں کوئی خیر باقی نہ رہی تھی.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
072	040	مکی	﴿ الجن ﴾	جِنّات	028	02

Home Page   جنوں کی حقیقت کیا ہے ؟

تعارف و خلاصہ > یہ وہ سورت ہے جس میں جنوں کے قرآن سن کر جانے اور جا کر اپنی قوم میں اسلام کی تبلیغ کرنے کا واقعہ بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے. اس لیے اس سورت کا نام بھی الجن ہی قرار دیا گیا. کیونکہ یہ اس کا مضمون بھی ہے.

اس سورت کی آیات نمبر ۸-۱۰ پر غور کرنے سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ نبوت کے ابتدائی دَور کا واقعہ ہو سکتا ہے' اس سورت کے شروع ہی میں اللہ تعالیٰ نے جنوں کے ایک گروہ کی وہ خاص خاص باتیں نقل فرمائی ہیں جو اس نے قرآن مجید سن کر اپنی قوم کے دوسرے جنوں سے کیں' اور اس گروہ کے جنوں اور دوسرے جنوں نے ان سے کیا کیا اثر لیا.

اس کے بعد لوگوں کو فہماش کی گئی کہ وہ شرک سے باز آجائیں اور راہ راست پر ثابت قدمی سے چلیں' تو اللہ کی طرف سے ان پر انعامات نازل ہوں گے' ورنہ اللہ کا عذاب نازل ہوگا.

اس کے بعد کفار مکہ کو ملامت کی گئی کہ اللہ کے رسول کا کام تو اللہ کے پیغامات لوگوں تک پہنچا دینا ہے کسی کے لیے نفع یا نقصان تو اس کے اختیار میں نہیں ہے' پھر کفار مکہ کو آگاہ کیا گیا کہ تم آج تو رسول اللہ کو بے یار و مددگار سمجھ کر دَبا لینے کی کوشش کر رہے ہو، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا. اللہ کی مدد اس کے ساتھ ہے اور وہ دن بھی قریب ہے جب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ اصل میں بے یار و مددگار کون ہے ؟

آخر میں واضح کیا گیا کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے' رسول ﷺ کو تو صرف وہی علم ہوتا ہے جو اللہ، آپ ﷺ کو فراہم کرتا ہے. یہ علم فرائضِ رسالت کی انجام دہی کے متعلق ہوتا ہے اور نہایت محفوظ ترین طریقے سے فراہم کیا جاتا ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑   Home Page

جِنوں کی حقیقت کیا ہے ؟

جِنوں کی حقیقت کیا ہے ؟ قرآن مجید میں ایک جگہ نہیں بلکہ بکثرت مقامات پر جن اور انسان کا ذکر اس حیثیت سے کیا گیا ہے کہ یہ دو الگ قسم کی مخلوقات ہیں. قرآن میں متعدد مقامات پر فرمایا گیا ہے کہ انسان کا مادۂ تخلیق مٹی سے ہے' اور جنوں کا مادۂ تخلیق آگ ہے.

یہ بات بھی قرآن پاک سے ثابت ہے کہ جن، انسان سے پہلے پیدا کیے گئے' اسی بات پر قصہ حضرت آدمؑ اور ابلیس بھی شہادت دیتا ہے' جو قرآن پاک میں سات مختلف مقامات پر بیان کیا گیا ہے. اور ہر مقام پر یہ بات واضح کی گئی ہے کہ انسان کی تخلیق کے وقت ابلیس موجود تھا.

جیسا کہ سورت کہف کی آیت نمبر ۵۰ میں بتایا گیا ہے کہ ابلیس جنوں میں سے ہے. سورت اعراف کی آیت نمبر ۲۷ میں بیان کیا گیا کہ جن، انسانوں کو دیکھتے ہیں' مگر انسان ان کو نہیں دیکھتے. سورت بقرہ کی آیات نمبر ۳۰-۳۴ سے واضح طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ زمین کی خلافت، اللہ تعالیٰ نے انسان کو دی ہے' اور انسان، جنوں سے افضل مخلوق ہیں.

بے شک کچھ غیر معمولی طاقتیں جنوں کو بھی بخشی گئی ہیں' جن کی ایک مثال سورت نمل کی آیت نمبر ۷ میں ملتی ہے. قصہ ابلیس اور سورت جن اور سورت احقاف سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ جن بھی انسان کی طرح ایک با اختیار مخلوق ہے. ان کو بھی ایمان و کفر کا ویسا ہی اختیار دیا گیا ہے جیسا کہ انسان کو دیا گیا ہے.

قرآن پاک کے مختلف مقامات پر یہ حقیقت بھی واضح کر دی گئی ہے کہ ابلیس نے تخلیقِ آدمؑ کے وقت ہی سے یہ عزم کر لیا تھا کہ وہ نوعِ انسانی کو گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا. اور اسی وقت سے شیاطینِ جن' انسان کو گمراہ کرنے کے دَر پہ ہیں.

مگر وہ انسان پر مسلط ہو کر زبردستی کوئی کام کرا لینے کی طاقت نہیں رکھتے' صرف انسان کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں' انسان کے سامنے بدی و گمراہی کو خوشنما بنا کر پیش کر کے اسے بہکاتے ہیں.

اس کے لیے سورہ النساء کی آیات ۱۱۷-۱۲۰' الاعراف ۱۱-۱۷' ابراھیم -۲۲' الحجر ۳۰-۴۲' النحل ۹۸- ۱۰۰' بنی اسرائیل ۶۱-۶۵' اور ان کے علاوہ سورہ الانعام -۱۰۰' سَبَا -۴۰-۴۱ اور سورہ الصّٰفّٰت کی آیت نمبر ۱۵۸ سے یہ بات بھی واضح کی گئی ہے کہ مشرکینِ عرب زمانہ جاہلیت میں، جنوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے تھے. ان کی عبادت کرتے تھے اور جنوں کا نسب بھی خدا سے ملاتے تھے.

لہٰذا، مندرجہ بالا تفصیلات سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ جن اپنا ایک مستقل خارجی وجود رکھتے ہیں. اور وہ انسان سے الگ ایک دوسری ہی نوع کی پوشیدہ مخلوق ہیں' اور روزِ آخرت کو ان کو بھی انسان کی طرح اپنے اپنے اعمال کی جواب دہی کرنا ہوگی.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
073	003	مکی	﴿ المُزَّمِّل ﴾	چادر، یا کمبل اُوڑھنے والا	020	02

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کے شروع ہی سے لفظ مزمل کو اس سورت کے نام کے طور پر لیا گیا ہے. اور اس نام کو سورت کے مضامین سے کوئی خاص نسبت بھی نہیں ہے. اس سورت کے دو رکوع ہیں' اور دونوں ہی دو الگ الگ دَور میں اور دو الگ مقام پر نازل ہوئے.

متعدد روایات اور پہلے رکوع کی اندرونی شہادت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ رکوع تو مکہ ہی میں ابتدائی دورِ نبوت میں نازل ہوا ہے' جبکہ اللہ کی طرف سے آپ ﷺ کو اس عظیم منصب کی تربیت دی جا رہی تھی. لہٰذا، دوسرے رکوع کے نزول کے متعلق مختلف روایات ہیں' کچھ مفسرین کے خیال کے مطابق یہ بھی مکہ ہی میں نازل ہوا ہے' جب کے دوسرے مفسرین کے خیال کے مطابق یہ رکوع مدنی ہے. اور اس رکوع کے مضامین بھی اسی خیال کی تائید کرتے ہیں' کہ یہ مدینہ ہی میں نازل ہوا ہوگا. کیونکہ اس رکوع میں قتال فی سبیل اللہ اور فریضہ زکواۃ کے بارے میں کچھ ہدایات دی گئی ہیں.

اس سورت کی پہلی سات آیات میں آپ ﷺ کو یہ ہدایات دی گئی ہیں کہ آپ ﷺ نبوت کا بوجھ اٹھانے کے لیے اپنے آپ کو تیار کریں اور جس کی تیاری میں عملی طور پر راتوں کو آدھی آدھی رات' یا اس سے کم وبیش نماز میں مصروف رہا کریں.

اس سورت کی آیات نمبر ۸ سے لے کر ۱۴ تک' آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تلقین فرمائی ہے کہ آپ ﷺ صرف اور صرف اپنے خدا ہی کے ہو کر رہیں' جو ساری مخلوقات کا مالک ہے. مخالفین کی باتوں پر صبر و تحمل سے کام لیا کریں' ان کا معاملہ خدا پر ہی چھوڑ دیں' اور نہ ہی ان کے منہ لگیں.

آیات نمبر ۱۵-۱۹ میں کفارِ قریش کو متنبہ کیا گیا ہے کہ ہم نے اسی طرح فرعون کی طرف حضرت موسیٰ ؑ کو بھیجا تھا' مگر اس نے بھی حضرت موسیٰ ؑ کی بات ماننے سے انکار کر دیا' تو اس پر ہم نے اپنا عذاب نازل کر دیا اور اس کو غرق کر دیا. لہٰذا، اگر تم نے ایسا کیا تو تم بھی اسی طرح کے انجام کو پہنچ جاؤ گے. ہاں اگر تم اس دُنیا میں عذاب سے بچ بھی گئے تو آخرت میں عذاب سے ہرگز نہ بچ سکو گے.

دوسرا رکوع' متعدد روایات کے مطابق پہلے رکوع کے تقریباً دس سال بعد نازل ہوا' اور اس میں اللہ نے آپ ﷺ کو نمازِ تہجد میں تخفیف کا حکم دیا' اور فرمایا کہ تہجد کی نماز تو جتنی آسانی کے ساتھ پڑھ سکو پڑھ لیا کرو' لیکن جو چیز مسلمانوں سے درکار ہے وہ ہے نمازِ پنج وقتہ کی پابندی' فریضہ زکوٰۃ کی خلوصِ نیت سے ادائیگی' اور راہِ خدا میں اپنے مال خرچ کرنا.

آخر میں واضح کر دیا گیا کہ جو بھلائی بھی تم دُنیا میں کرو گے وہ ضائع نہیں ہوگی' بلکہ اللہ تعالیٰ اس کا اس سے بہتر اجر تم کو ضرور دے گا. اس سورت میں جو مضامین بیان ہوئے ہیں' ان کا مرکزی خیال نماز کی پابندی کی تاکید اور صبر و تحمل کی تلقین ہے' جو دونوں ہی سکونِ رُوح کے لیے ضروری اور اہم ہیں. اس کے ساتھ ساتھ کفارِ قریش کو عذابِ دوزخ سے ڈرایا دھمکایا بھی گیا ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
074	004	مکی	﴿ المُدَّثِّر ﴾	چادر اُوڑھنے والا	056	02

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کی پہلی ہی آیت میں وارد ہونے والے لفظ المدثر کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے. جبکہ اس نام کو اس کے مضامین کے عنوان سے کوئی خاص نسبت نہیں ہے. مختلف روایات کے مطابق اس سورت کی پہلی سات آیات تو مکہ معظّمہ کے قیام کے ابتدائی دَور کی نازل شدہ ہیں.

ایک روایت میں ہے کہ رسول ﷺ نے فترة الوحی (وحی بند رہنے کے زمانے) کا ذِکر کرتے ہوئے فرمایا، کہ ایک روز میں راستے سے گزر رہا تھا. کہ یکا یک میں نے آسمان سے ایک آواز سنی' سر اٹھایا تو دیکھا کہ وہی فرشتہ جو غارِ حرا میں، میرے پاس آیا تھا' آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے. میں یہ دیکھ کر سخت دہشت زدہ ہو گیا' اور گھر پہنچ کر کہا' مجھے اُڑھاؤ' چنانچہ گھر والوں نے مجھ پر لحاف (یا کمبل) اُڑھا دیا. اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی. پھر لگا تار مجھ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا. (بخاری و مسلم).

لہٰذا، اس سورت کا باقی حصہ یعنی آیت نمبر ۸ سے لے کر آخر تک کا حصہ اس وقت نازل ہوا جب اعلانیہ تبلیغ شروع ہو جانے کے بعد پہلی مرتبہ حج کا موقع آیا. اس سورت کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم دیا کہ اُٹھو! اور خلقِ خدا کو اس کے اس طرزِ زندگی کے انجام سے ڈرائیں جس پر وہ چل رہی ہے. اور دُنیا میں یہاں دوسروں کی بڑائی کے ڈنکے بج رہے ہیں' آپ ﷺ، خدا کی بڑائی کا اعلان کریں.

اس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کو ہدایت فرمائی گئی کہ آپ ﷺ کی زندگی ہر لحاظ سے پاکیزہ ہو' اور آپ ﷺ تمام دُنیوی فائدوں سے قطع نظر کر کے کامل اخلاص کے ساتھ خلقِ خدا کی اصلاح کا فریضہ انجام دیں. اور اس فریضہ مقدس کی انجام دہی میں جو مصائب و مشکلات بھی پیش آئیں ان سب کو اپنے رب کی رضا کی خاطر صبر و تحمل سے برداشت کریں.

آیات نمبر ۸-۱۰ میں منکرینِ حق کو ان کے بُرے اعمال کے بدلے ان کو ان کے انجامِ بد سے ڈرایا گیا' جس کو وہ قیامت کے روز دیکھیں گے.

آیات نمبر ۱۱-۲۶ کے دوران ولید بن مغیرہ (رئیس قریش) کا نام لیے بغیر یہ بتایا گیا کہ، اللہ نے اس شخص کو کیا کیا نعمتیں دی تھیں' اور اس شخص نے ان سب نعمتوں کا جواب کیسے حق دشمنی کے ساتھ دیا.

اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے اس کی ذہنی کشمکش کی تصویر کھینچ کر یہ واضح کیا کہ ایک طرف تو وہ شخص اپنے دل میں حضرت محمد ﷺ کی رسالت اور قرآن کی صداقت کا قائل ہو چکا تھا' مگر دوسری طرف اپنی قوم میں اپنی ریاست و وجاہت کو بھی خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا. اس لیے نہ صرف وہ ایمان لانے سے ہی باز رہا' بلکہ خلقتِ خدا کو بھی ایمان لانے سے روکنے کے لیے اس دعوتِ حق کو جادو قرار دیتا رہا.

اللہ نے اس کی اس بد باطنی کو بے نقاب کرتے ہوئے فرمایا' کہ اپنی اس کرتوت کے بعد بھی یہ اللہ کے انعامات کی خواہش رکھتا ہے' جبکہ یہ ابھی دوزخ کا سزاوار ہو چکا ہے.

اس کے بعد اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی ہولناکیوں کا ذکر کرتے ہوئے واضح کیا' کہ کس طرزِ زندگی اور اخلاق و کردار کے لوگ اس میں جائیں گے. اس کے بعد کفار کے مرض کی اصل وجہ بتا دی کہ وہ آخرت کی زندگی سے بے خوف ہیں' اور دُنیوی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں.

ان کی مثال یہ دی گئی کہ وہ، دینِ اسلام سے ڈر کر اس طرح بھاگتے ہیں' جس طرح شیر سے ڈر کر جنگلی گدھے بھاگتے ہیں.

سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف واضح کر دیا کہ قرآن ایک عام نصیحت ہے' جو سب کے سامنے پیش کر دی گئی ہے. اب جس کا جی چاہے اس کو قبول کر لے' اور اپنے سابقہ گناہوں کی معافی مانگیں اور تقویٰ اختیار کر لیں' تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرما دے گا.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

Kindly share it
with others, Thanks.

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
075	031	مکی	﴾ القِیَامَة ﴿	قیامت	040	02

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کے مضامین کا عنوان بھی قیامت ہے' کیونکہ اس پوری سورت میں قیامت پر ہی بحث کی گئی ہے. اس لیے اس کا نام بھی القیامہ قرار دیا گیا اور یہ لفظ اس کی پہلی ہی آیت میں وارد ہوا ہے.

اس سورت کے مضامین پرغور کرنے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ سورت بھی مکی قیام کے ابتدائی دَور کی نازل شدہ ہے. اس سورت میں منکرینِ آخرت کو خطاب کرتے ہوئے ان کے شبہات و اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے' اور واضح کیا گیا ہے کہ قیامت اور آخرت ضرور برپا ہوں گی اور سب کو اپنے اپنے اعمال و افعال کا حساب بھی ضرور ہی دینا ہوگا. اور اپنی اپنی جزا و سزا بھی اللہ کی طرف سے حاصل کریں گے.

اس سورت میں بھی یہ بات واضح کردی گئی ہے کہ جو لوگ آخرت کا انکار کررہے ہیں' ان کے انکارِ آخرت کی اصل وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی خواہشاتِ نفس کے بندے بنے ہوئے ہیں. اپنی خواہشاتِ نفس کو چھوڑنا نہیں چاہتے.

اس کے بعد ان کو خبردار کردیا گیا کہ جس وقت کے آنے کا تم لوگ انکار کررہے ہو' جب وہ وقت تمہاری آنکھوں کے سامنے آ گیا تو پھر تم کو خود بخود ہی معلوم ہو جائے گا' اور اس وقت تمہارے تمام اعمال تمہارے سامنے رکھ دیئے جائیں گے اور تمہیں بتایا جائے گا کہ یہ ہے تمہارے کام جو کچھ تم دُنیا میں کرتے رہے تھے. پھر اس روز تمہارا کوئی بہانہ یا کوئی چال' اللہ کے سامنے نہ چل سکے گی اور تم اپنے انکار پر سخت شرمندہ ہوگے' اس وقت تمہارے لیے اللہ کا دردناک عذاب ہوگا' جو کبھی بھی ختم نہ ہوگا.

<<<-------------------------------- >>>·····<<<------------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
076	098	مدنی	﴾ الدَّھر ﴿	زمانہ	031	02

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کا نام الدّھر بھی ہے اور اس سورت کا دوسرا نام الانسان بھی ہے' یہ دونوں الفاظ اس کی پہلی ہی آیت میں وارد ہوئے ہیں.

مفسرین کی اکثریت اس سورت کو مکی قرار دیتی ہے جبکہ بعض دوسرے مفسرین اسے مدنی سورت قرار دیتے ہیں. لیکن اس کے مضامین پرغور کرنے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ مکہ کی ابتدائی دَور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے.

اس سورت کا موضوع انسان کو دُنیا میں اس کی اصل حقیقت و حیثیت سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کو اس کے آخرت میں ہونے والے انجام سے بھی آگاہ کرتا ہے. اس سلسلے میں سب سے پہلے انسان کو وہ وقت یاد دلایا گیا ہے' جب وہ کچھ بھی نہ تھا.

پھر اس کی تخلیق کے عمل پر توجہ دلائی گئی' اور اس کی تخلیق کا اصل مقصد بیان کیا گیا' کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو امتحان کی غرض سے اس دُنیا میں بھیجا ہے. اسی لیے دُنیا کی دوسری تمام مخلوقاتِ ارضی سے زیادہ ہوش و حواس رکھنے والا بنایا ہے.

واضح کیا کہ انسان کے سامنے شکر اور کفر کے دونوں راستے رکھ دیئے گئے ہیں' اور خاص مہلتِ وقت اور محدود اختیارات عطا کیے گئے' تا کہ ان کو استعمال کرتے ہوئے یہ ثابت کرسکے کہ وہ ایک شاکر بندہ بنتا ہے یا کافر بندہ بن کر نکلتا ہے.

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے فرمایا، کہ یہ قرآن ہم تھوڑا تھوڑا کرکے نازل فرمارہے ہیں. آپؐ ان کفار کے مقابلہ میں اپنے فریضہ رسالت کی ادائیگی پر ڈٹے رہو' اور صبر و تحمل کے ساتھ ان کا مقابلہ کیے جاؤ. شب و روز، اللہ کو خوب یاد کیا کرو' نماز پڑھو اور راتیں، اللہ کی عبادت میں گزارا کرو.

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کفار کے غلط رویے کی اصل وجہ بتائی اور ان کو ان کے انجامِ بد سے ڈرایا. سورت کے آخر میں قرآن کو ایک کلمۂ نصیحت قرار دیتے ہوئے بتایا کہ جس کا جی چاہے، اس کو قبول کرلے اور راہِ راست پر آجائے.

<<<-------------------------------- >>>·····<<<------------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
077	033	مکی	﴾ المُرسَلات ﴿	ہوائیں (جو چلائی جاتی ہیں)	050	02

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کی پہلی ہی آیت میں وارد ہونے والے لفظ المرسلٰت کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے. یہ سورت بھی مکہ معظّمہ کے قیام کے ابتدائی دور کی نازل شدہ ہے.

دوسری مکی سورتوں کی طرح اس سورت میں بھی آخرت اور قیامت کے اثبات اور ان نتائج سے لوگوں کو خبردار کرنا ہے جو ان حقائق کے انکار و اقرار سے آخرت میں برآمد ہونے والے ہیں. اس سورت کے شروع ہی میں یہ بات واضح کردی گئی کہ قرآن اور حضرت محمد ﷺ جس بات کی خبر' یعنی قیامت کے آنے کی جو خبر تم کو دے رہے ہیں وہ ضرور آ کر رہے گی.

نظام کائنات پر اگر غور کیا جائے تو وہ بھی ضرور اس بات پر گواہی دے گا کہ آخرت ضرور برپا ہونے والی ہے. آخرت اور قیامت کے بارے میں اہلِ مکہ کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا گیا کہ وہ گھڑی کوئی کھیل تماشا تو ہے نہیں' کہ جب کوئی نادان اسے دکھانے کا مطالبہ کرے تو فوراً ہی اسے دکھادی جائے.

وہ تو تمام نوعِ انسانی اور تمام لوگوں کے مقدمے کا دن ہے' اور اس روز اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائیں گے کہ کون کس جزا و سزا کا مستحق ٹھہرا.

انسان کو اپنی تاریخ و پیدائش اور زمین کی ساخت پر توجہ دلاتے ہوئے اس بات کا احساس دلایا گیا کہ تم لوگ آخرت اور قیامت کی گھڑی کو کیسے ناممکن قرار دے رہے ہو.

اس سورت کے آخر میں لوگوں کو اپنے اپنے اعمال کے انجام میں ملنے والی جزا و سزا کا ذِکر کرتے ہوئے اس بات کو واضح کردیا گیا کہ جو شخص اس قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کرسکتا' تو اس کو دُنیا میں کوئی دوسری چیز ہدایت نہیں دے سکتی.

<<<-------------------------------- >>>·····<<<------------------------------->>>

برائے مہربانی یہ معلومات اور
لوگوں تک ضرور بھیج دیں، شکریہ.

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
078	080	مکی	النَّبَا	خبر (قیامت وآخرت کی خبر)	040	02

Home Page

تعارف وخلاصہ > اس سورت میں قیامت اور آخرت کی خبر دی گئی ہے اس لیے اس کا نام بھی اسی مناسبت سے النبا ہی قرار دیا گیا' اور یہ لفظ اس سورت کی دوسری آیت میں وارد ہوا ہے.

سورت قیامہ سے لے کر سورت نازعات تک کی سب سورتوں کا مضمون آپس میں ایک دوسری سے مشابہ ہے' اور یہ سب سورتیں مکہ معظّمہ کے قیام کے ابتدائی دور کی نازل شدہ معلوم ہوتی ہیں. اس سورت کا مضمون بھی وہی ہے جو سورت مرسلت کا ہے' یعنی قیامت اور آخرت کا اثبات اور ان کے اقرار وانکار کے نتائج سے لوگوں کو آگاہ کرنا.

اس میں سب سے پہلے ان چرچوں اور چے میگوئیوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے' جو قیامت کی خبر سن کر مکہ کے ہر کوچہ و بازار اور اہلِ مکہ کی ہر محفل میں ہو رہی تھیں. اس کے بعد انکار کرنے والوں سے پوچھا گیا کہ،

کیا تمہیں یہ زمین نظر نہیں آتی ؟ جو تمہارے لیے فرش بنائی گئی ہے.
کیا تم لوگوں کو یہ بلند و بالا پہاڑ نظر نہیں آتے ؟ جو ہم نے زمین میں گاڑ رکھے ہیں.
کیا تم خود اپنے وجود کی ساخت پر غور نہیں کرتے ؟ کہ کس طرح ہم نے تم کو مردوں اور عورتوں کی شکل میں پیدا کیا ہے.
کیا تم اپنی نیند کو نہیں دیکھتے ؟ کیا تم لوگ دن اور رات کی گردش کو نہیں دیکھتے ؟ آسمانوں کو نہیں دیکھتے ؟
کیا سورج تمہیں نظر نہیں آتا ؟ بارشوں کو نہیں دیکھتے ؟ ذرا سوچو! اور خوب غور کرو! کہ یہ ساری چیزیں تمہیں کیا بتا رہی ہیں؟
کیا جس نے ان سب چیزوں کو پیدا کیا، اور برقرار رکھے ہوئے ہے ' وہ قیامت لانے اور آخرت برپا کرنے سے عاجز ہے ؟

یہ سب کچھ بتانے کے بعد اس سورت میں اللہ نے فرمایا کہ قیامت کی گھڑی اور آخرت ضرور آئے گی.

اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عدالتِ عالیہ کا مختصر سا منظر پیش کرتے ہوئے لوگوں کو خبردار کیا' کہ جس دن کے آنے کی تم کو خبر دی جا رہی ہے وہ دن ضرور آئے گا. لہٰذا، اس دن کے لیے تیاری کرلو' ورنہ اس دن کا پچھتاوا کسی کام نہ آئے گا.

<<<---------------------------- >>>·····<<<---------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
079	081	مکی	النّٰزعات	رُوح کو کھینچ کر نکالنے والے (فرشتے)	046	02

Home Page

تعارف وخلاصہ > اس سورہ کی پہلی ہی آیت میں لفظ والنّٰزِعٰت وارد ہوا ہے' جس کی مناسبت سے اس سورت کا نام رکھا گیا ہے. اس کے مضامین اور اندازِ بیان پر غور کرنے سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ سورت مکی قیام کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ایک ہے' اور مختلف روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ یہ سورت سورہ النباء کے بعد نازل ہوئی ہے.

اس سورت کا موضوع قیامت اور زندگی بعد از موت کا اثبات ہے' اور اس کے ساتھ ساتھ کفارِ مکہ کو ڈرایا بھی گیا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ کو جھٹلانے کا انجام کیا ہوتا ہے. اس سورت کے شروع میں اس بات کا یقین دلایا گیا ہے کہ قیامت ضرور واقع ہوگی' اور زندگی بعد از موت بھی ضرور ملے گی.

اس کے بعد واضح کیا گیا کہ اللہ کے حکم سے ایک جھٹکا ہی دُنیا کے اس سارے نظام کو درہم برہم کردے گا' اور دوسرا جھٹکا تم سب کو دوبارہ زندہ کردے گا. ہاں اس روز قیامت کا انکار کرنے والے دیکھ لیں گے کہ جس چیز کا وہ دُنیا میں انکار کر رہے تھے وہ واقع ہو چکی ہے' اور وہ خوف سے کانپ رہے ہیں.

اس کے بعد حضرت موسیٰ اور فرعون کا قصہ بیان کرتے ہوئے کفار کو آگاہ کیا گیا کہ رسول ﷺ کو جھٹلانے اور آپ ﷺ کی دعوتِ حق کو رَد کرنے کا انجام کیا ہوتا ہے. اس کے بعد آخرت اور زندگی بعد از موت کے بارے میں دلائل دیئے گئے' اور منکرینِ حق سے سوال کیا گیا کہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے تمہیں دوبارہ زندہ کرنا مشکل کام ہے یا اس عظیم کائنات کو پیدا کرنا؟ جو عالمِ بالا میں اپنے بے حد وحساب سیاروں اور ستاروں کے ساتھ برقرار ہے.

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کیا کہ جب آخرت برپا ہوگی تو انسان کی اُخروی زندگی کا فیصلہ اس بنیاد پر ہوگا کہ کس نے دُنیا میں حدِ بندگی سے تجاوز کر کے اپنے رب کی نافرمانی کی' اور کس نے حدِ بندگی میں رہتے ہوئے اپنے رب کی بندگی کی.

اس سورت کے آخر میں اللہ نے کفار کو متنبہ کیا کہ قیامت ضرور آئے گی' اور اس کے آنے کا ٹھیک وقت صرف اور صرف اللہ کو ہی معلوم ہے اور رسول ﷺ کا کام صرف خبردار کردینا ہے' کہ قیامت آئے گی اور ضرور آئے گی.

<<<---------------------------- >>>·····<<<---------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
080	024	مکی	عَبَسَ	ترش رو ہوا، تیوڑی چڑھائی	042	01

Home Page

تعارف وخلاصہ > اس سورت کے پہلے ہی لفظ کو اس سورہ کا نام قرار دیا گیا ہے. اس کے نزول کی وجہ متعدد روایات سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ ایک دفعہ رسول ﷺ کی مجلس میں مکہ معظّمہ کے چند بڑے بڑے سردار بیٹھے ہوئے تھے اور حضور ﷺ ان کو دعوتِ اسلام دے رہے تھے' کہ اتنے میں ابنِ اُمِ مکتوم نامی ایک نابینا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس نے آپ ﷺ سے اسلام کے متعلق کچھ پوچھنا چاہا. مگر آپ ﷺ کو ان کی یہ مداخلت ناگوار ہوئی اور آپ ﷺ نے ان سے کچھ بے رخی برتی. اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی.

لہٰذا، اس واقعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت مکی قیام کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ایک ہے. اس سورت پر مجموعی طور پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ عتاب دراصل کفار کے ان سرداروں پر کیا گیا' جو اپنے غرور و تکبر اور ہٹ دھرمی وضد کی بنا پر حضور ﷺ کی دعوتِ حق کو رَد کر رہے تھے' اور اس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کو تبلیغِ دین کے اعلیٰ ترین طریقہ کی طرف متوجہ فرمایا.

آپ ﷺ کا ابنِ اُمِ مکتوم سے بے رُخی برتنا اور سردارانِ قریش کی طرف توجہ کرنا کچھ اس بنا پر نہ تھا کہ آپ ﷺ بڑے لوگوں کو معزز اور ابنِ اُمِ مکتوم نامی شخص کو حقیر سمجھتے تھے' معاذ اللہ، کوئی ایسی کج خلقی آپ ﷺ کے اندر پائی جاتی تھی' جس پر اللہ نے متوجہ فرمایا'

بلکہ معاملہ کی اصل نوعیت یہ ہے کہ ایک داعی جب دعوت کا آغاز کرتا ہے تو اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ قوم کے بااثر لوگ اس کی دعوت قبول کر لیں' تا کہ کام آسان ہو جائے۔

لیکن اللہ نے آپ ﷺ کو واضح کیا کہ اس دعوت کے نقطہ سے ہر وہ انسان اہمیت رکھتا ہے' جو طالب حق ہو' خواہ وہ کیسا ہی بے اثر یا معذور و کمزور ہی ہو. اور ہر وہ شخص غیر اہم ہے' جو حق سے بے نیازی برتے' خواہ وہ معاشرے میں کتنا ہی بڑا مقام رکھتا ہو. اس سورت کے آخر میں اللہ تعالی نے اہلِ کفار کو ان کے انجام بد سے آگاہ کیا۔

<<<------------------------------- >>>·····<<<------------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
081	007	مکی	التَّکوِیر	لپیٹ دینا	029	01

Home Page

تعارف وخلاصہ > اس سورت کا نام اس کی پہلی ہی آیت میں آنے والے لفظ کُوِّرت سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں لپیٹ دی گئی' یعنی وہ سورت جس میں لپیٹنے کا ذکر آیا ہے۔

اس سورت کے مضامین اور اندازِ بیان پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت بھی مکہ کی ابتدائی نازل شدہ سورتوں میں سے ایک ہے. اس سورت میں عقیدۂ آخرت اور رسالت کے بارے میں بیان کیا گیا ہے' اور واضح کیا گیا ہے کہ آخرت ضرور برپا ہوگی۔

اس سلسلے میں نظام کائنات کی مختلف اشیاء کا ذِکر کر کے انسان کو یہ سوچنے پر مجبور کیا گیا ہے' کہ آخرت ممکن ہے اور اس وقت ہر شخص کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ وہ دُنیا سے اپنے لیے کون سے اعمال لے کر آیا ہے' اور اس کو ان اپنے اعمال کے بدلے میں کونسی جزا یا سزا ملنے والی ہے' اور وہ کس ابدی انجام کا مستحق ٹھہرا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالی نے کفارِ مکہ کو یہ بتایا کہ حضرت محمد ﷺ جو کچھ تمہیں بتا رہے ہیں' یہ کوئی دیوانے کی بڑ' یا کسی شیطان کا ڈالا ہوا وسوسہ نہیں' بلکہ یہ تو خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبر ﷺ کا بیان ہے' جسے اس نے کھلے آسمان کے اُفق پر روشنی میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے. اس لیے اگر تم' آپ ﷺ کی دعوتِ حق سے بھاگو گے تو کدھر بھاگو گے ؟

آخر مرنے کے بعد تم لوگوں نے آنا تو اللہ ہی کے پاس ہے' پھر تم سب کو معلوم ہو جائے گا کہ حق کیا تھا ؟ اور کس چیز کا تم انکار کرتے تھے ؟

<<<------------------------------- >>>·····<<<------------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
082	082	مکی	الاِنفِطار	پھٹ جانا	019	01

Home Page

تعارف وخلاصہ > اس سورت کی پہلی ہی آیت میں لفظ انفطرت وارد ہوا ہے جس سے ہی اس سورت کا نام ماخوذ ہے۔ انفطار کے معانی ہیں پھٹ جانا' یعنی یہ وہ سورت ہے جس میں آسمان کے پھٹ جانے کا ذکر آیا ہے۔

اس سورت اور سورت التکویر دونوں کا مضمون آپس میں مشابہ ہے' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں سورتیں ایک ہی زمانے کی نازل شدہ ہیں. اس سورت کا موضوع بھی آخرت ہی ہے. حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ' جو شخص چاہتا ہو کہ روزِ قیامت کو اس طرح دیکھ لے جیسے آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے' تو وہ سورت التکویر' سورت انفطار اور سورت انشقاق کو پڑھ لے۔

اس سورت کے شروع میں روزِ قیامت کا نقشہ کھینچا گیا ہے' اور بتایا گیا ہے کہ جب وہ دن آئے گا تو ہر کوئی اپنا اپنا اعمال نامہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا. اس سے انسان کو اس بات کا احساس دلایا گیا کہ اللہ کے بارے میں تیرا یہ تصور غلط ہے کہ وہ کرم ہی کرم کرنے والا ہے اور انصاف کرنے والا نہیں' لہٰذا' اس کے کرم کے معنی یہ نہیں ہیں کہ انسان اس کے انصاف کے خوف سے بے خوف ہو جائے۔

انسان کو خبردار کیا گیا ہے کہ تو کسی غلط فہمی میں نہ رہ' یاد رکھ کہ تیرا ہر ہر قول وفعل ریکارڈ کیا جا رہا ہے. روزِ آخرت کو اچھے اعمال کرنے والوں کے لیے خوشخبری ہے جنت کی' اور اللہ کے پسندیدہ بندے ہونے کی۔

جبکہ وہ لوگ جو دُنیا میں اپنی خواہشاتِ نفس کے ہی بندے بنے رہے' اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرتے رہے' ان کے لیے دُوزخ کا دردناک عذاب ہو گا' جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ مبتلائے عذاب رہیں گے۔

<<<------------------------------- >>>·····<<<------------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
083	086	مکی	المُطَفِّفِین	ناپ تول میں ڈنڈی مارنے والے	036	01

Home Page

تعارف وخلاصہ > اس سورت کا نام اس کی پہلی ہی آیت سے ماخوذ ہے. اگرچہ بعض مفسرین اس کو مدنی قرار دیتے ہیں لیکن اس کے مضامین اور اندازِ بیان پر غور کرنے سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ سورت بھی مکہ کے قیام کے ابتدائی دور کی ہی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے' کیونکہ اس کے مضامین میں بھی منکرین حق کے ذہن میں آخرت کا عقیدہ بٹھانے کے لیے کوشش کی گئی ہے۔

اس سورت کے شروع میں اس دَور کی عام بے ایمانی پر ان لوگوں کو آگاہ کیا گیا ہے' جو اس وقت کے کاروباری لوگوں میں عام پھیلی ہوئی تھی' کہ وہ ناپ تول میں اپنی مرضی کے مطابق کمی و بیشی کرتے رہتے تھے' اور خدا کے سامنے جواب دہی سے بے خوف تھے۔

ان کو احساس دلایا گیا ہے کہ آدمی کے دل میں سچی اور مستقل دیانت داری اگر پیدا ہو سکتی ہے' تو صرف اور صرف خوفِ خدا' اور عقیدۂ آخرت پر یقین رکھنے سے ہو سکتی ہے۔

اس کے بعد لوگوں کو آگاہ کیا گیا ہے کہ سب کے قول و افعال نوٹ کیے جا رہے ہیں اور آخرت میں انہی کی اچھائی و بُرائی کی بنیاد پر جنت و دوزخ ملے گی۔

سورت کے آخر میں اہلِ ایمان کو تسلی دیتے ہوئے' کفار کو خبردار کیا گیا ہے کہ آج جو لوگ ایمان لانے والوں کی تذلیل کر رہے ہیں' قیامت کے روز یہی مجرم لوگ اپنی اس روش کا بہت بُرا انجام دیکھیں گے' اور اس دن اہلِ ایمان ان کا اور ان جیسے مجرموں کا بُرا انجام دیکھ کر خوش ہوں گے۔

<<<------------------------------- >>>·····<<<------------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
084	083	مکی	﴿ الاِنشِقاق ﴾	پھَٹ جانا	025	01

Home Page

تعارف وخلاصہ > اس سورت کی پہلی ہی آیت میں لفظ انشقّتْ وارد ہوا ہے' جس کی مناسبت سے اس کا نام الانشقاق قرار دیا گیا ہے. یعنی یہ وہ سورت ہے جس میں آسمان کے پھٹنے کا ذِکر کیا گیا ہے. یہ سورت بھی مکہ معظّمہ کی ابتدائی سورتوں میں سے ہے. ان کے موضوع کی طرح اس سورت کا موضوع بھی قیامت اور آخرت ہے.

اس سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کی کیفیت بیان کی ہے اور اس کے برحق ہونے کی دلیل دیتے ہوئے فرمایا کہ اس روز آسمان پھٹ جائے گا' زمین پھیلا کر ہموار بنادی جائے گی اور جو کچھ زمین کے پیٹ میں ہوگا نکال کر باہر پھینک دے گی. یہ سب کچھ وہ اپنے رب کے حکم سے کرے گی' کیونکہ زمین و آسمان بھی رب کی ہی مخلوق ہیں.

اس کے بعد واضح کیا گیا کہ انسان خواہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو' بہر حال وہ اس منزل کی طرف خودبخود' چارو نا چار چلا جا رہا ہے' جہاں اس کو اپنے رب کے حضور پیش ہونا ہے. اس وقت سب انسانوں کو دو گروہوں میں تقسیم کردیا جائے گا.

ایک گروہ تو وہ ہوگا جن کا نامہ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اور یہ لوگ جنت کے مستحق ہوں گے.
دوسرا گروہ وہ ہوگا جن کا نامۂ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' اور یہ لوگ دُوزخ کے مستحق ہوں گے.

اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو دردناک عذاب کی خبر دی ہے' جو لوگ قرآن پاک سن کر خدا کے آگے جھکنے کی بجائے قرآن کی آیات اور دعوتِ حق کو جھٹلاتے تھے. اور اہل ایمان کو بے حساب اجر کی خوشخبری دے کر ان کو خوش کیا گیا ہے.

<<<------------------------------>>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
085	027	مکی	﴿ البُرُوج ﴾	بُرج، مضبوط قلعے	022	01

Home Page

تعارف وخلاصہ > اس سورت کا نام اس کی پہلی ہی آیت میں آنے والے لفظ البروج سے ماخوذ ہے. اس سورت کے مضمون اور اندازِ بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت اس زمانے میں نازل ہوئی جب مکہ معظّمہ میں اہلِ کفار نے حضور ﷺ اور اہلِ ایمان کی مخالفت بڑی شدت سے کرنی شروع کردی تھی اور مسلمانوں کو سخت عذاب دے کر ایمان سے پھیر دینے کی کوشش کررہے تھے.

اس سورت کا موضوع کفار کو ان کے ظلم وستم کے انجامِ بد سے خبردار کرنا ہے، جو وہ مسلمانوں پر توڑ رہے تھے' اور اس کے ساتھ اہلِ ایمان کو تسلی دینا ہے کہ اگر وہ ان کے ظلم وستم کے مقابلے میں ایمان پر ثابت قدم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو بہت اجر و ثواب دے گا' جب کہ ان ظالموں کو اللہ ذلیل و خوار کرے گا' اور سخت سزا دے گا.

اس سلسلے میں قصہ اصحاب الاخدود بیان کیا گیا' جن لوگوں نے ایمان لانے والوں کو آگ کے گڑھوں میں پھینک کر جلا دیا تھا' ظالموں کو خبردار کیا گیا کہ جس طرح اصحاب الاخدود، خدا کی لعنت کے مستحق بنے تھے اسی طرح سردارانِ قریش بھی اللہ کے غضب کے مستحق بن رہے ہیں. اہلِ ایمان کو چاہیے کہ ان کے مقابلے میں صبروتحمل سے کام لیں مگر ایمان سے نہ پھریں.

ان کو آگاہ کیا کہ اہلِ ایمان اور اہلِ کفار دونوں پر اللہ ہی غالب ہے' اور سب کچھ دیکھ رہا ہے. کفار کو خبردار کرتے ہوئے ان کے انجامِ بد سے ان کو ڈرایا گیا اور فرعون وثمود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ وہ تم سے زیادہ طاقت اور مال واسباب رکھتے تھے. پھر ان کے انجام کو دیکھو' اور عبرت حاصل کرو. قرآن کی ہر بات اٹل اور لوحِ محفوظ میں ثبت ہے. جس کا لکھا کسی کے بدلے کبھی بدل نہیں سکتا.

<<<------------------------------>>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
086	036	مکی	﴿ الطَّارق ﴾	چمکتا ہوا تارا	017	01

Home Page

تعارف وخلاصہ > اس سورت کا نام اس کی پہلی ہی آیت میں آنے والے لفظ الطَّارق سے ماخوذ ہے. یہ صورت بھی مکہ کے اس دور میں نازل ہوئی جس میں کفارِ مکہ' قرآن اور حضرت محمد ﷺ کی دعوت کو ناکام کردینے کی کوشش میں مصروف تھے.

اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ انسان کو مرنے کے بعد اللہ کے حضور پیش ہونا ہے اور یہ قرآن ایک قولِ فیصل ہے' جسے کفار کی کوئی چال و تدبیر، نقصان نہیں دے سکتی. شروع ہی میں آسمان کے تاروں کو اس بات کی شہادت میں پیش کرتے ہوئے واضح کیا کہ کائنات کی کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو ایک خدا کی نگہبانی کے بغیر اپنی جگہ قائم اور باقی رہ سکتی ہو.

انسان کو خود اس کی اپنی ذات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اسے اپنی تخلیق میں غوروفکر کرنے کی دعوت دی گئی. اور سوچنے پر مجبور کیا گیا' کہ جس خدا نے پہلی مرتبہ اسے پیدا کیا ہے دوبارہ کیوں پیدا نہیں کرسکتا.

آخر میں اللہ نے واضح کیا کہ جس طرح آسمان سے بارش کا برسنا' زمین سے درختوں اور فصلوں کا اُگنا کوئی کھیل نہیں' بلکہ ایک سنجیدہ کام ہے، اسی طرح قرآن میں جو حقائق بیان کئے گئے ہیں وہ بھی کوئی کھیل تماشہ نہیں ہیں' بلکہ پختہ اور اٹل باتیں ہیں.

کفار کو یہ غلط فہمی کہ وہ قرآن اور دعوتِ رسول ﷺ کو زِک پہنچا سکیں گے' ہرگز ایسا نہیں کرسکتے' بلکہ ان کو خبر نہیں کہ اللہ بھی ایک تدبیر میں لگا ہوا ہے جس کے آگے کفار کی سب تدبیریں ناکام ہوجائیں گی.

حضور ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے اور کفارِ مکہ کو دَھمکی دیتے ہوئے فرمایا گیا' کہ کچھ دیر تک آپ کفار کی ہٹ دھرمی کا مقابلہ صبروتحمل سے کرتے رہیں اور بعد میں کفار کو خود معلوم ہوجائے گا' جب یہ قرآن غالب آجائے گا..

<<<------------------------------>>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
087	008	مکی	﴿ الاَعلیٰ ﴾	سب سے بلند مرتبہ	019	01

Home Page

تعارف وخلاصہ > اس سورت کا نام بھی اس کی پہلی آیت میں آنے والے لفظ الاعلیٰ سے ماخوذ ہے. اس سورت کا زمانۂ نزول بھی مکہ کا ابتدائی دور ہے. اس سورت میں سب سے پہلے توحید کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا' کہ اللہ تعالیٰ کے نام کی تسبیح بیان

کی جائے اور واضح کیا گیا کہ دُنیا میں جتنے بھی فاسد عقیدے بنے ہیں' وہ سب کے سب اللہ کے بارے میں غلط تصور رکھنے کی بنا پر بنے ہیں.

لہٰذا عقیدے کی درستگی کے لیے ضروری ہے' کہ سب سے پہلے، اللہ تعالیٰ کو ان اسماء حسنیٰ سے یاد کیا جائے جو اُس کے لیے موزوں اور مناسب ہیں. آگے چل کر بیان کیا گیا ہے کہ تمھارا رب، وہ ہے جس نے کائنات کی ہر چیز کو پیدا فرمایا ہے. پھر اس کا تناسب قائم کیا' اس کی تقدیر بنائی' اسے اپنی ذمہ داریوں کے بارے میں آگاہ کیا.

تم لوگ اپنی آنکھوں سے اس کی قدرت کا یہ کرشمہ بھی دیکھ رہے ہو کہ وہ زمین پر نباتات کو بھی پیدا کرتا ہے' پھر اسے مٹا بھی دیتا ہے' خدا کے سوا' دوسری کوئی ہستی نہیں ہے جو کہ بہار لانے پر قادر ہو' یا خزاں کو آنے سے روک سکے.

اس کے بعد حضور ﷺ کو ہدایت فرمائی گئی کہ اس قرآن کو لفظ بہ لفظ ہم، آپؐ کو یاد کروایں گے اور آپؐ کے حافظہ میں محفوظ کروا دیں گے یہ ہمارا کام ہے اس سے آپؐ بے فکر ہو جائیں.

اس کے بعد فرمایا گیا کہ آپؐ ان لوگوں کو نصیحت کریں جو سننا چاہیں' ان تک پیغامِ خدا پہنچا دیں، باقی ہدایت دینا یا نہ دینا' اس کو ہم پر چھوڑ دیں یہ ہمارا کام ہے.

آخر میں یہ بات واضح کردی گئی کہ فلاح بھی صرف ان ہی لوگوں کے لئے ہے' جو عقائد' اخلاق' اور اعمال کی پاکیزگی اختیار کریں اور اپنے رب کا نام یاد کر کے نماز ادا کریں' یہی بات حضرت ابراهیمؑ اور حضرت موسیٰؑ کے صحیفوں میں بیان کی گئی تھی.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
088	068	مکی	الغَاشِيَة	چھا جانے والی آفت	026	01

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کا نام اس سورت کی پہلی ہی آیت میں آنے والے لفظ الغاشیہ سے ماخوذ ہے. یہ بھی مکہ کے ابتدائی زمانے کی نازل شدہ سورتوں میں سے ایک ہے. حضور ﷺ مکہ میں لوگوں کو دعوتِ اسلام کا آغاز کر چکے تھے' مگر لوگ اس دعوتِ حق کو سن سن کر نظر انداز کیے جا رہے تھے.

اس سورت میں سب سے پہلے مکہ کے لوگوں کو ان کی غفلت سے چونکانے کے لیے اچانک ان کے سامنے یہ سوال پیش کیا کہ تم لوگوں کو کچھ اس آفت کی خبر ہے جو پورے عالم پر ایک دم چھا جائے گی ؟ اور فرمایا کہ اس روز تمام لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا جائے گا' اور وہ دونوں ہی مختلف انجام کے مستحق ہوں گے. ایک گروہ جو اہلِ کفار کا ہوگا وہ تو جہنم میں جائے گا' جب کہ دوسرا گروہ جو اہلِ ایمان کا ہوگا وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا.

اس کے بعد ان لوگوں کو مخاطب کر کے سوال کیا گیا کہ ، کیا یہ لوگ ان چیزوں کو نہیں دیکھتے ؟ جن سے ان کا ہر وقت سابقہ پڑتا رہتا ہے' مثلاً، آسمان' زمین' اور پہاڑ کی طرف اشارہ کر کے بتایا گیا کہ جب اللہ تعالیٰ ان سب پر قادر ہے' تو پھر قیامت کیوں برپا نہیں کر سکتا. مرنے کے بعد انسان کو دوبارہ زندہ کرنے پر کیوں قادر نہیں ہو سکتا.

لہٰذا، ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ، قیامت و آخرت برپا کرنے' اور انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے' بلکہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے' جو چاہے' جب چاہے' وہ کر سکتا ہے.

اسی سورت میں اللہ تعالیٰ نے اونٹوں کو بطورِ مثال' ان کی غور و فکر کے لیے پیش کیا' اور احساس دلایا کہ وہ اللہ نے ان کی ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے صحرائی زندگی کی سواری کے لیے پیدا کیے ہیں.

آخر میں رسول ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ چھوڑو' ان باتوں کو' اگر یہ لوگ نہیں مانتے تو نہ مانیں' تم ان کے ایمان لانے یا نہ لانے کے ذمہ دار نہیں ہو. تمہارا کام ان کو نصیحت کرنا ہے' وہ تم کیے جاؤ' باقی کام ہمارا ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
089	010	مکی	الفَجْر	فجر (پو پھٹنا)	030	01

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کے پہلے ہی لفظ کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے اس سورت کا نزول اس زمانے میں ہوا جب اہلِ ایمان کے خلاف اہلِ مکہ نے اپنے ظلم و ستم کی انتہا کردی اس لیے اس سورت میں قومِ عادؔ قومِ ثمود اور قومِ فرعون کے قصے بطورِ مثال پیش کیے' تاکہ ان کے انجام سے اہلِ کفار خبردار رہیں.

اس سورت میں آخرت کے روز جزا اور سزا کا اثبات ہے جس کا اہلِ کفار انکار کرتے تھے' سب سے پہلے فجر' اور دس راتوں اور جفت اور طاق اور پھر رخصت ہوئی رات کی قسم کھا کر یہ سوال کیا گیا کہ، جس بات کا تم انکار کر رہے ہو' کیا اس بات کے برحق ہونے کی شہادت دینے کے لیے یہ چیزیں کافی نہیں ہیں.

یہ چیزیں اس باقاعدگی کی علامت ہیں جو شب و روز کے نظام میں پائی جاتی ہیں اور یہ نظام جس خدا نے قائم کیا ہے، اس کی قدرت سے یہ بعید نہیں ہے کہ وہ آخرت برپا کرے. اور اسکی حکمت کا یہ تقاضا ہے کہ انسان سے اس کے اعمال کی باز پرس کرے.

اس کے بعد انسانی تاریخ سے استدلال کرتے ہوئے بطورِ مثال فرعون' ثمود اور عاد کے انجام کو پیش کیا گیا' اس کے بعد اس وقت کی عرب جاہلیت کے پہلو پر تنقید کرتے ہوئے بتایا گیا کہ وہ لوگ مادہ پرستانہ نقطہ نظر کے حامل ہیں. جس کی وجہ سے وہ اخلاق کی تمام اقدار کو بھول گئے ہیں.

دوسری بات یہ ہے کہ وہ یتیم بچوں کے ساتھ کیسا رویہ اختیار کرتے ہیں' اللہ نے واضح کیا کہ یہ دُنیا تو ایک امتحان گاہ ہے' جس کے نتائج آخرت میں ملنے والے ہیں' اور انسان کا اس روز محاسبہ ہوگا جب اللہ کی عدالت قائم ہوگی اس روز منکر انسان پچھتاتا ہی رہ جائے گا' اور اہلِ ایمان، اللہ کے پسندیدہ بندوں میں شامل ہو جائیں گے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

Kindly share it
with others, Thanks.

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
090	035	مکی	﴿ البَلَد ﴾	شہر (مکہ مکرمہ)	020	01

Home Page

تعارف وخلاصہ > اس سورت کی پہلی ہی آیت میں آنے والے لفظ البلد کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے' یہ سورت مکہ کے ابتدائی دور میں آپ ﷺ پر اس وقت نازل ہوئی جب اہلِ مکہ نے آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کے ساتھیوں پر ہر طرح کے ظلم وستم کو اپنے اوپر حلال کر لیا تھا' اور آپ ﷺ کی دشمنی پر تل گئے تھے.

اس سورت کے مضمون میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے' کہ دُنیا میں انسان کی' اور انسان کے لیے دُنیا کی صحیح حیثیت کیا ہے. اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے سعادت اور شقاوت دونوں راستے کھول دیئے ہیں' ان کو دیکھنے' ان پر چلنے کے وسائل اور اختیارات اسے فراہم کر دیئے ہیں.

اور اب یہ انسان کی اپنی کوشش' محنت اور سوچ پر موقوف ہے' کہ وہ سعادت کی راہ اختیار کر کے اپنے اچھے انجام کو پہنچتا ہے' یا شقاوت کی راہ اختیار کر کے اپنے انجامِ بد کو دعوت دیتا ہے.

اس سورت میں سب سے پہلے شہرِ مکہ اور رسول ﷺ پر گزرنے والے مصائب اور پوری اولادِ آدمؑ کی حالت کو اس حقیقت پر گواہ کی حیثیت سے پیش کرتے ہوئے بتایا گیا' کہ دُنیا میں انسان آرام کے لیے نہیں پیدا کیا گیا' بلکہ اس کی پیدائش ہی مشقت کی حالت میں ہوئی ہے. اس کارگاہِ دُنیا میں انسان کے مستقبل کا دارومدار' اس کی سعی وکوشش' محنت ومشقت اور اس کی سوچ پر ہے.
اس کے بعد اللہ فرماتا ہے کہ انسان کو علم کے ذرائع اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں دے کر' اس کو اختیار دیا ہے کہ وہ بھلائی اور بُرائی کے دونوں راستوں میں سے' کسی ایک کا انتخاب کر لے' جس کو وہ پسند کرتا ہے' اور ساتھ ساتھ دونوں کے انجام سے بھی آگاہ کر دیا ہے.

آخر میں اللہ تعالیٰ نے واضح کیا ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ ریا کاری' تکبر اور نمائش کو چھوڑ کر اپنا مال یتیموں اور مسکینوں پر خرچ کرے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
091	026	مکی	﴿ الشَّمس ﴾	سورج	015	01

Home Page

تعارف وخلاصہ > اس سورت کے پہلے ہی لفظ کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے. یہ سورت بھی مکہ معظّمہ کے ابتدائی دَور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ایک ہے. یہ سورت بھی اس وقت نازل ہوئی جب مکہ میں حضور ﷺ کی مخالفت خوب زُور پکڑ چکی تھی.

اس سورت میں اللہ نے لوگوں کو نیکی اور بدی کا فرق سمجھانے کے ساتھ ساتھ کفار کو ان کے انجامِ بد سے بھی ڈرایا' جو بدی کی راہ پر چلنے کے لیے تیار تھے. اس سورت کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس کے پہلے حصے میں تین باتیں سمجھائی گئی ہیں.

ایک یہ کہ، جس طرح سورج اور چاند' دن اور رات' زمین اور آسمان' ایک دوسرے سے مختلف اور اپنے آثار ونتائج میں متضاد ہیں اسی طرح نیکی اور بدی بھی ایک دوسرے سے مختلف اور اپنے نتائج وانجام میں بھی مختلف ہیں.

دوسرے نمبر پر یہ کہ، اللہ نے انسان کو جسم وحواس اور ذہن کی قوتیں دے کر دُنیا میں بالکل بے خبر نہیں چھوڑ دیا' بلکہ ایک فطری الہام کے ذریعے اس کے لاشعور میں نیکی اور بدی کا فرق' اچھے اور بُرے کا امتیاز' اور خیر وشر کا احساس بھی اتار دیا ہے.

تیسرے نمبر پر یہ کہ، انسان کے مستقبل کا انحصار اس پر ہے کہ اس کے اندر تمیز' ارادے اور فیصلے کی جو قوتیں، اللہ نے رکھ دی ہیں' ان کو بروئے کار لاتے ہوئے اُسنے نفس کے اچھے اور بُرے رجحانات میں سے کس کو اُبھارتا ہے' اور کس کو دَباتا ہے.
اس سورت کے دوسرے حصے میں قوم ثمود کو بطورِ مثال پیش کر کے رسالت کی اہمیت بیان کر دی گئی ہے. اور بتایا کہ اس بنیاد پر فطری الہام کی مدد سے انبیاءؑ پر واضح اور صاف صاف وحی نازل فرمائی' تاکہ وہ لوگوں کو کھول کھول کر تفصیل سے سمجھائیں کہ، نیکی کیا ہے ؟ اور بدی کیا ہے ؟

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
092	009	مکی	﴿ الَّیل ﴾	رات	021	01

Home Page

تعارف وخلاصہ > اس سورت کا نام اس کے پہلے ہی لفظ والَّیل کو قرار دیا گیا ہے. سورت الشمس اور یہ دونوں ایک دوسرے کی تفسیر معلوم ہوتی ہے یعنی ان کا مضمون ایک دوسرے کے ساتھ بہت حد تک مشابہ ہے اور دونوں صورتیں ایک ہی زمانہ کی نازل شدہ معلوم ہوتی ہیں.

اس سورت کا موضوع زندگی کے دو مختلف راستوں کا فرق بتانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے انجام اور اختلاف کو بھی بیان کرتا ہے.
اس سورت کے شروع میں یہ بتایا گیا ہے کہ نوع انسانی کے افراد' اقوام اور گروہ، دُنیا میں جو عمل بھی کر رہے ہیں وہ لازماً اپنی اختلافی نوعیت کے لحاظ سے اُسی طرح مختلف ہے' جس طرح دن، رات سے' اور نر، مادہ سے مختلف ہے.

اس کے بعد بتایا گیا کہ آدمی کو چاہیے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرے' خدا ترسی و پرہیزگاری اختیار کرے' اور بھلائی کو بھلائی مانے. دوسری خصوصیت کا ذِکر کرتے ہوئے بیان فرمایا گیا کہ ایک طرح کے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بخل کرتے ہیں' خدا کی رضا اور ناراضگی سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں' اور بھلی بات کو جھٹلا دیتے ہیں.

اس کے بعد بتلایا کہ یہ دونوں طرزِ زندگی اپنے انجام کے اعتبار سے بھی یکساں نہیں ہو سکتے' اس لیے اللہ تعالیٰ، اچھے عمل کرنے والوں کی اس دُنیا میں بھی مدد فرمایا کرتا ہے اور آخرت میں بھی ان کو خوش کر دے گا.
جب کہ بُرے اعمال کرنے والوں کو دُنیا میں بھی رسوائی ملے گی اور آخرت میں بھی اللہ ان کو عذاب دے گا. اس کے بعد فرمایا کہ اللہ نے دُنیا میں انسان کو پیدا کر کے بالکل بے خبر نہیں چھوڑا' بلکہ اس کو اچھے اور بُرے دونوں راستوں پر چلنے کا علم دینے کے ساتھ ساتھ اختیار بھی دیا' اور پھر ان کے انجام سے آگاہ بھی کیا. اب جس کا جی چاہے اچھے راستے کا سفر اختیار کرے' اور اپنا انجامِ آخرت بہتر کر لے' اور جس کا جی چاہے، بُرے راستے پر چل کر اپنا انجامِ آخرت بُرا کر لے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
093	011	مکی	﴿ الضُّحٰی ﴾	روزِ روشن (چاشت کا وقت)	011	01

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کے پہلے ہی لفظ کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے. اس کا زمانہ نزول بھی دوسری مکی سورتوں کی طرح ابتدائی دَور کا ہی ہے. اس کے موضوع پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت کو آنحضرت ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے ان کی پریشانی کو دُور کیا ہے' جو آپ ﷺ کو نزولِ وحی کا سلسلہ رُک جانے کی وجہ سے ہوئی تھی.

اس سورت میں سب سے پہلے روزِ روشن اور سکونِ شب کی قسم کھا کر آپ ﷺ کو اطمینان دلایا گیا ہے کہ تمہارے رب نے آپ ﷺ کو ہرگز نہیں چھوڑا ہے' اور نہ ہی وہ، آپ ﷺ سے ناراض ہوا ہے. اس کے بعد آپ ﷺ کو خوشخبری دے دی گئی ہے کہ دعوتِ اسلامی کے ابتدائی دَور میں جو کچھ مشکلات، آپ ﷺ کو پیش آ رہی ہیں، یہ زیادہ دیر تک نہیں رہنے والی' بس کچھ ہی مدت کے بعد آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ خوش کر دے گا.

اس کے بعد اللہ نے آپ ﷺ سے فرمایا کہ، آپؐ کو کیسے یہ احساس و پریشانی ہوئی کہ ہم نے آپؐ کو چھوڑ دیا ہے' اور آپؐ سے ناراض ہو گئے ہیں ؟ پھر اللہ تعالیٰ نے واضح کیا کہ ہم تو آپؐ پر آپؐ کی پیدائش کے دن سے لے کر اب تک مسلسل مہربانیاں ہی کرتے چلے آ رہے ہیں.

آپؐ یتیم پیدا ہوئے اور ہم نے آپؐ کی بہترین پرورش کا انتظام کر دیا.
آپؐ ناواقفِ راہ تھے اور ہم نے آپؐ کو راہ دکھلائی.
آپؐ نادار تھے اور ہم نے آپؐ کو مالدار بنا دیا.

یہ ساری باتیں صاف صاف بتا رہی ہیں کہ آپؐ ابتداء ہی سے ہمارے منظورِ نظر ہو' اور ہمارا کرم ہمیشہ تمہارے ساتھ ہے. اس لیے تم اطمینان رکھو' اس خوف ناک مہم میں تم اکیلے نہیں ہو' بلکہ ہماری مدد آپ ﷺ کے ساتھ ہے. اور ہم آپؐ دیکھ رہے ہیں.

آخر میں اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو تلقین کی اور احساس دلاتے ہوئے واضح کیا' کہ جو احسانات ہم نے آپ ﷺ پر کیے ہیں' ان کے جواب میں آپ ﷺ کو خلقِ خدا کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے اور ہماری نعمتوں کا شکر کیسے اَدا کرنا ہوگا.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
094	012	مکی	﴿ الم نَشْرَح ﴾	کھولنا، وسیع کرنا	008	01

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کے پہلے فقرے کو ہی اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے. اس سورت کا مضمون سورت الضُّحٰی سے اس قدر ملتا جلتا ہے کہ یہ دونوں سورتیں ایک ہی زمانے اور ایک ہی جیسے حالات کے دوران کی نازل شدہ معلوم ہوتی ہیں.

اس سورت میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تسلی دی ہے. کیونکہ آپ ﷺ نے یونہی دعوتِ اسلامی کا آغاز کیا تو دیکھتے ہی دیکھتے آپ ﷺ کی مخالفت میں اپنے اور پرائے سب کے سب ایک دَم کود پڑے تھے' ماسوائے چند ایک عزیزوں کے.

اب قدم قدم پر آپ ﷺ کے لیے مشکلات ہی مشکلات تھیں. اسی لیے آپ ﷺ کو تسلی دینے کے لیے پہلے سورت الضُّحٰی نازل کی گئی اور پھر اس سورت کا نزول ہوا. اس سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو آگاہ کیا کہ، ہم نے آپ ﷺ کو تین بڑی نعمتیں عطا کی ہیں. جن کے ہوتے ہوئے کوئی وجہ نہیں کہ آپ ﷺ پریشان ہوں.

ایک شرح صدر کی نعمت' دوسری یہ کہ آپ ﷺ کی کمر سے ہم نے وہ بوجھ اتار دیا ہے جو نبوت سے پہلے آپ ﷺ کی کمر توڑے ڈال رہا تھا. اور تیسری رفعِ ذِکر کی نعمت' جو آپ ﷺ سے بڑھ کر تو درکنار' آپ ﷺ کے برابر بھی کسی کو نہیں دی گئی.

اس کے بعد آپ ﷺ کو اطمینان دلانے کی خاطر فرمایا' کہ تنگی کا یہ دَور زیادہ لمبا نہیں' بلکہ اس کے گزرنے کے ساتھ ساتھ فراخی کا دَور بھی آ رہا ہے. اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ سے فرمایا کہ جب اپنے مشغل سے آپ ﷺ فارغ ہوں، تو اللہ کی عبادت میں لگ جائیں اور ہر چیز سے بے نیاز ہو کر صرف اور صرف اپنے رب سے لو لگائیں. ایسا کرنے سے آپ ﷺ کے اندر ایسی طاقت پیدا ہوگی جو نبوت کے ابتدائی دَور کی ان سختیوں کا مقابلہ صبر و تحمل سے کرنے کے لیے کافی ہوگی.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
095	028	مکی	﴿ التِّین ﴾	انجیر	008	01

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کے بھی پہلے ہی لفظ کو اس کا نام قرار دیا گیا ہے. اس کے مکی یا مدنی ہونے میں مختلف روایات ملتی ہیں مگر اس کے مضامین اور اندازِ بیان سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت بھی مکی قیام کے ابتدائی دَور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ایک ہے.

اس سورت میں اللہ نے واضح کیا ہے کہ روزِ آخرت کو ہر شخص کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق جزا و سزا ضرور ملے گی. اس سورت کے شروع میں جلیل القدر انبیاءؑ کے مقاماتِ ظہور کی قسم کھا کر فرمایا گیا کہ، اللہ نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا ہے.

یعنی نوعِ انسانی کو بہتر ساخت عطا کی گئی کہ اس کے اندر نبوت جیسے بلند ترین منصب کے حامل لوگ پیدا ہوئے. جس سے اونچا منصب، خدا کی کسی دوسری مخلوق کو نہیں عطا کیا گیا. اس کے بعد اس سورت میں یہ بتایا کہ انسانوں میں دو اقسام پائی جاتی ہیں.

ایک قسم کے تو وہ لوگ ہیں جو بہترین ساخت پر پیدا ہونے کے بعد اخلاقی پستی میں گرتے گرتے اس انتہا کو پہنچ جاتے ہیں' جہاں ان سے زیادہ نیچ کوئی دوسری مخلوق نہیں ہوتی.

دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو ایمان اور عمل صالح کا راستہ اختیار کر کے اپنے آپ کو اللہ کے پسندیدہ بندوں میں شامل کر لیتے ہیں.

آخر میں یہ فرمایا گیا کہ، اگر چہ زندگی میں لوگوں کا طرزِ عمل ان دو مخالف راستوں پر چل کر اپنے اختتام کو پہنچ جاتا ہے' تو ان دونوں طرح کے لوگوں کا انجام و مقام یکساں کیسے ہو سکتا ہے.

کیونکہ انسانی فطرت اور انسانی عقلِ عام یہ تقاضا کرتی ہے کہ، حاکم کو انصاف کرنا چاہیے. پھر یہ کیسے تصوّر کیا جا سکتا ہے کہ، اللہ تعالٰی جو سب حاکموں کا حاکم اور سب سے بڑا عادل ہے، وہ انصاف کرنے سے گریز کرے گا..

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
096	001	مکی	﴿ العَلق ﴾	جمے ہوئے خون کا لوتھڑا	019	01

Home Page خلاصہ

تعارف > اس سورت کی دوسری آیت میں استعمال ہُونے والے لفظ علق کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے. یہ سورت مکہ کے قیام کے دوران اُس وقت نازل ہوئی جب آپ ﷺ غارِ حرا میں عبادت میں مشغول تھے. مختلف روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سورت کی پہلی پانچ آیات قرآن پاک کے نزول کی ابتدائی آیات ہیں.

علمائے اُمت کی اکثریت اس حق میں ہے کہ یہ سب سے پہلی وحی ہے جو حضورِ پاک ﷺ پر اللہ تعالٰی کی طرف سے نازل ہوئی. اس سورت کا باقی حصہ اُس وقت نازل ہوا جب حضور ﷺ نے مسجد حرام میں نماز پڑھنا شروع کی. اور ابو جہل نے حضور ﷺ کو دھمکیاں دے کر وہاں نماز پڑھنے سے روکنے کی کوشش کی.

متعدد روایات کے مطابق رسول ﷺ پر وحی کی ابتداء سچے (مختلف روایات کے مطابق اچھے) خوابوں کی شکل میں ہوئی. آپ ﷺ جو خواب بھی دیکھتے وہ ایسے ہوتے جیسے آپ ﷺ دن کی روشنی میں دیکھ رہے ہیں. اس کے بعد آپ ﷺ تنہائی پسند ہو گئے اور کئی کئی روز و شب غارِ حرا میں رہ کر عبادت کرنے لگے.

ایک روز جب آپ ﷺ غارِ حرا میں حسبِ معمول' مصروفِ عبادت تھے' تو ایک فرشتے نے آپ ﷺ سے کہا کہ، پڑھو ! حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں، اس پر فرشتے نے مجھ کو پکڑ کر بھینچا' یہاں تک کہ میری قوتِ برداشت جواب دینے لگی. اس طرح فرشتے نے تین دفعہ کہا اور حضور ﷺ نے بھی اسی طرح جواب دیا کہ، میں پڑھا ہوا نہیں ہوں.

آخر فرشتے نے سورہ علق کی پہلی پانچ آیات حضور ﷺ کو سنائیں' اور اس کے بعد بقول حضرت عائشہؓ کے کہ، حضور ﷺ کانپتے اور لرزتے ہوئے حضرت خدیجہؓ کے پاس آئے اور آ کر فرمایا مجھے اُڑھاؤ مجھے اُڑھاؤ جب آپ ﷺ کو کپڑا اُڑھا دیا گیا اور کچھ دیر بعد خوفزدگی کی کیفیت دُور ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ، اے خدیجہ، یہ مجھے کیا ہو گیا ہے.

اور سارا قصّہ حضرت خدیجہؓ کو آپ ﷺ نے سنایا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے. حضرت خدیجہؓ نے کہا کہ ہرگز نہیں' آپ ﷺ خوش ہو جایئے' خدا کی قسم، خدا آپ ﷺ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا. پھر آپ ﷺ کو لے کر اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس چلے گئیں اور پورا واقعہ ان کو سنایا.

اُس نے آپ ﷺ کا واقعہ سنتے ہی کہا کہ، یہ وہی ناموس (وحی لانے والا فرشتہ) ہے، جو اللہ تعالٰی نے حضرت موسٰیؑ پر نازل کیا تھا. کاش! کہ میں آپ ﷺ کے زمانۂ نبوّت میں قوی جوان ہوتا. کاش! میں اُس وقت تک زندہ رہوں جب آپ ﷺ کی قوم آپ ﷺ کو یہاں سے نکالے گی. رسول ﷺ نے فرمایا کہ، کیا یہ لوگ مجھے نکال دیں گے ؟ ورقہ بن نوفل نے کہا ہاں !

کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی شخص وہ چیز لے کر آیا ہو جو آپ ﷺ لے کر آئے ہیں' اور اُس سے دشمنی نہ کی گئی ہو. اگر میں نے آپ ﷺ کا وہ زمانہ پایا تو میں آپ ﷺ کی پر زور مدد کروں گا. مگر زیادہ مدت نہ گزری تھی کہ ورقہ بن نوفل انتقال کر گیا.

لہٰذا، پہلی وحی کا نزول اور فرشتے کا اس طرح آپ ﷺ کے سامنے آنا، ایک حادثہ تھا' جس کا پہلا تاثر آپ ﷺ پر وہی ہوا جو، ایک بے خبر انسان پر اچانک اتنے بڑے ایک حادثے کے پیش آنے سے فطری طور پر ہو سکتا ہے.

اس قصے سے ایک بات یہ بھی واضح ہو جاتی ہے کہ نبوت سے پہلے آپ ﷺ کا کردار کتنا پاکیزہ تھا اور آپ ﷺ کس بے مثال انداز میں زندگی گزار رہے تھے.

اس سورت کے دوسرے حصے کی شانِ نزول کے سلسلے میں متعدد روایات میں آتا ہے کہ حضور ﷺ پر یہ آیات اُس وقت نازل ہوئیں جب آپ ﷺ نے مسجدِ حرام میں اسلامی طریقہ پر نماز پڑھنا شروع کی' اور ابو جہل نے آپ ﷺ کو ڈرا دھمکا کر روکنا چاہا.

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے نبوت کے بعد اور علانیہ تبلیغ کرنے سے پہلے، اس طریقے پر نماز پڑھنا شروع کر دی جو آپ ﷺ کو اللہ تعالٰی نے سکھایا تھا. جس سے قریش نے پہلی مرتبہ ایسا محسوس کیا کہ آپ ﷺ کسی نئے دین کے پیرو ہو گئے ہیں.

اس وقت دوسرے اہلِ قریش تو آپ ﷺ کو حیرت کی نگاہ سے ہی دیکھ رہے تھے' مگر ابو جہل نے آپ ﷺ کو دھمکانہ شروع کر دیا کہ آپ ﷺ اس طریقہ سے حرم میں عبادت نہ کریں.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

↑ TOP ↑ خلاصہ Home Page

خلاصہ > اس سورتِ پاک میں اللہ تعالٰی نے حضرت محمد ﷺ کو اپنے فرشتے کے ذریعے اس بات سے آگاہ کیا کہ اللہ تعالٰی نے آپ ﷺ کو کو اپنا پیغمبر منتخب کر لیا ہے. اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کر دیا کہ وہ صرف اللہ ہی ہے' جو انسان کو اپنی بے شمار نعمتوں سے نوازتا ہے. اور انسان کی اپنی تخلیق بھی اللہ ہی نے کی ہے.

انسان کے لیے اللہ نے یہ بات بھی واضح کر دی کہ اللہ کا علم' ایسا علم ہے جو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بہتر' کار آمد اور جدید سے جدید تر شمار ہوتا ہے. مگر افسوس کہ انسان اپنی دُنیوی خواہشات کی وجہ سے راہ راست سے ہٹ جاتا ہے' اور دوسروں کو بھی غلط کاری کے لیے اُکساتا ہے' اور نیک راستے سے روکنا چاہتا ہے.

اللہ خوب جانتا ہے اور وہ سب مکر و فریب، بدکاری اور انکارِ حقیقت کرنے والوں کو ضرور سامنے لائے گا' اور عدل و انصاف کرے گا. لہٰذا، سچے و متقی لوگوں کو چاہیے کہ وہ صرف خدا ہی کی بندگی کریں. اور یہ بھی واضح کیا گیا کہ جب بندہ سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے تو اللہ تعالٰی بندے کے قریب تر ہوتا ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
097	025	مکی	القَدۡر	بڑی برکت والی رات	005	01

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کی پہلی ہی آیت میں وارد ہونے والے لفظ القدر کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے. اس سورت کے بارے میں کچھ مفسرین کا خیال ہے کہ یہ سورت مکی ہے، جب کہ دوسرے مفسرین اس حق میں ہیں کہ یہ سورت مدنی ہے. اگر اس کے مضمون اور اندازِ بیان پر غور کیا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ یہ سورت مکہ معظّمہ میں ہی نازل ہوئی ہوگی.

اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں قرآن پاک کی قدر و قیمت او حقیقت و اہمیت سے آگاہ کیا ہے اور واضح کیا ہے کہ قرآن پاک کو اللہ نے نازل کیا ہے' نہ کہ یہ حضرت محمد ﷺ کی طرف سے کی گئی تصنیف ہے. اس کے بعد اللہ نے فرمایا کہ اس کو ہم نے شبِ قدر میں نازل فرمایا. شبِ قدر کے دو معنی ہیں' اور دونوں ہی یہاں پر مقصود ہیں.

ایک یہ کہ یہ وہ رات ہے جس میں تقدیروں کے فیصلے کیے جاتے ہیں' یہ کوئی معمولی رات نہیں ہے' بلکہ یہ رات قسمتوں کے بنانے اور بگاڑنے کی رات ہے. اس کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ یہ بڑی قدر و منزلت اور شرف و عظمت رکھنے والی رات ہے' اور یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے.

آخر میں بتایا گیا کہ اس رات کو فرشتے اور جبریلؑ اپنے رب کے اذن سے ہر حکم لے کر نازل ہوتے ہیں. شام سے لے کر صبح تک سراسر یہ سلامتی کی رات ہے. یعنی اس میں کسی شر کا دخل نہیں ہوتا. کیونکہ اللہ تعالیٰ کے تمام فیصلے بالآخر بھلائی کے لیے ہوتے ہیں. ان میں کوئی بُرائی مقصود نہیں ہوتی. یہاں تک کہ اگر کسی قوم کو تباہ کرنے کا فیصلہ بھی ہوتا ہے تو وہ بھی خیر ہی کے لے ہوتا ہے' نہ کہ شر کے لیے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
098	100	مدنی	البَیِّنَة	کھلی اور روشن دلیل	008	01

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کی پہلی ہی آیت میں آنے والے لفظ البیّنہ کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے. اس سورت کے مکی ہونے یا مدنی ہونے میں بھی اختلاف ہے. لیکن اس کے مضمون پر غور کرنے سے بھی کوئی اشارہ ایسا نہیں ملتا جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ یہ مکی ہے یا مدنی.

اس سورت کے شروع میں نبی ﷺ بھیجنے کی ضرورت بیان کی گئی ہے' اور واضح کیا گیا ہے کہ جب دُنیا کے لوگ' خواہ وہ اہلِ کتاب میں سے ہوں یا مشرکین میں سے' جس کفر کی حالت میں وہ مبتلا تھے اس سے ان کا نکلنا اس کے بغیر ممکن نہ تھا' کہ ایک ایسا رسول ﷺ بھیجا جائے جس کا اپنا وجود خود اپنی رسالت پر دلیل روشن ہو. اور وہ لوگوں کے سامنے خدا کی کتاب کو اصل اور صحیح صورت میں پیش کرے.

اس کے بعد اہلِ کتاب کی گمراہیوں کے متعلق وضاحت کی گئی اور بتایا گیا کہ ان کا ان مختلف راستوں میں بھٹکنے کی اصل وجہ ان کی اپنی خواہشات کی بندگی تھی' جس کے وہ خود ذمہ دار ہیں. کیونکہ اللہ نے تو ان کو راہِ راست سے واضح طور پر آگاہ کر دیا تھا' اب بھی اگر وہ بھٹکتے رہیں تو یہ ان کی اپنی ذمہ داری ہے.

کیونکہ اس قوم کے لیے اللہ کی طرف سے انبیاءؑ بھی آئے تھے اور کتابیں بھی نازل کی گئیں تھیں' جن میں صاف صاف حکم دے دیا گیا تھا کہ صرف اور صرف اللہ ہی کی بندگی کرو' کسی اور کی عبادت نہ کرو. نماز قائم کرو اور زکواۃ ادا کرو. کیونکہ یہی ہمیشہ سے ایک صحیح دین ہے.

سورت کے آخر میں خبردار کیا گیا کہ جو لوگ اہلِ کتاب میں سے یا مشرکین میں سے اس رسول ﷺ پر ایمان لا کر راہِ راست پر آ جائیں' وہ جنت کے مستحق ہوں گے' اس کے برعکس جو لوگ ایمان لانے سے انکار کریں گے وہ لوگ دوزخ کے مستحق ہوں گے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>> .

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
099	093	مدنی	الزِّلۡزَال	شدت سے ہلا ڈالنا	008	01

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کا نام اس سورت کی پہلی ہی آیت میں وارد ہونے والے لفظ زلزالھا سے موخوذ ہے. اس سورت کے زمانہ نزول مکی یا مدنی ہونے میں اختلاف ہے. اس کے مضامین اور اندازِ بیان پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت مکہ کے قیام کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے.

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے واضح کیا ہے کہ موت کے بعد دوسری زندگی عطا کی جائے گی' اور اس میں ان سب اعمال کا نقشہ انسان کے سامنے آ جائے گا' جو اس نے دُنیا میں کیے تھے. اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ انسان کو موت کے بعد آخرت میں دوسری زندگی کیسے دی جائے گی' اور وہ انسان کے لیے کیسی حیران کن بات ہوگی.

اس کے بعد پھر فرمایا گیا کہ یہ زمین جو ابھی خدا کے حکم سے بالکل بے زبان دِکھائی دے رہی ہے آخرت کے روز اللہ کے حکم سے سب کچھ نکال باہر کرے گی اور صاف صاف بیان کر دے گی کہ فلاں فلاں انسان نے اس پر یہ یہ عمل کیے تھے.

اس کے بعد اللہ نے فرمایا کہ اس روز گروہ در گروہ انسان اپنے اپنے مرقدوں سے نکل نکل کر آئیں گے' تا کہ وہ اپنے اپنے نامہ اعمال کو دیکھ سکیں. اور ان کے اعمال کا یہ ریکارڈ ایسا مکمل ہوگا' کہ کسی کی ذرہ برابر نیکی یا بدی چھپی نہ رہے گی جو اس کے سامنے پیش نہ کی جائے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
100	014	مکی	العٰدِیٰت	سرپٹ دوڑنے والے	011	01

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کا نام اس کی پہلی ہی آیت کے پہلے ہی لفظ العٰدِیٰت سے ماخوذ ہے' اور اس کے زمانہ نزول میں بھی اختلاف ہے. اس کے مضمون اور اندازِ بیان پر غور کرنے سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ سورت بھی قیامِ مکہ کے ابتدائی دَور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہوگی.

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ انسان آخرت کا منکر یا اس سے غافل ہو کر کیسی اخلاقی پستی میں گر جاتا ہے. اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو اس بات سے خبردار بھی کیا گیا ہے کہ آخرت میں ان کے صرف ظاہری اعمال ہی نہیں' بلکہ دِلوں میں چھپے ہوئے اسرار تک کی جانچ پڑتال ہوگی.

اس مقصد کی دلیل کے لیے اس وقت عرب میں پھیلی ہوئی اس بدامنی کو پیش کیا گیا جن سے وہ سب واقف تھے. لوٹ مار کا بازار گرم تھا' خون خرابہ ہر طرف دِکھائی دیتا تھا' کوئی شخص بھی چین سے زندگی نہیں گزار رہا تھا. اس صورتِ حال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا گیا کہ موت کے بعد دوسری زندگی اور اس میں خدا کے حضور جواب دہی سے غافل ہو کر انسان اپنے رب کا ناشکرا ہو جاتا ہے.

غافل انسان خدا کی عطا کردہ طاقت کو ظلم وستم اور غارت گری کے لیے استعمال کر رہا ہے. اور مال و دولت کی محبت میں اندھا ہو کر ہر جائز و ناجائز طریقے سے اسے حاصل کرنے میں مصروف ہے. اللہ تعالیٰ نے خبردار کیا کہ، انسان کی یہ روش ہرگز نہ ہوتی' اگر وہ جانتا ہوتا' کہ موت کے بعد اللہ کے حضور' اسے اپنے اعمال کی جواب دہی کرنا ہوگی اور جزا و سزا حاصل کرنا ہوگی. اس وقت اسے خوب معلوم ہو جائے گا کہ وہ دُنیا میں کیسے وقت ضائع کر کے آیا ہے.

<<<---------------------------- >>>·····<<<---------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
101	030	مکی	القَارِعَة	عظیم حادثہ (قیامت کا دن)	011	01

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کا نام اس کے پہلے ہی لفظ سے ماخوذ ہے. یہ صرف اس سورت کا نام ہی نہیں بلکہ اس سورت کے مضمون کا عنوان بھی ہے. کیونکہ اس سورت کے شروع سے لے کر آخر تک ذِکر ہی قیامت کا ہے.

یہ سورت مکہ کے قیام کے ابتدائی دور کی نازل شدہ ہے. اس سورت میں اللہ نے فرمایا ہے کہ قیامت ضرور آئے گی اور آخرت کی گھڑی بھی ضرور ہی برپا ہوگی. اس سورت کے شروع میں ہی اللہ نے یہ کہہ کر لوگوں کو چونکا دیا ہے کہ عظیم حادثہ ! کیا ہے وہ عظیم حادثہ ؟

اس طرح لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے بعد قیامت کی گھڑی کا نقشہ ان کے سامنے پیش کر دیا گیا' کہ اس روز لوگ گھبرا کر اس طرح ہر طرف بھاگے بھاگے پھریں گے جیسے روشنی پر آنے والے پروانے بکھرے ہوئے ہوتے ہیں.

پہاڑوں کی حالت یہ ہوگی کہ وہ اپنی جگہ سے اُکھڑ جائیں گے. ان کی بندش ختم ہو جائے گی اور وہ دُھنکے ہوئے اُون کی طرح ہو کر رہ جائیں گے.

اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ آخرت میں جب حساب کتاب کے لیے اللہ کی عدالت قائم ہوگی' تو اس کا فیصلہ اس بنیاد پر ہوگا کہ کس شخص کے نیک اعمال زیادہ وزنی ہیں' اور کس کے نیک اعمال کا وزن اس کے بُرے اعمال کے وزن سے ہلکا ہے.

پہلی قسم کے لوگوں کو تو عیش و عشرت نصیب ہوگی' جس سے وہ خوش ہو جائیں گے. اور دوسری قسم کے لوگوں کو اس گہری کھائی میں پھینک دیا جائے گا جو دوزخ کی آگ سے بھری ہوئی ہوگی اور وہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے.

<<<---------------------------- >>>·····<<<---------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
102	016	مکی	التَّكَاثُر	زیادہ دُنیا حاصل کرنے کی فکر	008	01

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کی پہلی ہی آیت میں وارد ہونے والے لفظ التَّكَاثُر کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے' اس سورت کے زمانہ نزول کے بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے. لہٰذا، اس کے مضمون اور اندازِ بیان سے یہ بات محسوس ہوتی ہے کہ یہ سورت مکہ کے قیام کے ابتدائی دَور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے.

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو دُنیا پرستی کے بُرے انجام سے خبردار کیا ہے' اور واضح کیا ہے کہ لوگ مرتے دم تک، زیادہ سے زیادہ مال و دولت' دُنیاوی فائدے اور لذتیں اور جاہ و اقتدار حاصل کرنے اور اس میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے اور انہی چیزوں کے حصول پر فخر کرنے میں لگے رہتے ہیں.

اسی ایک فکر نے ان کو اس قدر اندھا کر رکھا ہے' کہ ان کو اس سے بالاتر کسی چیز کی طرف توجہ کرنے کا ہوش ہی نہیں آتا. اس کے بعد فرمایا گیا کہ یہ نعمتیں جن کو تم یہاں بے فکری کے ساتھ سمیٹ رہے ہو یہ صرف نعمتیں ہی نہیں ہیں' بلکہ تمہارے لیے سامانِ آزمائش بھی ہے. ان میں سے ہر نعمت کے بارے میں تم سے آخرت میں سوال کیا جائے گا اور تم کو جواب دہی کرنا ہوگی.

<<<---------------------------- >>>·····<<<---------------------------->>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
103	013	مکی	العَصْر	زمانہ	003	01

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کی پہلی ہی آیت میں آنے والے لفظ العصر کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے. اس سورت کے مکی یا مدنی ہونے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے' لیکن اس کا مضمون اور اندازِ بیان یہ شہادت دیتا ہے کہ یہ سورت مکی ہے' اور مکہ کے قیام کے بھی ابتدائی دَور کی نازل شدہ معلوم ہوتی ہے.

اس سورت کے بارے میں امام شافعیؒ نے صحیح کہا ہے کہ اگر لوگ اس سورت پر غور کریں تو یہی سورت ان کی ہدایت کے لیے کافی ہے. صحابہ کرامؓ کی نگاہ میں اس سورت کی بہت اہمیت تھی' ان میں سے جب دو آدمی آپس میں ایک دوسرے سے ملتے تھے، تو اس وقت تک جدا نہ ہوتے تھے جب تک کہ، وہ ایک دوسرے کو یہ سورت نہ سنا لیتے تھے.

یہ سورت نہایت جامع اور مختصر کلام کا بے مثال نمونہ ہے. اس میں بالکل دو ٹوک طریقے سے بتایا گیا ہے کہ انسان کی حقیقی فلاح کا راستہ کونسا ہے' اس کی تباہی و بربادی کا راستہ کونسا ہے.

اس سورت میں جچے تلے الفاظ میں معنی کی ایک دُنیا بھر دی ہے' جس کو بیان کرنے کا حق پوری کتاب میں بھی مشکل سے ادا کیا جا سکتا ہے. اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ یقیناً لوگ خسارے میں ہیں' اور اس خسارے سے صرف وہ لوگ محفوظ ہیں جن کے اندر یہ چار صفات پائی جاتی ہیں.

(1) ایمان لانا. (2) عمل صالح کرنا. (3) ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کرنا (4) ایک دوسرے کو صبر و تحمل کی تلقین کرنا.

لہٰذا، جن لوگوں میں یہ چار صفات موجود ہوں وہ لوگ خسارے والے نہیں ہیں' بلکہ وہ لوگ تو اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندوں میں شامل ہیں.

<<<---------------------------- >>>·····<<<---------------------------->>>

کل رکوع	کل آیات	معانی	سورت کا نام	مکی / مدنی	ترتیب نزول	ترتیب تلاوت
01	009	منہ در منہ طعنے دینا	الهُمَزة	مکی	032	104

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کی پہلی ہی آیت میں آنے والے لفظ ھُمَزۃ کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے. یہ سورت قیامِ مکہ کے ابتدائی دَور کی نازل شدہ ہے' اس میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی چند ایسی اخلاقی بُرائیوں کی مذمت کی ہے جو جاہلیت کے معاشرے میں زَر پرست مال داروں میں پائی جاتی تھیں' (اور آج بھی پائی جاتی ہیں). جن سے پورا عرب واقف تھا.

خبردار کیا کہ اسطرح کے لوگوں کا آخرت میں کیا انجام ہوگا. چونکہ دُنیا میں تو اسطرح کے لوگوں کو کوئی سزا نہیں ملتی بلکہ وہ دُنیاوی لحاظ سے تو پھلتے پھولتے ہی نظر آتے ہیں' اس لیے آخرت کا برپا ہونا ضروری ہے' تاکہ ان لوگوں سے بھی بازپُرس ہو سکے.

سورہ عصر میں تو واضح کر دیا گیا تھا کہ نوعِ انسانی کا ایک ایک فرد' ایک ایک گروہ اور ایک ایک قوم یہاں تک کہ پوری دُنیائے انسانیت خسارے میں ہے' اگر اس کے افراد میں ایمان و عملِ صالح نہ ہوں' اور اس کے معاشرے میں حق کی نصیحت اور صبر و تحمل کا رواجِ عام نہ ہو.

اس کے بعد سورہ ھمزہ جو سورہ عصر کے فوراً بعد میں آتی ہے میں واضح فرمایا گیا' کہ جاہلیت کی سرداری کا یہ ایک نمونہ ہے اور لوگوں کو سوچنے پر مجبور کیا گیا کہ اسطرح کے کردار کے لوگوں کے بارے میں کیوں نہ کہا جائے کہ یہ لوگ خسارے میں ہیں' اور آخرت میں ان سے ضرور بازپُرس ہوگی.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

کل رکوع	کل آیات	معانی	سورت کا نام	مکی / مدنی	ترتیب نزول	ترتیب تلاوت
01	005	ہاتھی	الفِيل	مکی	019	105

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کا نام اس کی پہلی ہی آیت میں آنے والے لفظ الفیل سے ماخوذ ہے' اور یہ سورت بھی مکہ کے قیام کے ابتدائی دَور کی نازل شدہ ہے. اس سورت میں بڑے ہی اختصار کے ساتھ صرف اصحابِ الفیل پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا ذکر کیا گیا ہے.

عرب کے لوگ اس واقعہ سے خوب واقف تھے اس لیے مختصر طور پر اس واقع کی طرف اشارہ ہی کر کے اہلِ عرب کو سمجھایا گیا ہے کہ اللہ ہی نے ابرھہ کے حملے سے اس بیت اللہ کو محفوظ رکھا اور ابرھہ اور اس کے لشکر کو تباہ و برباد بھی کر دیا تھا. اس وقت اہلِ قریش نے اس کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ ہی سے دُعائیں مانگیں تھیں.

اور چند سال تک اس واقعہ سے اس قدر متاثر ہوئے تھے کہ انہوں نے فقط اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کی تھی. لہٰذا اس سورت میں اس واقع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اہلِ مکہ کو احساس دلایا گیا کہ حضرت محمد ﷺ جس چیز کی دعوت دے رہے ہیں' وہ صرف یہی تو ہے کہ اللہ ہی کی بندگی کرو' باقی کسی چیز کی عبادت نہ کرو.

اس کے ساتھ ساتھ ان کو یہ بھی احساس دلایا گیا کہ سوچ لو' اصحابِ الفیل کا انجام کیسا ہوا تھا ! اگر تم لوگوں نے دعوتِ اسلام' جو اللہ کا رسول ﷺ دے رہا ہے' اس کو دَبانے کی کوشش کی تو تمہارا انجام بھی ویسا ہی ہوگا. لہٰذا دعوت کو قبول کرو اور بندگی خدا میں سر جھکا دو. یہی تمہارے لیے بہتر ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

کل رکوع	کل آیات	معانی	سورت کا نام	مکی / مدنی	ترتیب نزول	ترتیب تلاوت
01	004	قریش (جو کعبہ کے متوالی تھے)	قُرَيش	مکی	029	106

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کی پہلی ہی آیت میں وارد ہونے والے لفظ قُریش کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے. اس سورت کے مکی یا مدنی ہونے کے بارے میں مختلف روایات ہیں' مگر اس کے مضمون پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا اور سورت الفیل کے مضمون کا آپس میں گہرا تعلق ہے' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت' سورت الفیل کے متصلاً بعد میں نازل ہوئی ہوگی.

اس سورت کے چار مختلف فقروں میں قریش سے صرف اتنی بات کہنے پر اکتفا کیا گیا ہے کہ جب تم خود اس گھر کو یعنی خانہ کعبہ کو بتوں کا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا گھر مانتے ہو' اور یہ بھی تم خوب اچھی طرح جانتے ہو کہ وہ اللہ ہی ہے جس نے تم لوگوں کو اس گھر کے طفیل امن نصیب کیا' اور تمہارے تجارتی کاروبار کو فروغ دیا' اس کے ساتھ ساتھ تمہاری فاقہ زدگی دُور کر کے تم لوگوں کو خوشحالی نصیب فرمائی.

اس لیے تم کو صرف اور صرف اس گھر کے رب کی ہی عبادت کرنی چاہیے' نہ کہ دوسرے بتوں کی. لہٰذا، یہ ساری باتیں اس مختصر انداز میں اس لیے فرمائی گئیں' کیونکہ نبی ﷺ کے زمانے میں یہ حالات ان سب ہی اہلِ عرب کو معلوم تھے' جس کی وجہ سے یہاں ان کا ذکر کرنے کی ضرورت نہ محسوس کی گئی.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

کل رکوع	کل آیات	معانی	سورت کا نام	مکی / مدنی	ترتیب نزول	ترتیب تلاوت
01	007	معمولی ضرورت کی چیزیں	المَاعون	مکی	017	107

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کا نام اس کے آخری لفظ کو قرار دیا گیا ہے. اس کے مکی یا مدنی ہونے کے بارے میں بھی اختلاف ہے. مگر اس سورت کے مضامین پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی. کیونکہ جن منافقین کا ذِکر اس سورت میں کیا گیا ہے وہ مدینہ ہی میں تھے، مکہ میں نہ تھے. کیونکہ مکہ میں ایسے حالات تھے ہی نہیں کہ وہاں پر کسی کو دِکھاوے کی نماز پڑھنی پڑتی. وہاں تو اہلِ ایمان کو بھی چھپ چھپ کر نمازیں پڑھنی پڑتی تھیں.

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے واضح کیا ہے کہ آخرت پر ایمان نہ لانے سے انسان کے اندر کس طرح کا اخلاق پیدا ہوتا ہے. اس کے شروع میں کفار کی حالت بیان کی گی ہے جو آخرت کو جھٹلاتے ہیں. اس کے بعد آخر میں ان منافقین کا حال بیان کیا گیا ہے جو بظاہر تو مسلمان ہوتے ہیں مگر دل میں آخرت اور اس کی جزا و سزا کا کوئی تصور تک نہیں رکھتے.

ان دونوں قسم کے کرداروں (کفارین و منافقین) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات واضح کی گئی ہے کہ جب تک انسان کے دل میں اس بات کا یقین نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آخرت کے روز اپنے اعمال کا حساب و کتاب دینا ہوگا اور اللہ روزِ آخرت میں

سب کے نامۂ اعمال ان کے سامنے رکھ دے گا اور ان کے مطابق ہی ان کو جزا و سزا دی جائے گی، اس وقت تک، انسان کے اندر ایک مضبوط اور مستحکم پاکیزہ کردار پیدا ہونا' نہ صرف مشکل ہے' بلکہ ناممکن ہے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
108	015	مکی	﴿الکَوثَر﴾	خیرِ کثیر (حوضِ کوثر)	003	01

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کا نام بھی اس سورت کے شروع ہی میں آنے والے لفظ الکوثر سے ماخوذ ہے. اس کے مکی یا مدنی ہونے کے بارے میں بھی اختلاف ہے' مگر اس کے مضمون میں اس بات کی شہادت موجود ہے کہ یہ مکہ معظّمہ کے اس دَور میں نازل ہوئی ہوگی جب حضورؐ کو انتہائی دل شکن حالات کا سامنا ہوا ہوا گا' تو ان حالات میں اس سورت کو نازل فرما کر اللہ تعالیٰ نے حضورﷺ کو تسلی دی ہے اور آپﷺ کے مخالفین کے تباہ و برباد ہونے کی پیشن گوئی بھی فرمائی گئی.

کیونکہ اہلِ قریش یہ کہتے تھے کہ حضورﷺ ساری قوم سے کٹ گئے ہیں اور آپﷺ کی حیثیت ایک بے یار و مددگار انسان کی سی ہوگئی ہے. اس کے جواب میں اللہ نے یہ سورت نازل فرمائی. کیونکہ اس وقت قریش، آپﷺ سے اس لیے ناراض ہو گئے تھے' کہ آپﷺ صرف اللہ ہی کی بندگی و عبادت کرتے تھے' اور ان کے شرک کو آپﷺ علانیہ رَد کرتے تھے. اسی وجہ سے جو مرتبہ و مقام، آپﷺ کو نبوت سے پہلے حاصل تھا، آپﷺ سے چھین لیا گیا تھا. آپﷺ گویا برادری سے علیحدہ سمجھے جاتے تھے.

حضورﷺ کے سب سے بڑے صاحبزادے حضرت قاسمؓ تھے' ان سے چھوٹی حضرت زینبؓ تھیں اور ان سے چھوٹے حضرت عبداللہؓ تھے' پھر علی الترتیب تین صاحبزادیاں حضرت اُم کلثومؓ' حضرت فاطمہؓ اور حضرت رقیہؓ تھیں. ان میں سب سے پہلے حضرت قاسمؓ کا انتقال ہوا' پھر حضرت عبداللہؓ کا انتقال ہوا. جس کی وجہ سے آپﷺ پر مزید غموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا.

اس غمناک موقع پر آپﷺ کے مخالفین خوب خوشیاں منا رہے تھے' تو ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے آپﷺ کو تسلی دیتے ہوئے خوشخبری دی کہ ہم نے آپﷺ کو کوثر عطا کر دیا.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
109	018	مکی	﴿الکَافِرون﴾	کافر (انکار کرنے والے)	006	01

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کا نام بھی اس کی پہلی ہی آیت میں وارد ہونے والے لفظ الکفرون سے ماخوذ ہے. اس کا زمانہ نزول کچھ مفسرین کی رائے کے مطابق مکی ہے' جبکہ دوسرے مفسرین اس سورت کو مدنی قرار دیتے ہیں. مگر اس کے مضمون پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت بھی مکی دَور کی نازل شدہ ہے.

اس سورت میں واضح کیا گیا ہے کہ کفار کے دین اور ان کے بتوں سے قطعی برأت و بیزاری کا اعلان کر دیا جائے' اور انہیں بتا دیا جائے کہ دینِ اسلام، دینِ کفر سے بالکل الگ ہے' اور یہ کبھی بھی ایک نہیں ہو سکتے.

لہٰذا، تمام مسلمانوں کے لیے اس سورت میں تلقین کی گئی ہے کہ وہ، کافروں سے کسی قسم کی مصالحت نہیں کر سکتے' جس کی وجہ سے دینِ اسلام میں کوئی فرق آئے. کیونکہ کفر اور کافری سے بیزاری اور لاتعلقی، ایمان کا تقاضا ہے.

ایک روایت میں حضورﷺ نے فرمایا کہ، تم لوگ سوتے وقت اس سورت کو پڑھ لیا کرو' ایسا کرنے سے تم شرک سے محفوظ رہو گے. حضورِ اکرمﷺ خود بھی سونے سے پہلے یہ سورت پڑھ لیا کرتے تھے.

ایک اور روایت میں ہے کہ آپﷺ، اس سورت کو اور سورت اخلاص کو فجر کی نماز سے پہلے اور مغرب کی نماز کے بعد کی دو رکعتوں میں پڑھا کرتے تھے.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
110	114	مدنی	﴿النَّصر﴾	مدد	003	01

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کا نام اس کی پہلی ہی آیت میں وارد ہونے والے لفظ نصر کو قرار دیا گیا ہے. مختلف روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرآن مجید کی آخری سورت ہے' جو حجتہ الوداع کے موقع پر ایامِ تشریق کے وسط میں مقامِ منیٰ میں نازل ہوئی' جب کہ حضورﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر اپنا مشہور خطبہ ارشاد فرما رہے تھے.

ایک روایت میں ہے کہ جب یہ سورت نازل ہوئی تو حضورﷺ نے فرمایا کہ میری وفات کی خبر دے دی گئی ہے، اور میرا وقت آن پورا ہوا.

ایک اور روایت میں ہے کہ آپﷺ پر جب یہ سورت نازل ہوئی تو آپﷺ نے فرمایا کہ میرا انتقال اس سال ہونے والا ہے' یہ سن کر حضرت فاطمہؓ رَو دیں' اس پر آپﷺ نے فرمایا کہ میرے خاندان میں سے تم ہی سب سے پہلے مجھ سے آ کر ملو گی' یہ سن کر وہ ہنس دیں.

اس سورت پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے آپﷺ کو آگاہ کر دیا تھا کہ، جب عرب میں اسلام کی فتح مکمل ہو جائے' اور لوگ، اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہونے لگیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ جس کام کے لیے آپﷺ کو دُنیا میں بھیجا گیا تھا' وہ کام مکمل ہو گیا ہے.

اس کے ساتھ ہی آپﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپﷺ، اللہ کی تسبیح اور حمد بیان کرنے میں زیادہ مشغول ہو جائیں، کیونکہ اسی کے فضل سے آپﷺ یہ عظیم کام کرنے میں کامیاب ہوئے. اور اللہ سے دُعا کریں کہ اس عظیم کام کی انجام دہی میں اگر کوئی بھول چوک یا کوتاہی بھی ہوئی ہو، اسے اللہ معاف فرما دے.

ایک اور روایت میں ہے کہ اس سورت کے نزول کے بعد رسولﷺ آخرت کے لیے محنت و ریاضت کرنے میں اس قدر مصروف ہو گئے کہ اس سے پہلے اتنے مصروف کبھی نہ ہوئے تھے..

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

برائے مہربانی یہ معلومات اور
لوگوں تک ضرور بھیج دیں، شکریہ.

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
110	006	مکی	﴿ لَھَب ﴾	آگ کا شعلہ (ابولہب)	005	01

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کی پہلی ہی آیت میں وارد ہونے والے لفظ لھب کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔ یہ سورت بھی مکی دور ہی کی نازل شدہ ہے۔مگر یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ مکہ کے قیام کے کون سے زمانے میں نازل ہوئی' البتہ ابولہب کا جو کردار حضور ﷺ اور اُن کی دعوتِ حق کے خلاف تھا' اس کو مدِنظر رکھتے ہوئے یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس سورت کا نزول اس دَور میں ہوا ہوگا جب وہ حضور ﷺ کی مخالفت میں حد سے گزر گیا ہوگا۔

اس کا طرزِ عمل اسلام کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ بن رہا ہوگا۔مکہ میں ابولہب، حضور ﷺ کا قریب ترین ہمسایہ بھی تھا' دونوں کے گھروں میں ایک دیوار واقع تھی۔ابولہب کی بیوی اُم جمیل جو ابوسفیان کی بہن تھی' وہ رات کو آپ ﷺ کے گھر کے دروازے پر خاردار جھاڑیاں لا کر ڈال دیتی تھی۔تا کہ صبح سویرے جب آپ ﷺ یا آپ ﷺ کے بچے باہر نکلیں تو ان کے پاؤں میں کانٹے چبھ جائیں۔

آپ ﷺ جہاں جہاں بھی دعوتِ حق دینے کے لیے جاتے' تو ابولہب بھی پیچھے پیچھے جاتا اور لوگوں کو آپ ﷺ کی باتیں سننے سے روکتا اور کہتا پھرتا کہ، یہ ہمارا بھتیجا اپنے دینِ آبائی سے پھر گیا ہے' یہ جھوٹا ہے اس کی بات نہ مانو۔

ابولہب، حضور ﷺ کا چچا ہونے کے باوجود' آپ ﷺ کے اور دعوتِ حق کے انتہائی خلاف تھا۔اور طرح طرح سے آپ ﷺ کو تنگ کیا کرتا تھا۔جس کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں ابولہب کا نام لے کر اس کی مذمت فرمائی ہے۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
112	022	مکی	﴿ الِاخلاص ﴾	خالص توحید	004	01

Home Page

تعارف و خلاصہ > اس سورت کا نام اس سورت میں کہیں بھی وارد نہیں ہوا ہے اس سورت کو یہ نام اس سورت کے معنی کے لحاظ سے دیا گیا ہے۔کیونکہ جو شخص بھی اس سورت کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ایمان لے آئے گا، وہ شرک سے بچ جائے گا۔

الاخــلاص فقط اس سورت کا نام ہی نہیں بلکہ اس سورت کے مضمون کا عنوان بھی ہے' کیونکہ اس سورت میں خالص توحید ہی بیان کی گئی ہے۔اس سورت کے مکی یا مدنی ہونے میں بھی اختلاف ہے۔اگر اس سورت کے مضمون اور اندازِ بیان پر غور کیا جائے تو صحیح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ یہ سورت بھی قیامِ مکہ ہی کی نازل شدہ ہے' اور مکی قیام کے بھی ابتدائی دَور میں نازل ہوئی ہوگی۔

ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مکہ میں حضرت بلالؓ کا آقا اُمیہ بن خلف، ان کو دھوپ میں تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر ایک بڑا پتھر ان کی چھاتی پر رکھ دیتا تھا تو وہ اَحد اَحد پکارتے تھے۔یہ لفظ اَحد بھی اس سورت سے ماخوذ تھا۔

اس وقت کے جاہل لوگوں کے مختلف عقیدے تھے' کوئی مشرک تھا' کوئی یہودی تھا' کوئی مجوسی تھا' کوئی صابی تھا تو کوئی عیسائی تھا۔ سب کے مذہبی تصورات ایک دوسرے سے مختلف تھے' تو جب آپ ﷺ نے اللہ وحدہٗ لاشریک کو ماننے کی دعوت دی تو لوگوں کے ذہن میں یہ سوالات پیدا ہونے لگے' کہ وہ اللہ ہے کس قسم کا ؟ جس کی بندگی کرنے کی دعوت دی جا رہی ہے۔

تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے سوالات کے جواب میں یہ سورت نازل فرما کر ان کے سامنے اللہ کی ہستی کا ایک ایسا واضح تصوّر پیش کر دیا جو تمام مشرکانہ خیالات کا خاتمہ کر دیتا ہے' اور اس کی ذات کے ساتھ مخلوق کی صفات میں سے کسی صفت کی آلودگی کے لیے کوئی گنجائش باقی نہیں رہنے دیتا۔

حضور ﷺ کی نگاہ میں اس سورت کی بڑی اہمیت تھی۔اور آپ ﷺ مختلف طریقوں سے مسلمانوں کو اس کی اہمیت کا احساس دلاتے تھے تا کہ وہ اس کو کثرت سے تلاوت کریں اور لوگوں میں اسے پھیلائیں۔

کیونکہ اس میں اسلام کے اولین عقیدۂ توحید کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔آپ ﷺ نے لوگوں کو بتایا کہ، یہ سورت ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

قرآن مجید جس دینِ اسلام کی دعوت دیتا ہے' اس دین کی بنیاد تین عقیدوں (توحید' رِسالت اور آخرت) پر ہے۔لہٰذا، یہ سورت خالص توحید ہی کو واضح کرتی ہے' اس لیے اس سورت کو تہائی قرآن کے برابر قرار دیا گیا ہے۔

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
113	020	مکی	﴿ الفَلَق ﴾	صبح (پو پھٹنا)	005	01

Home Page

معوذّتین

الفَلَق (113)	النَّاس (114)
﴿ کہو میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی' ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے' اور رات کی تاریک کے شر سے' جب کہ وہ چھا جائے' اور گرہوں میں پھونکنے والوں (یا والیوں) کے شر سے' اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے۔ (الفَلَق) ﴾	﴿ کہو کہ میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب' انسانوں کے بادشاہ' انسانوں کے حقیقی معبود کی' اُس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے' جو بار بار پلٹ کر آتا ہے' جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے' خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔ (النَّاس) ﴾

تعارف و خلاصہ > قرآنِ پاک کی یہ دونوں (الفَلَق، النَّاس) سورتیں کو الگ الگ ہیں مگر ان کے درمیان اتنا گہرا تعلق ہے اور ان کے مضامین ایک دوسرے سے اتنی قریبی مناسبت رکھتے ہیں کہ ان کا ایک مشترک نام معوذّتین بھی رکھا گیا ہے۔

یہ دونوں (الفَلَق، النَّاس) سورتیں نازل بھی ایک ساتھ ہوئی ہیں۔ان کے زمانۂ نزول میں مکی یا مدنی ہونے میں اختلاف ہے۔ اگر ان کے مضامین پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ آپ ﷺ پر مکہ میں اس وقت نازل ہوئی ہوں گی جب آپ ﷺ کی مخالفت زور پکڑ چکی تھی' اور ہر طرف سے مختلف خطرات حضور ﷺ اور اہل ایمان کے لیے نظر آ رہے تھے' اور بڑھتے ہی جا رہے تھے۔

کفار طرح طرح کی چالیں چل رہے تھے کہ آپ ﷺ کو کسی نہ کسی طریقے سے ختم کر دیا جائے۔تو ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے

رسول ﷺ سے فرمایا کہ ان لوگوں سے صاف صاف کہہ دو کہ میں پناہ مانگتا ہوں طلوعِ صبح کے رب کی تمام مخلوقات کے شر سے‘ رات کے اندھیرے سے‘ جادوگروں اور جادوگرنیوں کے شر سے‘ اور حاسدوں کے شر سے.

اوران سے کہہ دو کہ میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب کی‘ انسانوں کے بادشاہ اور انسانوں کے معبود کی‘ ہر اس وسوسہ انداز کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے‘ خواہ وہ شیاطینِ جن میں سے ہوں یا شیاطینِ اِنس میں سے.

حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو جو سورتیں سب سے زیادہ پسند ہیں وہ یہ دونوں سورتیں ہیں.

اور آپ ﷺ نے یہ بھی بتایا کہ اللہ کے بندے کے لیے سورت الفلق سے زیادہ نافع کوئی چیز نہیں ہے.

آخری چیز جو ان دونوں سورتوں کے بارے میں قابلِ توجہ ہے وہ یہ ہے کہ قرآن پاک کے آغاز اور اختتام کی مناسبت.

اگرچہ قرآن مجید اپنی ترتیب نزول کے لحاظ سے مرتب نہیں کیا گیا‘ مگر آپ ﷺ کی نبوت کی تیئس (۲۳) سالہ زندگی کے دوران میں مختلف حالات و واقعات کے مطابق نازل ہونے والی آیات اور سورتوں کو رسول ﷺ نے خود نہیں بلکہ خدا کے حکم کے مطابق اس شکل میں مرتب فرمایا جس میں ہم اسے پا رہے ہیں. اس ترتیب کے لحاظ سے قرآن پاک کا آغاز سورت فاتحہ سے ہوتا ہے اور اختتام معوذتین پر.

اب ذرا ان دونوں پر نگاہ ڈالیے‘ قرآن پاک کے آغاز میں اللہ رب العالمین‘ رحمن و رحیم اور مالک یوم الدین کی حمد و ثنا کر کے بندہ، اللہ تعالیٰ سے عرض کرتا ہے کہ میں آپ ہی کی بندگی کرتا ہوں اور آپ ہی سے مدد چاہتا ہوں‘ اور سب سے بڑی مدد جو مجھے درکار ہے‘ وہ یہ ہے کہ مجھے سیدھا راستہ بتایئے.

اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے پورا قرآن پاک اس کے سامنے رکھ دیتا ہے‘ اور اس مقدس کتاب کا اختتام اس دُعا پر کیا جاتا ہے کہ بندہ، اللہ تعالیٰ سے جو، رب الفلق‘ رب الناس‘ ملک الناس اور الٰہ الناس ہے‘ سے عرض کرتا ہے‘ کہ میں ہر مخلوق کے فتنے اور شر سے محفوظ رہنے کے لیے آپ ہی کی پناہ لیتا ہوں.

اور خصوصیت کے ساتھ شیاطین جن و انس کے وسوسوں سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں. کیونکہ راہِ راست کی پیروی میں وہی سب سے زیادہ مانع ہوتے ہیں. لہٰذا، قرآن پاک کے آغاز کے ساتھ اس کا اختتام جو مناسبت رکھتا ہے اس پر غور کیا جائے تو اس کی اہمیت و عظمت کسی طالب حق کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی.

<<<------------------------------>>>.....<<<------------------------------>>>

ترتیب تلاوت	ترتیب نزول	مکی / مدنی	سورت کا نام	معانی	کل آیات	کل رکوع
114	021	مکی	﴿ النَّاس ﴾	انسان (لوگ)	006	01

Home Page

معوذّتین

(113) الفَلَق

﴿ کہو میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی‘ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے‘ اور رات کی تاریک کے شر سے‘ جب کہ وہ چھا جائے‘ اور گرہوں میں پھونکنے والوں (یا والیوں) کے شر سے‘ اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے. (الفَلَق) ﴾

(114) النَّاس

﴿ کہو کہ میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب‘ انسانوں کے بادشاہ‘ انسانوں کے حقیقی معبود کی‘ اُس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے‘ جو بار بار پلٹ کر آتا ہے‘ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے‘ خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے. (النَّاس) ﴾

تعارف و خلاصہ > قرآنِ پاک کی یہ دونوں (الفَلَق، النَّاس) سورتیں کو الگ الگ ہیں مگر ان کے درمیان اتنا گہرا تعلق ہے اور ان کے مضامین ایک دوسرے سے اتنی قریبی مناسبت رکھتے ہیں کہ ان کا ایک مشترک نام معوذتین بھی رکھا گیا ہے.

یہ دونوں (الفَلَق، النَّاس) سورتیں نازل بھی ایک ساتھ ہوئی ہیں. ان کے زمانۂ نزول میں مکی یا مدنی ہونے میں اختلاف ہے. اگر ان کے مضامین پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ آپ ﷺ پر مکہ میں اس وقت نازل ہوئی ہوں گی جب آپ ﷺ کی مخالفت زُور پکڑ چکی تھی‘ اور ہر طرف سے مختلف خطرات حضور ﷺ اور اہل ایمان کے لیے نظر آ رہے تھے‘ اور بڑھتے ہی جا رہے تھے.

کفار طرح طرح کی چالیں چل رہے تھے کہ آپ ﷺ کو کسی نہ کسی طریقے سے ختم کر دیا جائے. تو ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے

رسول ﷺ سے فرمایا کہ ان لوگوں سے صاف صاف کہہ دو کہ میں پناہ مانگتا ہوں طلوعِ صبح کے رب کی تمام مخلوقات کے شر سے‘ رات کے اندھیرے سے‘ جادوگروں اور جادوگرنیوں کے شر سے‘ اور حاسدوں کے شر سے.

اوران سے کہہ دو کہ میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب کی‘ انسانوں کے بادشاہ اور انسانوں کے معبود کی‘ ہر اس وسوسہ انداز کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے‘ خواہ وہ شیاطینِ جن میں سے ہوں یا شیاطینِ اِنس میں سے.

حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو جو سورتیں سب سے زیادہ پسند ہیں وہ یہ دونوں سورتیں ہیں.

اور آپ ﷺ نے یہ بھی بتایا کہ اللہ کے بندے کے لیے سورت الفلق سے زیادہ نافع کوئی چیز نہیں ہے.

آخری چیز جو ان دونوں سورتوں کے بارے میں قابلِ توجہ ہے وہ یہ ہے کہ قرآن پاک کے آغاز اور اختتام کی مناسبت.

اگرچہ قرآن مجید اپنی ترتیب نزول کے لحاظ سے مرتب نہیں کیا گیا‘ مگر آپ ﷺ کی نبوت کی تیئس (۲۳) سالہ زندگی کے دوران میں مختلف حالات و واقعات کے مطابق نازل ہونے والی آیات اور سورتوں کو رسول ﷺ نے خود نہیں بلکہ خدا کے حکم کے مطابق اس شکل میں مرتب فرمایا جس میں ہم اسے پا رہے ہیں. اس ترتیب کے لحاظ سے قرآن پاک کا آغاز سورت فاتحہ سے ہوتا ہے اور اختتام معوذتین پر.

اب ذرا ان دونوں پر نگاہ ڈالیے‘ قرآن پاک کے آغاز میں اللہ رب العالمین‘ رحمن و رحیم اور مالک یوم الدین کی حمد و ثنا کر کے بندہ، اللہ تعالیٰ سے عرض کرتا ہے کہ میں آپ ہی کی بندگی کرتا ہوں اور آپ ہی سے مدد چاہتا ہوں‘ اور سب سے بڑی مدد جو مجھے درکار ہے‘ وہ یہ ہے کہ مجھے سیدھا راستہ بتایئے.

اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے پورا قرآن پاک اس کے سامنے رکھ دیتا ہے‘ اور اس مقدس کتاب کا اختتام اس دُعا پر کیا جاتا ہے کہ بندہ، اللہ تعالیٰ سے جو، رب الفلق‘ رب الناس‘ ملک الناس اور الٰہ الناس ہے‘ سے عرض کرتا ہے‘ کہ میں ہر مخلوق کے فتنے اور شر سے محفوظ رہنے کے لیے آپ ہی کی پناہ لیتا ہوں.

اور خصوصیت کے ساتھ شیاطین جن و انس کے وسوسوں سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں. کیونکہ راہِ راست کی پیروی میں وہی سب سے زیادہ مانع ہوتے ہیں. لہٰذا، قرآن پاک کے آغاز کے ساتھ اس کا اختتام جو مناسبت رکھتا ہے اس پر غور کیا جائے تو اس کی اہمیت و عظمت کسی طالبِ حق کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی.

<<<------------------------------ >>>·····<<<------------------------------>>>

Home Page | **اغراضِ کتاب** | Home Page

(ا) تلاوتِ قرآن پاک اور ترجمہ وتفسیر قرآن پاک !

تلاوتِ قرآن پاک بے شک باعثِ ثواب و برکت ہے، خشوع و خضوع اور خلوصِ نیت کے ساتھ جتنی زیادہ تلاوت ہم کریں گے اتنا ہی زیادہ اجر و ثواب ہمیں ملے گا. لیکن اصل چیز ہمارے لیے ان بھیجے گئے پیغاماتِ ربانی کو سمجھنا، اللہ کا حکم اور اِتباعِ رسول ﷺ سمجھتے ہوئے، ان پیغاماتِ ربانی میں دی گئی تعلیمات و ہدایات کے مطابق عمل کرنا ہے. اس لیے ہمیں یہ معلوم ہونا بھی بے حد ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس کتابِ مقدس (قرآن پاک) میں ہمارے لیے ...

کیا کیا پیغامات بھیجے ہیں ؟ کون کون سے کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے ؟ کن کن کاموں کے کرنے سے منع فرمایا ہے ؟
ان پیغاماتِ ربانی میں کیا کیا تعلیمات ہمیں دی جا رہی ہیں ؟ زندگی گزارنے کا کونسا طریقہ ہمارے لیے بہتر قرار دیا گیا ہے ؟
زمین و آسمان، جن و انسان کیوں پیدا فرمائے گئے ؟ یہ دُنیا کیا ہے ؟ آخرت کیا ہے ؟ رسالت کیا ہے ؟ توحید کیا ہے ؟
انسان کی تخلیق، تقدیر، زندگی اور موت کیا ہے ؟ قبر، قیامت‘ روزِ حساب کتاب‘ جنت اور دوزخ کیا ہے ؟
فرشتے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پاک و صفات کیا ہیں ؟

میرے دوستو ! یہ سب لازمی معلومات، صرف تلاوت کرنے سے تو حاصل ہوں گی نہیں، ان کے لیے تو ضروری ہے کہ قرآن و احادیث کی ترجمہ و تفسیر کی طرف رجوع کریں تا کہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سوچ کو سمجھیں، اور پھر اپنی سوچ کو ہم اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی ہی سوچ کے تابع رکھتے ہوئے زندگی گزاریں، ایسا کرنے سے یقیناً اللہ اور رسول اللہ ﷺ ہم سے راضی ہو جائیں گے اور ہمارے اپنے ضمیر بھی پُرسکون اور خوش رہیں گے. یہی انسانی زندگی کا اصل مقصد ہے، اور اسی میں ہی ہماری کامیابی و کامرانی بھی ہے.

(ب) دعوتِ حق کے پیغام کی ضرورت اور اس کی یاد دہانی !

الحمدللہ ' اللہ ربِ العالمین نے قرآن پاک کو اپنے رسول ﷺ پر عربی زبان میں اتارنے کے ساتھ ساتھ دُنیا کی بہت سی دوسری زبانوں میں اس کے مترجمین و مفسرین کو بھی پیدا فرمایا، جنہوں نے اللہ تعالیٰ ہی کے فضل و کرم سے اپنی اپنی عقل و علم اور استعداد کے مطابق اس کلام پاک کے ترجمے اور تفسیریں لکھیں، اس کے ساتھ ساتھ اپنے اپنے وقت کے بااختیار لوگوں کے تعاون سے حسبِ توفیق، اس کلام پاک اور اس کے ترجمہ و تفسیر کی کتابوں کو دُنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کی. اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی کے فضل و کرم سے بہت سے اہلِ علم بندگانِ خدا نے ان کتابوں سے استفادہ حاصل کر کے عملاً و قولاً اس علم کو آگے منتقل کیا اور آگے منتقل کرنے میں مصروفِ عمل ہیں.

المختصر، یہ دعوتِ حق پر خود عمل کرتے ہوئے اسے حسبِ توفیق (عملی، تقریری یا تحریری طور پر) آگے پہنچانا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے. کیونکہ اس کی ضرورت دُنیا کے ہر دور میں، ہر مقام پر اور ہر وقت شدت سے محسوس ہوتی رہی اور قیامت تک ہوتی رہے گی. اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے‘ خلوصِ نیت کے ساتھ جتنا بھی کام ہو سکے، کرتے رہنا چاہیے. کیونکہ یہ باعثِ برکت و ثواب اور ذریعہ نجات بھی ہے. لہٰذا اس ضرورت کی یادِ دہانی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہی یہ چند صفحات آپ کی نظروں کے سامنے لانے کی کوشش کی گئی ہے. تا کہ اس سے عام انسانوں کے ساتھ ساتھ خاص طور پر وہ طالبین قرآن پاک، جو ابھی علومِ قرآن پاک کی ابتدائی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، یا حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں، یا یہ تعلیم حاصل کرنے کے مستحق ہیں، وہ زیادہ سے زیادہ استفادہ، نہایت ہی آسان طریقے سے اور اپنے تھوڑے سے وقت میں حاصل کر سکیں.

﴿ زمانے کی قسم‘ انسان درحقیقت بڑے خسارے میں ہے‘
سوائے ان لوگوں کے، جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے. (العصر) ﴾

Home Page | **استدعا** | Home Page

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور انسانی طاقت و بساط میں جو کچھ ہے اس کے مطابق، خلوصِ نیت سے ہر ممکن کوشش کی گئی ہے، کہ ان صفحات میں فراہم کردہ معلومات، دینِ اسلام ہی کے متعلق ہوں اور یہ بھی بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ معلومات قرآنِ کریم کے ترجمہ و تفسیر اور احادیث پاک سے لی جائیں اور بالکل درست ہوں. ٹائپنگ، کمپوزنگ اور ایڈیٹنگ وغیرہ بھی بڑی احتیاط، نہایت توجہ اور محنت سے کی گئی ہے، تا کہ اس میں بھی کوئی غلطی نہ رہے. اس کے باوجود ان تمام مراحل کے دوران اگر کہیں زیر، زبر، پیش یا کوئی ایک آدھ لفظ وغیرہ چھوٹ جائے تو اس کو غلطی نہیں کہتے. کیونکہ باوجود ہر امکانی انسانی کوشش کے ایسی خفیف نادانستہ لغزش قابلِ گرفت نہیں ہوتی، بلکہ قابلِ معافی ہوتی ہے. انسان خطا کا پتلا ہے، اس لیے آپ سے استدعا ہے کہ اگر دورانِ مطالعہ آپ کو کسی قسم کی غلطی کا شبہ ہو، تو برائے مہربانی ہمیں ہمارے دیئے گئے ایڈریس پر، اس سے مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں، تا کہ فوری طور پر ایسی غلطی کا تدارک کیا جا سکے.

انسانی زندگی (یعنی موت سے پہلے کی زندگی، جس کو موت ختم کر دیتی ہے، اور موت کے بعد کی زندگی، جو موت کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیتی ہے) کے متعلق یہ اہم معلومات یاد دہانی کے طور پر آپ تک پہنچ چکی ہیں. یہ کیسے اور کس نے آپ تک پہنچائی ؟ اس پر سوچنے کی بجائے صرف ان معلومات کے درست یا درست نہ ہونے پر زیادہ غور فرمایئے گا، تو یقیناً آپ ان سے ضرور فائدہ اُٹھا سکتے ہیں. جب بھی فارغ ہوں، تو یہ معلومات ضرور پڑھ لینا اور اگر ممکن ہو، تو یہ آگے کسی کو منتقل ضرور کر دینا اور منتقل کرتے رہنا. ہو سکتا ہے وہ دوسرا انسان ان معلومات سے، ہم سے بہتر فائدہ اُٹھا لے.

اُمید ہے کہ آپ اس سلسلہ میں ہمارے ساتھ تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے، اور ہماری یہ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس تعاون کا بہت اجر و ثواب عطا فرمائے. (آمین)

(مؤلّف)
"تذکرہ امتحان اور پیغام برائے اعلیٰ مقام"
Universal Talent & Thoughts Creation !

R. Nawaz | Deputy Organizer of "Islamic Informative Worldwide Competitions" (IIWC)
Universal Talent & Thoughts Creation ! (UTTCS)
WhatsApp / Mob # +92 313 733 7527 | Mail: info@uttcs.com | tazkara01@gmail.com | www.uttcs.com

اسلامی معلومات کی یاددہانی کا سنہری موقع ! | اسلامی معلوماتی مقابلہ | ہر کوئی گھر بیٹھے مفت حصہ لے کر مختلف انعام جیت سکتا ہے !

Your efforts will be appreciated if you kindly continue forwarding this matter to your nearby and known persons.